اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاٹسیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

باکس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

Novel Name : Yaar E Sitamgar
Jaan E Aziz Novel By Dua Khan
Lams E Junoon By Zoya Ali Shah
Teri Rahguzar Novel By Kitab Chehra
Bismil Novel By Mehrunnisa Shahmeer
Shiddat E Yaar Novel By Zoya Ali Shah
Ishq E Maknoon Novel By Maryam Jutt
Saza E Ishq Novel By Shahzmeen Mehdi
Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal

Novels Categories

Web Special
Short Novels
Long Novels
Digest Novels
Romantic Novels
Facebook Novels
Ebook Novels PDF
Youtube Novels PDF

مکمل ناول

رب کا فیصلہ

نادیش خان

یہ کہانی ہے ایک ایسی لڑکی کی جو صبر کا پیکر تھی۔اپنے خوابوں کے پیچھے بھاگنے والی اپنے حقیقی ماں باپ کی جستجو میں اپنی زندگی میں بہت سے دکھ دیکھنے والی، لیکن ہر حال میں اللہ کی رضا میں خوش رہنے والی۔

یہ کہانی ہے ایک بزنس ٹائیکون کی جو ایک معمولی سے استانی پر دل ہار بیٹھا اس کی انکھوں اور معصومیت سے پیار کرنے لگا.

.یہ کہانی ہے خونی رشتوں سے پیار اور عزت کی

.یہ کہانی ہے دوستوں کی کھٹی میٹھی باتوں کی۔

یہ کہانی ہے اپنے رب سے مضبوط تعلق جوڑنے کی یہ کہانی ہے بچھڑے ہوئے لوگوں کو ایک کرنے کی۔

دور دور سے اذانوں کی آواز گونجنے لگی۔پرندے اپنے اپنے گھونسلوں میں اللہ کی تسبیح و تعریف میں مصروف تھے۔غرض صبح کا اجالا پھیلنے لگا.

ارزو بیٹا ارزو بیٹا اٹھ جاؤ اج کا وقت ہو رہا ہے،اٹھ کر فجر کی نماز پڑھ لو کئی وقت نہ نکل جائے۔

ارزو سر سے لحاف اتار کر اٹھی اور محبت سے اپنی امی سے مخاطب ہوئی

۔اٹھ گئی،امی جان اور

اٹھتے ہی اپنی ماں کے گلے لگ گئی۔

امی جان نے دل میں اس کی خوشیوں کے لیے خوب ساری دعائیں کی۔اچھا

اب اٹھ جاؤ،اور زیادہ مسکہ مت لگاؤ اور جا کر نماز کی تیاری کرو،

میں تمہارے ابا کو بھی دیکھ لوں رات کو بھی ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی

۔

ٹھیک ہے۔ارزو نے کہا

یہ منظر ہے ایک چھوٹے سے گھر یعنی ارزو کی جنت کا, جس میں وہ شاہستہ

بیگم اور اعجاز صاحب کے ساتھ رہتی ہے اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی ان کی

- انکھ کا تارا ان کی کل کائنات جس میں ان کی دنیا بستی ہے

رات کی تاریکی میں دور گاڑیوں کا شور پورے زور پر تھا-شور کی وجہ سے ماحول پر چھائی ہوئی خاموشی کا اثر زائل ہوا-ایسے میں ایک گاڑی زن سے اگے کو دوڑتی جارہی تھی۔جس میں بیٹھے ہوئے نفوس اور زیادہ سہمے ہوئے لگے اور ہر بدلتے وقت کے ساتھ ساتھ خاموشی بڑھتی جارہی تھی رات کی تاریکی اپنا اثر چھوڑ رہی تھی۔

اچانک سے ایک گاڑی نے سائیڈ سے اکر زور سے دھکا دیا جس کی وجہ سے گاڑی کا بیلنس خراب ہو گیا اور گاڑی ہچکولے کھانے لگی۔ابھی گاڑی دھچکے سے سنبھلی ہی نہ تھی کہ دوسری طرف سے ایک اور گاڑی نے اور زبردست سا ٹرن دیا۔اندر بیٹھے ہوئے نفوس مزید خوف میں مبتلا ہو گئے اور خوف کے مارے چیخنے لگے اور یک دم گاڑی جا کر سائڈ کو لگی۔

سفید ٹراؤزر اور گلابی رنگ کی کڑھائی والی قمیض پہنے اس نے حجاب کی طرح سر پر دوپٹہ لیا

نماز پڑھنے کے لیے نیت باندھی نماز سے فارغ ہونے اس نے قران پاک کی تلاوت کی ایک سکون سا دل کے اندر محسوس ہوا۔

بے شک اللہ فرماتا ہے کہ میرے ذکر سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔

القران

کچن میں داخل جاتے ہی اپنی ماں کو زور سے گلے لگایا اور ان کا ماتھا چوما۔

ارزو "کیا کرتی ہو, مجھے ڈرا دیا۔ شائستہ بیگم نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

ہائے! میری پیاری امی, جان اپ کو بھی ڈر لگتا ہے ویسے میں اتنی بھی بد صورت نہیں ہوں کہ اپ مجھے چڑیل سمجھیں

اپنی بات مکمل کرتی ہوئے وہ زور سے ہنسنے لگی۔ شائستہ بیگم نے اس کے کندھے پر زور سے چپت لگائی۔ بس اب باتیں ہی کرتی رہو گی یا پھر ناشتہ

بنانے میں میری مدد کروں گی۔جی امی کیوں نہیں یہ کہہ کے ارزو ناشتہ بنانے میں مصروف ہو گئی اور شائستہ بیگم اپنے شوہر کے پاس چلی گئی۔

ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد ارزو نے
بڑی سی چادر لی اور بیگ لے کر باہر نکلی۔

امی امی، میں سکول کے لیے نکل رہی ہو۔اچھا بیٹا ٹھیک ہے، تم جاؤ کچھ دیر میں میں بھی بڑیم بی بی کے گھر کے لیے نکلتی ہوں۔اج کل ان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں اور دوسری ملازمہ بھی چھٹی پر ہے جس کی وجہ سے کام کا سارا بوجھ مجھ پر ہے، شائستہ بیگم نے افسودہ سا ہو کر بولی۔

امی میں نے اپ سے کتنی بار کہا ہے کہ اپ یہ کام مت کریں میں جاب کرتی ہوں اور دوسری جگہ پر جاب کے لیے اپلائی کیا ہے انشاءاللہ بہت جلد اچھی خبر ملے گی۔ارزو نے کہا۔بیٹا کیا کروں بڑی بیگم کا مزاج تم جانتی

ہو،ناوہ اتنی جلدی جان نہیں چھوڑنے والی اوراوپر سے اتنا قرضہ بھی ہے

چلو کوئی بات نہیں۔تم پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا اللہ ہمارے

ساتھ ہیں نہ بس مجھے تو اس پروردگار پر بھروسہ ہے انشاءاللہ سب ٹھیک ہو

جائے گا۔تم جاؤ سکول کے لیے تمہیں

دیر نہ ہو جائے۔

جی اماں،اور ارزو پیار لے کے گھر سے نکلی۔

بلیک ٹاپ نیچے بلیو جینز پہنے گلے میں چھوٹا سا سٹالر لیے کندھوں پر بیک

ٹکائے

وہ کب سے یونیورسٹی کے دروازے پر اپنی

دوست کا انتظار کر رہی تھی۔ہیلو، شیز اواٹس ایپ کیسی ہو،علیزہ نے اس

سے گلے ملتے ہوئے کہا

یار تم بہت بری ہو،علیزہ میں کیسے تمہارا ویٹ کر رہی تھی۔

سوری یار تمہیں پتہ تو ہے نا کہ راستے میں کتنی ٹریفک ہوتی ہے اور مجھے اٹھتے اٹھتے بھی ٹائم لگ جاتا ہے۔علیزہ نے اسے بتایا جیسے بہت بڑا کام کیا ہو۔

چلو کوئی بات نہیں کلاس میں چلتے ہیں یہ نہ ہو ہمارا لیکچر مس نہ ہو جائے۔
شیزہ نے اس سے کہا اور کلاس میں چلے گئے

السلام علیکم،سٹاف روم میں اندر اتے ہی وہ اپنی کولیگ زارا سے ملی۔
وعلیکم السلام،کیسی ہے اپ؟زارا نے کہا۔
جی الحمدللہ میں ٹھیک،اور ساتھ ہی ارزو نے زبردست قہقہ لگایا،اور پلیز ڈونٹ فارمل،

وی ار بیسٹ فرینڈز! ارزو نے کہا

ائی نو ڈیٹ او کے او کے زارا نے کہا۔

زارا اور ارزو بچپن سے ہی بہت اچھے دوست تھے اور سکول کالج میں بھی اکٹھے پڑے۔اب جاب بھی اکٹھے ایک جگہ کر رہی تھی۔ ان کی دوستی بے مثال ہے جس کی وجہ سے بہت لوگ
انہیں رشک اور کچھ لوگ انہیں حسد کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

لندن

بلیک پینٹ اوپر وائٹ شرٹ اور ساتھ لیدر کی جیکٹ پہنیں وہ کچن میں کافی بنانے میں مصروف تھا جب کہ شرٹ کے بازو فولڈ ہوئے ہوئے تھے۔

اتنے میں فون بجنے کی آوازائی ہیلومام ! ہاؤ آر یو ؟ ڈیڈ کیسے ہیں ؟ پیاری سی گڑیا، سب ٹھیک ہیں ؟

الحمدللہ ہم ٹھیک ہیں تم دونوں اپنی سناؤ وہاں جا کر تو بوڑھے ماں باپ کو بھول ہی گئے ہو،

بوڑھی سیریسلی اور اپ ! نہ کہیں، میرے ساتھ کھڑی ہوں تو اپ میری بڑی بہن لگتی ہیں۔ کوئی کہہ ہی نہیں سکتا میں اپ کا بیٹا ہوں۔

بس بس بہت ہو گئی، تمہاری خوش امدیاں اور وہ دوسرا نکما کہاں ہے شگفتہ بیگم نے زین کو لتاڑا
زین کے چہرے پہ ہلکی سی مسکان ائی۔

مام اپ کا چھوٹا شہزادہ یونی گیا ہوا ہے بس اج کل ایگزائمز میں مصروف ہے

۔زین نے کہا۔

اور تم اپنی سناؤ بزنس کیسا جا رہا ہے؟ شگفتہ بیگم نے اس سے پوچھا

جی مام بہت اچھا جا رہا ہے۔اج کل کام کا تھوڑا برڈن ہے اسی لیے ذرا

مصروف تھا اور بات نہ ہو سکی۔

ہاں جی تم دونوں وہاں مصروف ہو اور تمہارے ڈیڈ یہاں اپنے بزنس میں

اور گڑیا اپنی سٹڈی میں،

ایک میں ہی ہوں گھر میں اکیلی بھٹکی روح کی طرح، بیٹھے بیٹھے گزر جاتا ہے

اور کسی کو میرا خیال

ہی نہیں!

مام ایسا نہ کہیں زین نے پیار سے کہا، اپ کیوں پریشان ہوتی ہیں۔

توتم کون سا میری بات مان لیتے ہو کہا بھی تھا شادی کر کے سیٹ ہو جاؤ گھر میں بہو ہو گی اور میرا بھی دل لگا رہے گا، لیکن نہیں تم باپ بیٹوں نے ہمیشہ اپنی ہی مرضی کرنی ہوتی ہے۔

یعنی اپ چاہتی ہیں کہ گھر میں ساس بہو کی صورت میں ہر وقت ایک محاذ کھڑا رہے اور میں اور اپ کے نامدار شوہر درمیان میں پستے رہیں، اپنی بات مکمل کرتے ہی زین نے ایک
قہقہ لگایا۔

بس ہو گئی تمہاری تمسخریاں! شگفتہ بیگم ذرا روٹھے سے بولی۔
تم نے کیا اپنی ماں کو روایتی عورتوں کی طرح سمجھا ہوا ہے جو گھر میں بہو کے اتے ہی محاذ کھڑا کر دیتی ہیں۔ میں تو ایسی بالکل بھی نہیں ہوں اور میں اپنی بہو کو بیٹی کی طرح رکھوں گی جیسے میرے لیے گڑیا ہے ویسے ہی وہ ہو گی۔

شگفتہ بیگم نے قدرے نرمی سے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے۔مام اور سنائیں چچی جان کی طبیعت اب کیسی ہے؟

کیا بتاؤں تمہیں ان کی نیچر کا تو پتہ ہے ناں جبھی وہ ویسی ہیں جیسے بیس سال پہلے، ایک حادثے نے اسے توڑ کر رکھ دیا۔اس کی ذہنی حالت اب بھی تک نہیں سنبھلی بیس سال بعد بھی۔ وہ سجاد کو ابھی بھی ایسے یاد کرتی ہے جیسے کل کی بات ہو انہوں نے افسوس سے کہا۔

بلیک پینٹ اوپر وائٹ ٹی شرٹ اور جینز کی جیکٹ پہنے وہ کسی بھی شہزادے سے کم نہ تھا اوپر سے اس کا مغرورانہ انداز اسے مزید پرکشش اور دلکش بنا دیتا ہے۔اپنی ہیوی بائک سے اترے وہ یونیورسٹی میں داخل ہوا اور اتے جاتے ہر ذی

حیات نے اس کی شخصیت کو سہراہا۔اور تعریف بھی کیوں نہ کرتے وہ وجاہت سے بھرپور کسی شہزادے سے کم جو نہ تھا۔

ہائے! شیزی کیسے ہو،ایک لڑکی اکر اس کے گلے لگنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن وہ مناسب فاصلہ برقرار رکھتا ہے۔

میں ٹھیک ہوں اور تم جینیفی کم سے کم ایک انچ فاصلے میں رہ کر بات کیا کرو،وہ اسے اس قسم کے القابات سے نوازتا اپنے دوست زہاد کے پاس گیا۔

ہاے زی واٹس ایپ، شیزی ے کہا

میں ٹھیک شیزی، تم اپنا بتاؤ یار ویسے تم بہت برے ہو مانا کہ تمہیں خدا نے حسن سے نوازا ہے لیکن اب اس پر اتنی بھی کیا مغروریت کہ بندہ کسی کو لفٹ بھی نہ کروائے۔زہاد نے کہا۔

ارے زی تجھے پتہ ہے نا کہ مجھے یہ چیپ حرکتیں بالکل بھی نہیں پسند کہ کوئی کسی کے بھی گلے لگ جائے۔۔ شیزی نے کہا

زہاد نے لگتا ہے اسے اس لڑکی کے ساتھ
دیکھ لیا تھا جبھی ایسا کہہ رہا تھا

ہاں بھائی تم حسن پرست والوں کا یہی حال ہے،اور ہم جو چاہتے ہیں کہ لوگ ہمیں لفٹ کروائیں

تو کوئی منہ ہی نہیں لگاتا" ظلم ہو گیا ہمارے ساتھ" ہائے اللہ جی، زہاد نے دہائی دیتے ہوئے کہا.

اوئے بند کر یہ اپنی نوٹنکی کی دکان اور کلاس میں چلتے ہیں" شہزی نے" زہاد کو لتاڑا- یار جب تک تو اس یونیورسٹی میں ہے, کوئی بھی لڑکی کسی لڑکے کو لفٹ نہیں کروائے گی سوائے تیرے اور تیرے جانے کے بعد کیمبرج یونیورسٹی کے لڑکوں نے سکھ کا سانس لینا ہے-

زہاد نے ہاتھ دعا کی صورت میں اٹھاتے

ہوئے کہا

شہزاد اس کو ادھر چھوڑ کر اپنی کلاس کی طرف گیا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ یہ

-نوٹنکی دکان کبھی نہیں سدھرے گی

لندن میں تیز بارشیں ہو رہی تھی اور ساتھ میں ماحول کی خنکی میں بھی

-اضافہ ہو رہا تھا

کافی کا کپ لیے وہ اپنے سٹڈی روم میں بیٹھا ہوا تھا۔اور اپنے کام میں الجھا

ہوا تھا۔

میز پر ڈھیر ساری فائلز کم انبار لگا ہوا تھا۔اتنے میں ایک اواز اس کی سماعت

سے ٹکرائی اور

زین سمجھ گیا کہ انے والا کون ہے،

کیونکہ ایسے دھواں دار اینٹری شیزی کی ہی ہو سکتی ہے۔

ہائے برو کیا ہو رہا ہے، کہتے ہی اس کی کافی کا کپ اپنے لبوں سے لگا یا اور کرسی پر بیٹھ گیا

شہزاد سدھر جاؤ اور کیا تم انسانوں کی طرح گھر میں انٹر نہیں ہو سکتے زین نے سے کہا۔

او پلیز برو فرسٹ کال می شیزی اور سدھرنا تو ہمارے بونس میں لکھا ہی نہیں کیونکہ شہزی ایک الگ ٹائپ کا بندہ ہے جس کے خود کے کچھ رولز ہیں شیزی نے کہا اور ساتھ اس نے فخریہ کالر جھاڑا۔

ٹھیک ہے تم فریش ہو جاؤ، میں نے کھانا بنا کچن میں رکھا ہوا ہے کھا لینا مجھے کچھ کام ہے۔

اف بھیا، میں کب تک اپ کے ہاتھ کے بنے ہوئے بدذائقہ کھانا کھاتا رہوں گا مجھے ایک الگ ٹیسٹ چاہیے، "سمتھنگ لائک لیڈیز ٹیسٹ "!

اپ کی شادی کے بارے میں کیا خیالات ہیں۔

مجھے ایک عدد پیاری سی چاند سی بھابی چاہیے

جو اپنے کلوتے دیور جی کا خیال رکھے اور میرے نخرے اٹھائے اور پھر میرے لیے سی بیوی لے کے ائے شیزی اپنے خواب گنتا جا رہا تھا۔

شیزی حد ہوتی ہے تمھاری فضول گوئیوں کی، تم اور موم میرے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہو میرا فی الحال شادی کا کوئی سین نہیں مجھے ابھی اپنے بزنس پر فوکس کرنا ہے زین نے ذرا غصے سے کہا۔

ٹھیک ہے بھائی جیسے اپ کی مرضی او خدایا ہم غریبوں کے حال پر تو ہی رحم کر اور شیزی نے اپنے ہاتھ اسمان کی طرف اٹھائے، یہ کہتے ہی وہ کمرے سے باہر چلا گیا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کے روم سے جاتے ہی زین نے اپنا سر نفی میں ہلایا

اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے اونچی اواز میں اپنے ماں باپ کو سلام کیا

السلام علیکم امی جان اور ابو جان،!

وعلیکم السلام میری بچی کیسی ہو شگفتہ بیگم نے ارزو کو پیار کیا۔

جی امی میں ٹھیک ہوں اج بس کام بہت زیادہ تھا جس کی وجہ سے تھکاوٹ ہو گئی۔اچھا تم بیٹھو میں کھانا لگاتی ہوں تمہارے لیے،اج میں نے تمہارے لیے تمہارے پسندیدہ ڈش بنائی ہے

اوامی جان اپ نے بریانی بنائی ہے،اچھاامی جان میں پہلے نماز پڑھ لوں سکول میں کام کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکی۔ چلو ٹھیک ہے نماز پڑھ کر پھر کھانا کھاتے ہیں شائستہ نے اسے کہا۔

سنسان سڑک میں ادھی رات کو ایک بچی خون میں لت پت اونچی اونچی اواز میں رو رہی تھی اور اہستہ اہستہ اس کا دماغ بے ہوشی کی طرف جا رہا تھا یکا یک ایک سایہ نظر ایا اور اس کی جانب انے لگا، ارزو ایک دم نیند سے بیدار ہوئی اور

اس کا پورا جسم پسینے میں شرابور ہو گیا تھا۔

رات کی تاریکی، اس پر اسطرح کے خواب کا بار بار انا اسے مزید خوفزدہ کر رہا تھا اس نے گھڑی میں وقت دیکھا اور اٹھ کر وضو کرنے لگی پھر تہجد کی نماز پڑھی۔ارزو کا یہ معمول تھا کہ وہ باقاعدگی سے تہجد کی نماز پڑھتی تھی۔

اس نے دعا کی صورت میں ہاتھ اٹھائے اور اللہ سے دعا مانگی۔بے شک وہ سب کی سنتا ہے

اے میرے مالک، تو سب کا خالق مالک "،

رازق ہے تو سب جانتا ہے۔یا اللہ دلوں کے حال تجھ سے مخفی نہیں یا اللہ میری مدد فرما۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں اس خواب کی مصلحت ابھی تک سمجھ نہ سکی یااللہ وہ بچی کون ہے اور

کیوں رو رہی تھی اس سے اس حالت میں روتا دیکھ کر میرا دل کیوں

اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے یااللہ ہمیں سکون عطا کر یہ سب کہتے اس نے

اپنی دعا مکمل کی اور

فجر کی نماز کا انتظار کرنے لگی۔

ہائے موم کیا ہو رہا ہے اور آپ کی طبیعت کیسی ہے ناہید بیگم نے وجاہت

سے بھرپور اپنے بیٹے کو دیکھا اور دل میں اس کی خوشیوں کی دعا کی۔

جو بالکل اپنے باپ جیسی شخصیت کا حامل تھا

میں ٹھیک ہوں بیٹا بس کبھی کبھی بی پی تھوڑا شوٹ کر جاتا ہے۔ناہید بیگم

نے اپنے بیٹے سے کہا

اوماما کیوں پریشان ہوتی ہیں ہم اپ کے ساتھ ہیں نا! مجھے معلوم ہے اپ بابا کو یاد کر کے روتی ہیں, اخران کے جانے سے ہماری زندگی میں ایک بہت بڑا خلا جوا گیا ہے-

اپنے بیٹے کی بات سنتے ناہید بیگم کی انکھوں میں نمی اترائی- جو علی نے بھی محسوس کی۔

ماما پلیز ڈونٹ بھی کرائے بی بریو اور اچھا بتائیں, کھانے میں کیا بنا ہے مجھے بھوک لگی ہے, لنچ بھی سکپ کر دیا میں نے علی نے ان کا موڈ نارمل کرنے کے لیے ان کا دھیان ہٹایا اور

-مما اپ کی وہ لاڈلی چڑیل کہاں ہے؟ نظر نہیں ارہی

, اااہاہاہا!---چڑیل کس نے مجھے چڑیل کہا

اس کی روتی شکل دیکھ کر علی اور ناہید بیگم مسکرائے۔

میرے خیال میں تو اس گھر میں ایک ہی چڑیل ہے اور وہ تم ہو- علی نے

اسے تنگ کرتے ہوئے کہا

اااا ممممی۔۔۔۔۔اس نے زور سے کہا۔۔۔دیکھیں بھائی نے مجھے چڑیل

کہہ رہے ہیں، ناہید بیگم نے علی کو گھوری سے نوازا اور کچن کو چلی گئی

شیزا نے کشن علی کی طرف اچھالا جو اس نے بروقت کیچ کر لیا۔

!اپ کی بیوی ہوگی چڑیل میں تو حسن کی پری ہوں

اس کی بات سنتے علی نے ایک زوردار قہقہہ کالگایا۔میری بیوی تو تم سے بھی

زیادہ خوبصورت

اور اچھی ہوگی علی نے کہا۔

دیکھنا جب اپ کی بیوی ائے گی نہ تو میں اس سے بہت کام کرواؤں گی اور

روایتی نندوں والا

سلوک رکھوں گی شیزہ بولی۔

اتنی بھی انسان کو خوش فہمی نہیں پالنی چاہیے

جواب میں علی نے

اس سے کہا،اور وہ ایک نظر علی پہ ڈالتی غصے سے پیر پٹختی اندر چلی گئی۔

پیچھے علی نے زبردست مسکراہٹ اچھالی۔

اہم اہم۔۔۔ لگتا ہے اکیلے بیٹھے بور ہو رہی ہیں یا پھر ہمارا انتظار کر رہی تھی

پہلے بتا دیتی ہم جلدی آجاتے،آپ اتنا بے قرار اور بے چین بیٹھی ہوئی تو

نظر نہ اتی۔ذوالفقار صاحب نے خاصے مزح انداز نہیں کہا۔

شگفتہ بیگم نے انکھیں چھوٹی کر کے اپنے شوہر کو پہلے گھورا اور کہا اپ بہت

جلدی نہیں اگئے،خاصا بڑا طنز والا انداز تھا۔۔

ذوالفقار صاحب نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی اور بولے مطلب ہماری بیوی

کہنا چاہ رہی ہے کہ

بڑی دیر کر دی مہربان اتے اتے۔۔۔۔

ذوالفقار صاحب نے شرارت سے کہا

شگفتہ بیگم خاصہ غصہ ہو کر بولی جی اپ اور اپ کیوں اولادوں کو ایک میں ہی ملی ہوں،
دل جلانے کے لیے، سب اپنی اپنی دنیا میں مگن ہیں اور کسی کو میرا کوئی خیال نہیں ہے۔
ایک اپ ہے اور اپ کے دونوں بیٹے وہ وہاں غیر ملک جا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور واپس انے کا نام ہی نہیں لے رہے اور ایک اپ کی لاڈلی بیٹی اسے اپنی کتابوں سے ہی فرصت نہیں ملتی، کہ دو گھڑی ماں کے پاس ہی اکر بیٹھ جائی اور اور۔۔۔۔
بیگم بس کر دیں بس کر دیں یار سارا غصہ اج ہی نکالنا ہے مجھے غریب پر
ذوالفقار صاحب بولے

اچھا اگر اپ کا رونا دھونا ہو گیا ہو، تو ایک کپ چائے ہی پلا دیں اور رہی بات میری بیٹی کی اس کو اپ کچھ نہیں کہیں گے نہیں اور اپ کے بیٹوں کی کلاس میں خود لوں گا اور ان سے کہوں گا جلدی سے اپنی پڑھائی اور بزنس سمیٹیں اور واپس اپنی ماں کے پاس اؤ، زوالفقار صاحب نے ایک اسان حل بتایا شگفتہ بیگم کی پریشانی کا۔

اچھا جی میرے بیٹوں کو ڈانٹیں گے اور اپ کی لاڈلی وہ ارام سے رہے

،شگفتہ بیگم نے ان کو اچھا خاصا جواب دیا

اچھا بس کر دے دے اور چائے تو پلا دیں سر میں بہت درد ہو رہا ہے، ذوالفقار صاحب نے آخر بحث کو ختم کرنے کا سوچا۔

نجمہ نجمہ، جلدی سے چائے بنا کر لے کے اؤ، شگفتہ بیگم نے ملازمہ سے کہا

گر ے۔

ـــــــــــــــــــــ

ڈنر سوٹ پہنے چہرے پہ بلا کی سنجیدہ تاثرات لیے

وہ سگریٹ پینے میں مصروف تھا، جب اس کا خاص بندہ اندر ایا۔ کمرہ سگریٹ کے دھوئیں سے بھرا ہوا تھا جو یہ ظاہر کر رہا تھا کہ پینے والا اپنے اندر کی جلن مزید بڑھا رہا ہے۔

کہو زاہد! کیا خبر لائے ہو

سر اپ کے کہیں کے مطابق میں نے اس کیس پر بہت تفتیش کی ہے لیکن کہیں بھی سر اپ

کے تایا جان کی طرف نہیں جاتا ہے لگتا ہے معاملہ کچھ اور

ہے اور ـــــ

علی نے ابرو اچکا کر اس کی طرف دیکھا

ان سب کے پیچھے کوئی اور ہے جو بہت طاقتور ہے۔ذاہد نے اپنی سوچی سمجھی بات کی،مقابل کے چہرے پر مزید سنجیدگی کے تاثرات نمایاں ہوئے۔

ہھمم۔۔۔۔ صحیح لیکن پھر بھی تم اپنے طور پہ مزید اس کیس پر انویسٹیگیشن کرو مجھے ادھورا کام بالکل بھی نہیں پسند۔

جی،سر مجھے معلوم ہے،اور یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا اس کے جاتے ہی علی اپنی ماضی کے

خیالوں میں کھو گیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے بھائی،اپ یہاں اس وقت، شیزی نے پوچھا

کیوں کیا میں نہیں آسکتا ذین نے کہا۔

نہیں نہیں آسکتے ہیں جب چاہے آسکتے ہیں مجھے کیا مسئلہ ہوگا اور پانی پینے مصروف ہوگیا۔

ڈیڈ کا فون ایا تھا زین نے شہزاد کو بتایا

اچھا تو پھر کیا کہہ رہے تھے، زوالفقار صاحب ایک منٹ۔۔۔۔ کہیں وہ اپنی اکلوتی خوبصورت بیگم کا کوئی پیغام تو نہیں دینے والے، نہ کہ میرے بیٹو جلدی اجاؤ شادی کرلو تا کہ میں دادی بن جاؤں اور اپنے پوتے پوتیوں کے ساتھ کھیلوں کیا کہتے ہیں بھائی ایسا ہی کہا ہو گا نا مسٹر ذوالفقار صاحب نے۔

شہزی بس بھی کردوں بریک پر پاؤں رکھوں ایک دفعہ تمہاری یہ لمبی زبان چلنا شروع ہو جاتی ہے تو بند ہونے کا نام ہی نہیں لیتی زین نے اسے قدر گھوری سے نوازتے ہوئے کہا۔

اچھا چلیں اپ ہی بتادیں کیا کہاں انہوں نے،

شیزی نے ہار مانتے ہوئے کہا۔

ڈیڈ کہہ رہے تھے جیسے ہی تمہارے ایگزیمز ختم ہو جائیں گے تو ساتھ ہی تم دونوں نے

واپس پاکستان اجانا ہے مستقل طور پر سمجھے تم،

زین نے تم پر زور دیتے ہوئے کہا۔

اور اگر میں نہ مانا تو۔۔۔ شہزی نے کہا

تو وہ یہاں اکر تمہیں جوتوں کا ہار پہنائیں گے اور لندن کی سیر کروائیں گے اب سوچ لو فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ بر و یہ زیادتی ہے میرے ساتھ ابھی تو میں نے کھل کر انجوائے بھی نہیں کیا، ایسے کیسے میں اتنی جلدی واپس چلا جاؤں۔ شیزی نے سرد اہ بھر کر کہا۔

تو ٹھیک ہے ابھی چلے جاتے ہیں اور پھر شادی کے بعد تم ہنی مون پر یہاں ا جانا بیوی کے ساتھ پھر مل کر انجوائے کرنا۔ زین نے اپنی مسکراہٹ رد کرتے ہوئے کہا۔

ششششششادی۔۔۔۔وہ بھی میری امپوسیبل جب تک اپ کی شادی ہو نہیں جاتی

تب تک موم نے میری شادی نہیں کروانی اور

اپ نے تو لال جھنڈی دکھا کر میرا اور میری بھابی کا دل توڑ دیا ہے۔ ویسے

کتنا اچھا ہوتا میری بھابی اتی اور میں ان سے اپنے سارے کام کرواتا

سارے کپڑے دھوتی پھر روز میرے لیے نئے نئے طریقے کے کھانے

بناتی اور کہتی کہ جی اور کوئی کام میرے سونے دیور جی۔ شیزی نے

خاص خیالوں میں کھوتے ہوئی اور پر جوش لہجے میں بولا۔

وہ میری بیوی ہو گی تمہاری نو کرانی نہیں جو اتنے کام کرواؤ گے۔ اگر اتنا

شوق ہے تو اپنے لیے بھی کوئی دیکھ لینا ذین نے اس کے ارمانوں پر پانی

پھیرا۔

اچھا یہ بتاؤ تمہارے ایگزیمز کب ختم ہوں گے۔ذین نے اس سے پوچھا

شاید کوئی تین چار مہینے بعد میں، شہزی نے کہا

صحیح پھر ٹھیک ہے تین مہینے بعد ہم واپس جائیں گے،سنا تم نے زین اس سے کہا۔

جی بالکل سن لیا اور اس کے ہاتھ سے کافی لے کر باہر چلا گیا۔

شہزی یہ میری کافی ہے واپس کرو مجھے،

مائی سویٹ برو! اپ اپنے لیے اور بنالو یہ تو میں ہی پیوں گا اور ویسے بھی اپ کافی بہت اچھی بناتے ہو .

-نالائق کہیں کا" زین نے اسے باہر جاتے ہوئے بولا"

یہ آپ کیا کہہ رہی ہے؟۔۔۔۔۔بیگم صاحبہ میں نے اپنی بیٹی کو بہت نازوں سے پالا ہے،،اس میں ہماری جان بستی ہے۔میں اور میرا شوہر کیسے یہ سب برداشت کر پائیں گے۔بات کرنے کے دوران شائستہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔

میں کچھ نہیں جانتی اس کو میرا آخری فیصلہ سمجھو!۔۔۔تم اپنی بیٹی کو یہاں بھیجو۔۔۔جب تمہارا قرضہ ختم ہو جائے گا تو اسے یہاں سے لے جانا ۔۔۔اور کچھ ہی عرصے کی بات ہے پھر تو تم نے اس کی شادی کرنی ہے۔۔۔تو تمہیں تو کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔ناہید بیگم نے طنز کے انداز سے شائستہ سے کہا۔

اور شائستہ بس خاموش رہی اور شکستہ دل کے ساتھ واپس گھر کو لوٹ آئیں

۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کلاس میں داخل ہوا تو شیزا کو دیکھا تو ہلکا سا مسکرایا لیکن جب نظر ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی لڑکی پر گئی تو دماغ خراب ہو گیا اور اس کو صبح والا واقعہ یاد آیا۔

ہیلو کلاس۔۔۔ میں آپ کا نیو ٹیچر۔۔ اب سے میں آپ کو یہ سبجیکٹ پڑھاؤں گا۔

اس سارے ٹائم کے دوران علیزہ کی نظریں کتاب پر ہی جھکی ہوئی تھی۔

Zubi Novels Zone

ایکسکیوز می مس۔۔۔۔ریحان نے جو اسے کافی دیر سے نظریں کتاب پر جمائے دیکھ رہا تھا، تو اسے پکارا۔

جی ان۔۔۔۔ میرا مطلب جی سر۔۔ کچھ کہا۔۔ شیزہ کے کہنی مارنے پر وہ سر کی طرف متوجہ ہوئی، اور ساتھ ہی پہلے اندھا کہنے لگی تھی لیکن جلد ہی خود کی اصلاح کی۔

جی مس۔۔۔۔ میں آپ سے ہی مخاطب ہوں۔۔۔ غالباً آپ بھی اس کلاس کا حصہ ہے۔ آئی ایم رائٹ؟

نو سر۔۔۔ میرا مطلب جی سر۔۔۔۔

وہ اپنی شرمندگی چھپاتے ہوئے بولی۔۔

توبتائیں۔۔۔مس علیزہ آپ کیاپڑھ رہی تھی ؟اور ہمیں یہاں آ کے سمجھائیں کیونکہ آپ تو بہت ہی سمجھدار لگتی ہیں۔۔۔ریحان نے آ ئبرو اچکاتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

س۔سر۔م۔میں۔۔کیا۔۔سمجھاؤ۔۔وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ سے بولی۔۔۔

وہی جو آپ کب سے کتاب میں پڑھ رہی تھی۔

چلیں ایسا کرتے ہے کہ آپ سب کا سرپرائز ٹیسٹ لیا جائے گا جو آپ نے اب تک پڑھا ہے اس میں سے ٹیسٹ ہو گا؟۔۔کیسا رہے گا کلاس۔۔۔۔۔

ٹیٹیسیٹٹ۔۔۔سب کے منہ سے بے اختیار نکلا اور سب کے منہ لٹک گئے وہاں جہاں سب کے چہروں پہ ٹیسٹ کا خوف نظر آرہا تھا تو دوسری جانب سر ریحان کے چہرے پر سنجیدگی عیاں تھی اور وہ ایک چور نظر علیزہ پر بھی ڈال رہا تھا۔

بلیک ڈنر سوٹ پہنے، سر جھکائے آفس میں بیٹھا وہ اپنے کام میں مصروف تھا۔۔وہ ایسے ہی تھا چہرے پہ جہاں بھر جاذبی عیاں تھی جو اس کی شخصیت کا ایک اہم حصہ تھا۔ لیکن ان سب سے بڑھ کر سنجیدگی تھی جو اسے ممتاز رکھتی تھی اور وہ اس سنجیدہ روپ میں بھی غضب کا لگ رہا تھا۔

Zubi Novels Zone

سر!!۔۔۔۔۔۔منیجر نے آواز دی۔۔۔توزین نے سر اٹھا کے اسے دیکھا۔

ہاں بولو۔۔۔۔۔ذین نے کہا۔

سر یہ رہی فائل اور آپ کے کہے کے مطابق یہاں کا سارا کام وائنڈ اپ کیا جارہا ہے اور انشاءاللہ ہم نیکسٹ منتھ پاکستان میں ہوں گے۔

ہمم گڈ۔۔۔۔۔زین نے اپنے منیجر سے کہا۔اگر پاپا ضد نہ کرتے تو میرا کوئی ارادہ نہیں تھا، یہاں سے جانے کا۔۔شاید لندن کی ہوائیں مجھے راس آگئی تھی۔

سر ایک بات کہو آپ سے اگر اجازت ہو؟۔۔

زین نے آئبر و اچکا کر "ہاں" کا اشارہ کیا۔

سر اب آپ کو اپنی پرسنل لائف کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے اور مو ان کرنا چاہیے۔ کب تک آپ ایک روبوٹک لائف جیئے گئے۔۔ سمیر نے اپنی طرف سے زین کو شادی کا مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے سمیر۔۔۔۔ تم اب جا سکتے ہو۔۔زین نے بھی سپاٹ لہجے میں اسے جانے کے لیے کہا۔ کہ جیسے اسے سمیر کی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہو اور وہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا

ـــــــــــــــــــ

امی آپ آگئی میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی۔آرزو نے اپنی امی کو گھر اندر آتے ہوئے دیکھا تو کہا۔شائستہ خاموشی سے آگے بڑھتی رہیں اور کرسی پر نڈھال سی ہو کر بیٹھ گئی تھی۔

آرزو نے اپنی ماں کا خاموش اور غمگیں چہرہ دیکھا تو ان کے پاس آئی۔

امی کیا ہوا آپ کو۔۔۔آپ تو بیگم صاحبہ کے پاس گئی تھی۔۔تو یہ اداسی آپ کے چہرے پر کیوں نظر آرہی ہے؟۔

آرزو نے اپنی ماں سے اداس ہونے کی وجہ پوچھی۔

کچھ نہیں بیٹا۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں اور تمہارے ابو کیسے ہے۔شائستہ نے آہستگی سے لب کو جنبش دیتے ہوئے پوچھا۔

امی ابو ٹھیک ہیں اور میں نے ان کو دوائی کھلا کر سلا دیا ہے اب آپ بتائیں کیا بات ہے جو آپ یوں پریشان نظر آرہی ہیں؟۔

بیگم صاحبہ تمہیں کام پر رکھنے کی بات کر رہی تھی اور کہتی ہیں کہ جب تک قرض کی رقم پوری نہ ہو جائے تب تک تم وہاں ان کے پاس ہی رہو گی اور ساتھ یہ کہتے ہوئے شائستہ رونے لگ گئی تھی۔

ان کی بات سنتے ہی آرزو کو ایسا لگا کہ کوئی اس کے سر پر ہتھوڑے برسا رہا تھا۔دماغ یکدم ماؤف ہو گیا تھا۔لیکن پھر ہمت کر کے بولی۔۔۔

امی "وہ ایسا کیسے کر سکتی ہیں"؟جب کہ انہیں پتہ ہے کہ میں پڑھی لکھی باشعور اور جاب کرنے والے لڑکی ہوں, پھر ہمارے ساتھ ایسا غلاموں والا سلوک کیوں۔۔۔امی بتائیے نا۔۔۔اور بے بسی کے عالم میں اس کی آنکھ سے آنسوں بہنے لگے اور اس کے لب مسلسل کپکپاہٹ کا شکار ہو رہے تھے۔۔۔۔۔بہت مشکل سے خود پر بند باندھ کر اس نے اپنی بات مکمل کی۔۔۔

آخر بیگم صاحبہ ایسے سوچ بھی کیسے سکتی ہے"؟ '

آرزو کی بات سن کر شائستہ خاموش رہی اور بس اسی کو ہی دیکھتی رہی

امی لوگ کیوں اتنے ظالم ہو جاتے ہیں کہ انہیں اپنے علاوہ ساری دنیا حقیر ہی نظر اتی ہے۔ناجانے اس دنیا میں یہ فرعونوں کا راج کب ختم ہو گا؟جو مظلوموں پر ہر طرح کا ظلم ڈھاتے ہوئے ذرا سا بھی خدا سے نہیں رہتے

بیٹا۔۔میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہو تم ان کی بات مان لو۔۔تمہارے ابو کی زندگی کا سوال ہے اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔میں کچھ نہیں کر سکتی میں بہت بے بس ہوں۔۔اپنی ماں کو معاف کر دوں۔کتنا کرب اور اذیت تھی ان کے لہجے میں۔

ان کی بات سنتے ہی آرزو نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھوں کو تھاما اور ان کے گلے لگ کر
رونے لگی۔

امی جان آپ لوگوں کے لیے تو میری جان بھی حاضر ہے۔آپ پلیز۔۔۔۔۔یہ سب مت کریں۔میں جاؤں گی۔۔۔۔۔بیگم صاحبہ کے گھر اور کروں گی ان کے گھر کے کام اور وہ پھر سے رونے لگ گئی۔اور یوں ہی ماں بیٹی کتنی دیر ایک دوسرے کے ساتھ لگی روتی رہی اور آنے والے وقت کے بارے میں سوچنے لگی کے نا جانے آگے ان کی قسمت میں کیا لکھا تھا۔

اور ہم تمھیں کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مال اور کچھ جانوں سے اور " "پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو۔

(القران)

گڑیا۔۔۔بات سنو میری۔۔کہاں ہو، کب سے آوازیں دے رہی ہوں؟۔

شگفتہ بیگم گڑیا کو بلا رہی تھی جو اس وقت ناول پڑھنے میں مصروف تھی اور کانوں میں ہینڈ فری لگائی ہوئی تھی۔۔۔اور ساتھ ساتھ ٹسوئے بھی بہا رہی تھی۔۔۔۔

شگفتہ بیگم اس کے کمرے میں آئی اور اس کے ہاتھ سے کتاب چھینی۔۔۔۔۔

امی آپ؟ ڈرا دیا مجھے۔۔اب جلدی سے مجھے بک دیں دے۔۔ میرا ہیرو مرنے والا ہے۔۔۔ہائے اب کیا ہو گا۔۔۔ گڑیا نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

بس ہر وقت ان کتابوں میں ہی گھسی رہنا کیا ملتا ہے ان سے تمہیں ۔۔۔ کبھی مگن سے اپنی پڑھائی کرتی تو۔۔۔ تمہارے مارکس کم نہ آتے، یا کوئی گھر کا کام ہی سیکھ لو ورنہ سسرال میں جا کے ہماری ناک کٹواؤ گئی

۔۔۔۔۔۔

امی میں اتنی جان۔۔۔اس نے اپنی دو انگلی کو جوڑا۔۔۔اور کتنے کام کروں گی۔۔۔ مجھ سے نہیں ہوتے یہ کام وام۔۔۔میں تو شہزادی ہوں شہزادی۔۔۔اپنے پاپا کی اور اپنے ذین بھائی کی جان۔۔

جی بالکل آپ تو شہزادی ہے اور ہم آپ کے نوکر۔ تمہارے باپ کے لاڈ پیار نے ہی تمہیں بگاڑا ہوا ہے آنے دو ذرا انہیں بتاتی ہو تمہارا۔۔ کہ تم کتنا سر پر چڑھ گئی ہو؟۔

شگفتہ بیگم نے اسے گھورا کر کہا اور غصے سے باہر چلی گئی۔۔۔

ان کے جانے کے بعد گڑیا پھر سے ناول پڑھنے میں مصروف ہو گئی تھی۔ جیسے اس سے ضروری کوئی کام نہیں۔۔۔ گڑیا ایسے ہی تھی ساری دنیا یہاں سے وہاں ہو جائے گڑیا نے ناولز پڑھنا نہیں چھوڑنا تھا۔ بھائیوں کی اکلوتی

اور بابا کی پری ویسے تو اس کا نام زویا تھا۔۔ لیکن اسے پیار سے سب گڑیا بلاتے تھے۔اور بقول اس کے۔۔ کوئی شہزادہ آئے گا اور اسے خوابوں کی دنیا میں لے کر جائے گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تہجد کے وقت وہ زارو قطار رو رہی تھی اور اپنے پلو کے دامن پھیلائے اللہ سے آنے والے وقت کے لیے اپنے اندر ہمت پیدا کرنے کے لیے دعا کر رہی تھی۔ابھی وہ ایک خواب کے خوف سے باہر نہیں آئی تھی کہ اوپر سے یہ مصیبت اسے پریشان کیے جا رہی تھی۔اسے امید تھی کہ اس کا رب اسے اکیلا چھوڑنے والا نہیں۔اسے اپنی بے بسی پر بہت رونا آرہا تھا اس نے کیا سوچا تھا کہ وہ اپنے والدین کا سہارا بنے گی لیکن قسمت نے اسے کس مقام پر

لا کر کھڑا کر دیا۔ لیکن پھر بھی اسے اللہ سے پوری امید تھی کہ وہ اسے تنہا نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔

"اور غم نہ کر تیرا رب تجھے بھولنے والا نہیں"

(القران)

ZNZ Zubi Novels Zone

سر ریحان کلاس میں آئے تو پوری کلاس کے چہروں پہ یک دم سنجیدگی آگئی تھی اور ان کی مسکراہٹ سمٹی۔ ریحان نے پوری کلاس میں ایک نظر دوڑائی جبھی اسے کونے میں علیزہ بیٹھی ہوئی نظر آئی۔ لیکن پھر جلد ہی اپنے

غصے کو ضبط کر کے اس نے پوری کلاس کو مخاطب کیا اور ان کے ٹیسٹ انہیں واپس کیے۔ لیکن جب باری علیزہ کی آئی تو اس کی صحیح کلاس لی۔

"مس علیزہ یہ ہے آپ کی پرفارمینس۔۔۔ کیا آپ یونیورسٹی میں میک اپ دکھانے آتی ہے۔ لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں اس کے بعد مجھے کسی کا بھی برا رزلٹ نہیں ملنا چاہیے"۔

علیزہ تو اپنی اتنی انسلٹ پہ منہ بنا کر رہ گئی۔ جس کی اسے بالکل امید نہ تھی وہ سوسو کر کے رونا شروع ہو گئی لیکن اس کے رونے سے ریحان کو مزید غصہ آیا اور پوری کلاس کو بھی خوب ڈانٹ پڑی۔

بریک میں وہ دونوں کینٹین میں بیٹھی ہوئی تھی یار۔۔۔وہ اندھ۔۔۔میرا مطلب تمہارے بھائی کے دوست،،،،ہمارے نیو سر بہت کھڑوس ہے۔مطلب اتنی سنجیدگی اور ایک ہی دن میں پوری کلاس میں اپنا رعب جمالیا۔اور دیکھو میری پوری کلاس کے سامنے انسلٹ کی۔اب دیکھنا جب تک یہ یہاں ہے کوئی بھی سٹوڈنٹ ان کے لیکچر کے میں سکھ کا سانس نہیں لے پائیں گا،،،وہ اپنا سارا دل کا غبار شیزا کے آگے نکال کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

علیزہ کی بات سن کر شیزہ زور سے ہسنے لگی تو علیزہ کو مزید غصہ آیا۔

تمہارے دانت کیوں نکل رہے ہیں۔۔۔ایک تو میں پہلے ہی اس کھڑوس کی وجہ سے اتنی پریشان ہوں اور اوپر سے تم ہنس رہی ہو۔۔۔اسے ہنستے ہوئے دیکھ کے علیزہ کو مزید تپ چڑی۔

علیزہ میں تو عادی ہو گئی ہوں ان سب کی۔۔۔۔پہلے علی بھائی تھے جو ہر وقت منہ میں انگارے چبا کر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے اور اب ان کے دوست بھی ان کے جیسے ہیں۔۔کیا کہا جا سکتا ہے؟ ہمیں یہ مصیبت جھیلنی ہی ہو گی۔۔۔۔

ہمم۔۔علیزہ نے کہا اور منہ بنا کر بیٹھ گئی کیونکہ اس کی انسلٹ جو ہوئی تھی اور ساتھ اس کے میک اپ پر بھی طنز کیا گیا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آرزو اپنی امی کے گلے لگ کے خوب روئی اور پھر شائستہ کے ساتھ بیگم
صاحبہ کے گھر
چلی گئی۔۔۔

سلام بیگم صاحبہ۔۔۔۔ناہید بیگم جو ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر اخبار پڑھ
رہی تھی۔۔۔ سلام کی آواز پر شائستہ کو اور ساتھ ایک نظر اس کی بیٹی کو
بھی دیکھا۔۔۔

آرزو کو دیکھ کر ان کو ایک کمینگی سی خوشی ہوئی۔۔اب یہ خوشی وقتی تھی یا
پھر ان کی کوئی سازش ہے۔۔۔ یہ تو وقت ہی بتائے گا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔شائستہ تم یہیں رکو میں آتی ہوں ہو۔۔۔

اے لڑکی کیا نام ہے تمہارا؟ناہید بیگم نے حقارت سے آرزو سے پوچھا۔

ان کے ہتک آمیز رویے کو دیکھ کر آرزو نے تھوک نگلا اور اس نے بے بسی سے اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔شائستہ نے اسے آنکھوں سے اشارہ کر کے خاموش رہنے کا کہا۔پھر جلد ہی اپنے خوف کو چھپا دیا اور کہا۔۔۔

"میرا نام اے لڑکی نہیں۔۔۔۔آرزو ہے "

اچھا آرزو ہے۔۔۔ناہید بیگم نے اچھا پر زور دیا لیکن تمہاری زبان بہت چلتی ہے اور مجھے ملازموں کی لمبی زبان نہیں پسند۔

شبو شبو۔۔۔ ناہید بیگم نے غصے سے اسے کہا اور ملازمہ کو آواز دینے لگی۔۔۔

جی بیگم صاحبہ آپ نے بلایا۔۔

ہاں۔۔۔ میں نے بلایا ہے۔۔۔ اس لڑکی کو لے جاؤ کچن میں اور اسے گھر کے سارے کام سمجھا دینا۔۔۔ اور یہ بھی بتا دینا کہ اگر کوئی میری بات نہیں مانتا تو اس کو کیسی سزا ملتی ہے۔۔

ناہید بیگم نے کروفر سے کہا اور ایک شیطانی مسکان ان کے چہرے پر نمودار ہوئی۔۔۔

چلو آؤ۔۔۔شبو نے آرزو سے کہا اور کچن کی جانب چلی گئی۔۔۔

یا اللہ!....کیا پڑھے لکھے لوگوں کے اندر بھی انسانیت ختم ہو گئی ہے؟۔۔ اکثر کتابوں میں گاؤں کے جاہل لوگوں کے بارے میں سنا تھا کہ وہ کر قرض یا قتل کی دیت میں اپنی بیٹیوں یا یوں کہا جائے اپنی عورتوں کو ہی ونی کر دیتے تھے لیکن یہاں شہروں میں بھی اس قسم کی ذہنیت رکھنے والے لوگ رہتے ہیں۔ جن کو غریبوں کی پریشانیاں اور دکھ نظر نہیں آتے۔۔بس اپنا آپ اور اپنی جان دیکھتی ہے یہ دنیا واقعی خود غرض ہے۔۔ناہید بیگم کے ذلت امیز رویے پہ آرزو کو بہت دکھ ہوا اور وہ یہ سب اپنے دل میں سوچ رہی تھی۔۔۔

ناہید بیگم اپنے کمرے میں گئی اور مزید کچھ رقم لے کر آئی اور شائستہ کو تھما دی۔۔یہ لو کچھ پیسے۔۔۔اور اپنے شوہر کا علاج کرواؤ۔۔۔اب جب تک

قرض کی رقم پوری نہیں ہو جاتی ارزو یہی میرے پاس کام کرے گی

۔۔۔ سمجھ گئی۔۔

جی بیگم صاحبہ۔۔۔اور شائستہ نے بے بسی سے رقم ان کے ہاتھ سے لی۔۔ اگر اس کے شوہر کی بیماری اتنی اہم نہ ہوتی تو وہ کبھی بھی اپنی بیٹی کو یہاں نہ چھوڑتی۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم لے کر کے کیچن میں آئی کہ جانے سے پہلے آرزو سے مل لیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آرزو کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور شبو اس کو کچھ سمجھا رہی تھی۔۔۔

امی۔۔۔شائستہ کو دیکھتے ہی آرزو اپنی جگہ سے اٹھی اور ان کے گلے لگ گئی پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو گئی تھی۔۔

Zubi Novels Zone

"نہ میری بیٹی،، میری لاڈلی۔۔۔ایسے نہیں روتے اللہ ہمارے ساتھ ہے
نا۔۔۔تم خود ہی تو کہتی ہو نا کہ اللہ اپنے نیک بندوں کو اکیلا نہیں چھوڑتا تو
بس دعا کرو ہم بہت جلد اس آزمائش میں پورا اتریں گے اور پھر تھوڑی دیر
بعد شائستہ بیگم اس سے مل کر گھر کو چل دی"۔۔۔۔

ان کی آنکھوں میں ابھی بھی بے بسی نظر آ رہی تھی کتنے خواب تھے ان کے
کہ وہ اپنے بیٹی کو پڑھائیں اور پھر کیسی اچھی جگہ شادی کرے لیکن انسان کیا
سوچتا ہے اور ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

شبو آج سے گھر کے سارے کام اس سے کروانے ہیں اور اپنی نگرانی میں
۔۔۔دھیان رکھنا کہیں کوئی کام چوری نہ دکھائیں۔۔۔۔ویسے بھی پڑھی

لکھی لڑکیاں کام چور ہوتی ہیں۔۔۔ناہید بیگم کچن میں آئی اور غصے سے آرزو کو گھور کر شبو سے کہا اور یہ کہتے ہی وہ اپنے روم میں چلی گئی تھی۔۔۔

پیچھے آرزو کی آنکھیں مزید غمگیں ہوئی اور آنسو اس کی آنکھوں سے ایک بار پھر روانی سے بہنے لگے شبو کو اس پر بڑا ترس آرہا تھا۔۔۔

آئے بھی کیوں نہ جہاں بھر کی معصومیت اس کے چہرے پر حیا تھی بے داغ چہرہ۔۔۔میک اپ سے پاک پر نور چہرہ تھا اس کا۔۔۔۔

بس کرو آرزو۔۔۔۔مت رو۔۔۔حوصلہ کرو۔۔۔بی بی جی ایسی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔یہ بہت اچھی تھی پر ایک حادثے نے ان سے ان کے شوہر اور بیٹی چھین لی تھی تو بس یہ پتھر دل بن گئی۔۔۔شبو نے اس کے

کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔پھر اس کے بعد شبو نے اسے کام وغیرہ سکھائے اور سٹور روم میں رہنے کو جگہ دیکھائی۔۔۔

وہ سٹور روم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جب اسے اپنے امی اور ابو یاد آئے۔۔۔"امی دیکھے نا باہر بارش ہو رہی ہے مجھے ایسے نیند نہیں آئے گی۔۔گھر بھی دیکھیں کتنا گندا ہو رہا ہے"۔ذہن کے پردوں میں پرانی یادوں کے جھمکے لہرائے۔۔۔اور آنسو ایک بار پھر اس کی آنکھوں سے بہنے لگے۔۔۔لیکن جلد ہی خود کو حوصلہ دیا۔۔۔اور پھر وہ کمرے کی صفائی کرنے لگ گئی۔۔۔اس کے بعد کچن میں جا کر رات کے کھانے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا تو اس کا ملازم اندر آیا۔۔ سر باہر ریحان صاحب آئے ہیں۔۔۔

ہمم۔۔۔انہیں اندر بھیج دو۔۔۔

واہ کیا زمانہ آگیا ہے۔۔۔اب تجھ سے ملنے کے لیے پہلے اجازت لینی پڑے گی؟----ریحان نے آتے ساتھ ہی اس پہ زبان کے گولے برسانا شروع کر دیے تھے۔۔۔۔۔

ریلکس میری جان۔۔۔۔۔۔اتنا ہائپر کیوں ہو رہے ہوں۔۔۔میں ذرا کام میں بزی تھا۔۔۔اس لیے کسی کو بھی اندر آنے سے منع کیا تھا۔۔۔تم بتاؤ۔۔۔۔تمہاری استاد گری کیسی جا رہی ہے؟۔۔۔۔۔۔

میری چھوڑو۔۔۔۔۔ تم اپنا بتاؤ۔۔۔ کہاں تک پہنچا تمہارا مشن۔۔۔

ہاں بس۔۔۔۔اسی میں مصروف ہوں بہت جلد میں ان تک پہنچ جاؤں گا۔۔۔اور میرے اندر جو لاوا اتنے عرصے سے پک رہا ہے اسے بھی سکون مل جائے گا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ صحیح لیکن جو بھی کرنا سوچ سمجھ کر کرنا کہ کسی کو نقصان نہ پہنچے میری بات سمجھ رہے ہو نا۔۔۔۔ریحان نے اس کی انکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تم کہنا کیا چاہتے ہو۔۔۔۔

میں جو کہہ رہا ہوں۔۔۔وہ تم اچھی طرح سمجھ گئے ہو۔۔۔اسی لیے محتاط رہنا اور۔۔۔وہ ایک پل کو رکا۔۔۔علی۔۔میری کسی بھی قسم کی مدد کی ضرورت ہو تو میں نہ چیز حاضر ہوں۔۔۔۔

یہ کہہ کر وہ وہاں رکا نہیں۔۔۔بلکہ چلا گیا۔۔

اور پیچھے علی اپنے خیالوں میں کھو گیا تھا۔۔۔کہ آیا جو وہ سوچ رہا ہے ویسا بالکل نہ ہو ورنہ

بہت برا انجام ہو گا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

وقت اپنی رفتار برقرار رکھ کر اڑ رہا تھا اور ساتھ ساتھ آرزو پر ہونے والے مظالم میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔ناہید بیگم نے اس پر کام کی بہت سختی رکھی ہوئی تھی اور ذلیل کرنا اس کے علاوہ تھا۔۔۔۔

لیکن آرزو نے صبر کا دامن نہ چھوڑا اسے اللہ سے امید تھی کہ وہ اسے تنہا نہیں چھوڑے گا۔۔
نمازوں میں طویل سجدے اور دعائیں اس نے اب بھی نہ چھوڑی تھی۔وہ بس اپنے اور اپنے والدین کے لیے بہت سی دعائیں مانگتی تھی۔۔۔

یا اللہ مجھے اس آزمائش پر پورا اتارنا" اس کی زبان پر ہر دم یہی دعا رہتی" تھی۔

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے

(سورۃ بقرہ)

____

ZNZ
Zubi Novels Zone

ساری رات بارش ہونے کے بعد آج لندن میں موسم بہت خوشگوار تھا اور ساتھ ہلکی ہلکی دھوپ بھی نکلی ہوئی تھی۔۔۔وہ دونوں اس وقت لندن ایئرپورٹ پر اپنی فلائٹ کا انتظار کر رہے تھے پھر کچھ دیر بعد اناؤنسمنٹ ہوئی اور وہ پلین میں اپنی جگہ جا کر بیٹھ گئے۔۔۔۔

بھائی ویسے آپ کو نہیں لگتا کہ ماما پاپا ہمیں بہت جلد بلا رہے ہیں

۔۔مطلب ابھی تو میں نے اپنے لیے کوئی لڑکی، میرا مطلب اپنی بھابھی بھی

پسند نہیں کی۔۔۔۔۔شیزی کی زبان ایک بار پھر پھسلی اور شیزی زین کو

تنگ نہ کریں۔۔۔۔"اٹس امپا سیبل"۔۔۔۔۔

شیزی تم کب ان فضول قسم کی باتوں سے باہر نکلو گے۔۔۔میرا فل حال

شادی کا کوئی موڈ نہیں ہے اور تم پلیز اگین اس ٹاپک پہ مجھ سے بات نہ کرنا

سمجھیں......زین نے اسے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔

بھائی کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔میں تو جسٹ بات کر رہا تھا۔۔۔۔اور پھر

شیشے کی طرف منہ کرکے گانا گانے لگا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میرے برادر کی دلہن

ڈھونڈو میں ڈھونڈو

میرے برادر کی دلہن

شیزی اب اگر مجھے تمہاری آواز آئی تو میں بھول جاؤں گا کہ تم میرے بھائی ہو اور تمہیں کھڑکی سے نیچے پھینک دوں گا۔۔زین کو اس کے گانے سے تپ چڑھی تھی۔۔

وہ اپنی مستی میں گانا گا رہا تھا جب زین نے اسے صلواتیں سنائی۔۔۔تو منہ بند کر کے بتیسی دکھانے لگا۔۔۔پھر سارا راستہ خاموشی میں گزرا تھا۔۔۔لیکن شیزی بیچ میں کوئی نہ کوئی شرارت ضرور کرلیتا۔۔۔اور زین بیچارا تو بس صبر ہی کر سکتا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں لاہور ایئرپورٹ پر پہنچے۔زین نے بلو پینٹ کے ساتھ لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی جبکہ شیزی نے ٹائٹ پینٹ اور اوپر گرے کلر کی ہڈی پہنی ہوئی تھی ان دونوں کی پرسنلٹی کمال کی لگ رہی تھی۔۔۔۔کچھ اور گرلز نے ان دونوں کو اپنی نظروں کے تعاقب نہیں لیا۔۔۔لیکن زین کو کسی کی پرواہ نہ تھی وہ اپنی دھن میں چلا

جارہا تھا۔۔۔جبکہ شیزی کی چال میں مغرورانہ پن الگ سے آجاتا تھا ۔۔۔وہ کوئی شرارت کرنے کا ارادہ کرتا تو زین کی گھوری سے واپس اپنے حد میں آجاتا تھا۔۔۔کہ اسے پتہ تھا زین نے اسے زندہ نہیں چھوڑنا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں گھر پہنچے تو زلفقار صاحب اور شگفتہ بیگم نے ان کا پر جوش ویلکم کیا ۔۔۔۔

شکر ہے تم دونوں نے اپنی شکل تو دکھائی ورنہ مجھے لگا کہ میں یہ حسرت لے کر ہی مر جاؤں گی۔۔ شگفتہ بیگم نے روہانسی ہو کر کہا۔۔

موم کیسے باتیں کر رہی ہیں !!۔۔۔ ابھی تو آپ نے اپنی بہوئیں بھی لانی ہے... اور پھر اپنے پوتے اور پوتیوں کے ساتھ کھیلنا ہے ابھی تو آپ کی عمر ہی کیا ہے ؟۔۔۔ شیزی نے پر شوخ لہجے میں انہیں چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔

بھائی آپ آ گئے۔۔۔میں بہت خوش ہوں۔گڑیا نے اپنے دونوں بھائی سے گلے مل کر کہا۔

بھائی میں نے آپ کو بہت مس کیا۔۔گڑیا زین کے گلے لگ کر لاڈ کے انداز سے بولی۔

میں نے بھی اپنی گڑیا کو بہت مس کیا۔زین نے اسے خود لگاتے ہوئے پیار سے کہا۔

بس اب میں آپ کو کہیں بھی جانے نہیں دوں گی۔گڑیا نے ذین کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے میری جان میں یہیں ہوں آپ کے پاس۔۔۔اب خوش زین نے اس کی ناک کھینچتے ہوئے کہا۔۔

لگتا ہے مجھے تو سڑک سے اٹھایا تھا۔۔کسی کو تو میں نظر ہی نہیں آرہا۔شیزی نے نقلی آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

لگتا ہے کوئی جل رہا ہے۔۔۔اور جل جل کہ کوئلہ ہو جائے گا۔گڑیا نے بھی اسے تنگ کرتے ہوئے کہا۔

ہاں تم تواب یہی کہو گی۔۔دیکھو خود کو،، گھوڑے جیسا قد نکال لیا ہے تم نے۔۔۔لیکن حرکتیں بچوں والی ہی کرنا۔۔شیزی نے اس کو غصہ دلانے والے انداز میں کہا۔

پاپا دیکھا آپ نے۔۔ بھائی آتے ہی مجھے تنگ کرنے لگ گیا ہے۔"گینڈا نہ ہو تو"۔۔۔گڑیا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

گینڈا"۔۔۔۔میری اتنی خوبصورت پرسنیلٹی اور خوبصورت باڈی کو" تم "گینڈا" کہہ رہی ہو۔

واٹ دا ہیل"۔۔۔لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پہ اور۔۔ابھی وہ مزید کچھ کہتا" کہ ذوالفقار صاحب نے اس کو سخت انکھوں سے گھورا۔

شیزی بری بات ہے بہن کو ایسے تنگ نہیں کرتے۔۔۔ذوالفقار صاحب نے شیزی کو غصے میں کہا۔

لگتا ہے ہمارا بستی سیشن سٹارٹ ہو گیا ہے۔۔۔بس اسی کی ہی کمی رہ گئی تھی۔شیزی نے پر شوق لہجے میں کہا۔اور سب نے بھرپور قہقہ کر لگایا۔

مت ڈانٹئے میرے بیٹے کو!۔۔۔آپ کی بیٹی بھی کچھ کم نہیں۔۔شگفتہ بیگم نے شیزی کی طرف داری کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں تو اپنے پاپا کی شہزادی ہوں۔۔۔۔مجھے تو پاپا کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔۔ہے نا پاپا اور گڑیا نے ذوالفقار صاحب کے کندھے پر سر رکھ دیا۔۔۔

ہاں جی میری بیٹی تو میری شہزادی ہے۔۔ذوالفقار صاحب نے اسے خود میں سموتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔

دیکھا ممی۔۔۔اس گھر میں ایک میں ہی سوتیلا ہوں کوئی مجھ سے پیار نہیں کرتا۔۔۔شیزی نے بھرپور اداکاری کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بس بھی کرو شیزی اور اپنے ڈرامے بند کرو۔۔۔۔زین نے اسے لتاڑتے ہوئے کہا اور شیزی کا منہ بن گیا۔۔۔۔

پھر بھرپور خوشگوار موڈ میں کھانا کھایا گیا اور باتوں کے دوران میں بھی ہلکا پھلکا ہنسی مذاق چلتا رہا اور پھر سب اپنے رومز میں سونے چلے گئے تھے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی کسی کام میں مصروف تھا۔جب اس کا فون رنگ ہوا۔

ہاں بولو! زاہد کیا خبر ہے؟۔

سر میں اس کیس میں مزید تفتیش کر رہا ہوں۔لیکن کوئی بھی سراغ آپ کے تایا کے خلاف نہیں ملا لیکن۔۔۔۔۔

لیکن کیا؟۔۔جلدی بتاؤ۔علی غصے سے دھاڑا۔

زاہد کے ایک پل کو خاموش ہونے پر علی کو ایک دم سے غصہ آگیا۔

ایک کلو ملا ہے سر۔وہ جلدی جلدی بولا مبادہ علی فون سے نکل کے اس کا سر ہی نہ پھاڑ دے۔

کلو۔۔۔وہ کیا ہے؟علی کو ایک دم بے چینی ہوئی۔

سر ایک ابراہیم نامی بندہ تھا جو آپ کے والد کے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتا تھا اور غیر قانونی کاموں میں بھی ملوث تھا۔آپ کے والد کو اس بات کا علم نہ تھا جبکہ ذوالفقار صاحب بہت اچھے سے جانتے تھے یہ بات۔انہوں نے آپ کے ڈیڈ کو بھی سمجھایا۔پر انہوں نے ان کی بات نہ مانی تھی۔ زاہد نے ساری بات اس کو بتائی۔۔

ٹھیک ہے تم اس کا پتہ کرواؤ۔۔مجھے وہ ہر حال میں زندہ چاہیے۔۔۔

علی کی آنکھون میں ایک دم اشتعال اتر آیا۔

سر میں نے کوشش کی ہے۔ لیکن کوئی سراغ نہیں ملا۔۔۔ لگتا ہے کہ یہ ابراہیم روپروش ہو گیا ہے یا پھر اس مافیا کی دنیا میں گھس کر اس نے اپنی پہچان ہی بدل لی ہے۔

ٹھیک ہے۔۔۔ پھر تم اپنے ہر طرح کے ذرائع استعمال کرو اور مزید انفارمیشن مجھے سینڈ کر دو۔۔ اور یہ بھی معلوم کرو کہ اس آدمی کا ان (ذوالفقار صاحب) کے ساتھ تو کوئی رابطہ ہے یا نہیں۔۔۔۔۔ یہ کہہ کر علی نے فون بند کر دیا اور وہ کچھ سوچنے لگا تھا۔۔

ذہن کے پردے پر پرانی یادیں تازہ ہو گئیں تھیں۔ علی علی! بیٹا کہاں ہو آپ؟۔۔۔۔

پاپامیں یہاں ہوں۔۔۔چار سالہ علی اپنے ابو کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہا تھا۔

ادھر آجاؤ۔۔۔میرا بہادر بیٹا،،مائی پرنس۔۔۔اور سجاد نے اسے گود میں اٹھالیا۔

بیٹامیری بات غور سے سننا۔۔۔اگرپاپا کبھی آپ سے بہت دور چلے جائیں۔تواپنی مامااور بہنوں کاخیال رکھنااوران کی ڈھال بنناتم تومیرے بہادر بیٹے ہونا۔۔۔انہوں نے پیار سے اس کے سرپر ہاتھ رکھااور علی نے سراثبات میں ہلایا۔۔۔

گڈبوائے مائی پرنس"۔"

کیا پتہ تھا کہ یہ بات اس چار سالہ بچے کے ذہن میں قائم رہے گی۔۔۔بابا میں آپ کو بہت مس کرتا ہوں۔۔آپ کا بہادر بیٹا کبھی کبھی بہت کمزور ہو جاتا ہے مجھے آپ کی بہت ضرورت ہے پلیز

پاپا۔۔۔۔علی کے لہجے میں بے بسی تھی۔اور امید ہے کہ میرا شک ۔۔۔شک ہی رہے۔اس نے سرد آہ خارج کی اور پھر سے کام میں مصروف ہو گیا۔

اور اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کسی قسم کا کوئی وسوسہ "
پیدا ہو تو اللہ سے پناہ مانگو۔بے شک وہ سننے والا ہے اور سب کچھ جاننے والا
ہے۔۔"

(سورہ الاعراف)

وہ کلاس روم میں آیا تو سب الرٹ ہو کر بیٹھ گئے۔پوری کلاس میں اس کا
اچھا خاصا روب تھا۔اس نے سب کو باری باری انسائیمنٹس واپس
کیں۔اور جب باری علیزہ کا نام لیا گیا تو اس کی جان ہی اٹک گئی۔کانپتے

ہاتھوں سے اس نے اپنی اسائنمنٹ واپس لی۔جو کہ فلحال قدرے بہتر تھی۔ورنہ ایک بار پھر اس کی کلاس لگ جاتی ریحان کے ہاتھوں۔۔ !!

اس کی اس حرکت پہ ریحان کو بہت ہنسی آئی لیکن وہ اپنی مسکراہٹ ضبط کر گیا۔

شیزا بھی اس کی حرکت پر اپنی مسکراہٹ دبا کر بیٹھی تھی۔اس کے بعد ریحان نے لیکچر دیا اور لیکچر کے دوران وہ بار بار علیزہ کو پر تعیش نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

ریحان کی ایسی نظروں سے کنفیوز ہوتے اس نے اپنی نگاہ رجسٹر پر جمالی۔۔

زین نے آکر ڈیڈ کے ساتھ اپنا بزنس سنبھال لیا تھا اور شیزی نے فی الحال آوارہ گردی کو اپنا مشغلہ بنالیا تھا۔ وہ آفس سے اپنے ڈیڈ کے ساتھ گھر آیا تو شگفتہ بیگم لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی۔

السلام علیکم! کیسی ہیں آپ؟۔

وعلیکم السلام۔ شگفتہ بیگم نے باپ بیٹے کو دیکھ کر خوشی سے کہا۔

بیگم زرا جلدی سے اچھی سی چائے پلا دیں۔۔۔اور صوفے بیٹھ گئے۔

شگفتہ بیگم نے ملازمہ سے چائے کا کہا۔۔

وہ میں کیا سوچ رہی تھی۔۔کہ کیوں نہ آج ناہید کی طرف جایا جائے۔ بہت عرصہ ہو گیا ہے چکر نہیں لگایا۔کیا ہوا جو اس کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔اور کچھ بھی سوچ سمجھ کر نہیں کہتی لیکن میں پھر بھی اس سے ملنے جاؤں گی۔شگفتہ بیگم نے کہا۔

چلو ٹھیک ہے کل شام پھر چلتے ہیں اور بچوں کو بھی ساتھ لے کر جائیں گے۔۔۔۔اچھا ہے شیزا اور علی سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔

تو پھر کل شام کو سب چلیں گیئں۔شگفتہ بیگم نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔۔

Zubi Novels Zone

بہت دنوں سے وہ ملک سے باہر تھا کچھ کام کی مصروفیات اور میٹنگز جس کی وجہ سے وہ گھر نہ آسکا۔ آدھی رات کا وقت تھا جب علی گھر آیا تو کسی نئے چہرے کو اپنے سامنے پایا۔

چور، چور، گھر میں کوئی چور گھس آیا۔۔۔ بچاؤ بچاؤ کوئی تو بچاؤ۔

آرزو جو کچن کا کام ختم کر کے نماز کے لیے وضو کرنے جا رہی تھی اپنے سامنے ایک لڑکے کو دیکھ کر فوراً چلانے لگی۔

علی تو اپنے لیے لفظ "چور" کا سن کر ایک دم بوکھلا گیا۔ بلیک پینٹ اوپر وائٹ شرٹ پہنے اور کوٹ اپنے ہاتھوں میں پکڑے وہ کہیں سے بھی چور نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ لیکن پتہ نہیں کیوں آرزو نے اسے دیکھ کر چیخنا شروع

کر دیا۔اس کی بات سن کر علی کے ماتھے پہ ایک دم تیوری چڑھی۔ جو گھر کے مالک کو چور سمجھ رہی تھی۔۔۔؟ وہ اس کی آنکھوں کو غور سے دیکھ رہا تھا جیسا کچھ جانا پہچانا ہو لیکن پھر ایک دم سے اپنے خیالات کو سائیڈ پر رکھ کر غصے سے بولا ۔

تم کون ہو؟۔۔۔اور میرے گھر میں کھڑے ہو کر مجھ پر چلا رہی ہو۔۔! ہمت کیسی ہوئی تمہاری مجھے چور کہنے کی؟ علی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس پر ہاتھ اٹھا لے ۔۔

اتنے میں شبو بھاگتی بھاگتی کچن سے آئی۔۔۔

سلام صاحب،،،، معاف کر دیں۔۔۔ نئی آئی ہے اسی لیے آپ کو پہچانا نہیں۔۔۔اس نے جلدی سے آرزو کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا ۔۔۔

آرزو،، صاحب جی، سے معافی مانگو۔۔شبو نے آرزو سے کہا۔۔۔

واٹ۔۔۔۔میں معافی مانگوں۔۔۔ غلطی ان کی تھی۔یہ چوروں کی طرح اندر آرہے تھے اور مجھے گھور رہے تھے۔۔۔تو مجھے لگا کوئی چور ہی ہو گا۔آرزو دانت چبا کر بولی۔۔۔

اس کی بات سن کر علی کا غصہ مزید تیز ہوا اور وہ غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔۔

سنائی نہیں دیتا تمہیں آرزو صاحب بہت غصے والے ہیں۔۔۔ان سے معافی مانگ لو ورنہ تمہیں بی بی صاحبہ کا پتہ ہے نہ۔۔۔شبو نے اسے بی بی جی کے رویے کا نقشہ کھینچ کر کہا۔۔

سوری"!۔۔۔آرزو نے خود پہ ضبط کر کے علی سے معافی مانگی اور اندر" چلی گئی۔۔۔

پیچھے علی حیرت سے اس کو تکتا رہا۔۔پڑھی لکھی اور خوبصورت ملازمہ "سٹرینج"۔۔۔اور وہ سر جھٹک کر ناہید بیگم سے ملنے چلا گیا۔۔

ــــــــــــــــــــــــــــــــ

شام کو وہ سارے سجاد صاحب کے گھر پر موجود تھے۔ذوالفقار صاحب صاحب ان کی بیگم اور ناہید بیگم وہاں ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔زین اور شیزی بھی سائیڈ پر صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

اتنے میں علی اور شیزہ وہاں آئے،سب سے ملے

علی تو بس گڑیا کو ہی دیکھے جارہا تھا جو کہ اس بات سے انجان تھی۔

وہیں شیزی شزا کو دیکھ کر دل ہی دل میں مسکرارہا تھا۔۔۔۔ تبھی زین نے اسے آنکھوں سے گھورا جیسے کہہ رہا ہو۔ باز آجا باز،۔۔۔اس کے

گھورنے پر شیزی نے اسے بتیسی دیکھائی۔۔ چل برو چل۔۔۔۔۔اور یہ بات اس نے زین کے کان کے پاس جا کر کہی۔۔۔ مبادہ علی اس کی گردن ہی نہ پکڑ لے۔۔۔

چاچی آپ سے کچھ کہنا ہے۔۔۔۔ شیزی کی زبان کو کہاں بریک لگتی تھی۔۔۔

چچی آپ کی خدمت میں ایک شعر عرض ہے۔"

اور کھانا کھلانا آپ کا فرض ہے"۔۔۔

پہلے تو سب اس کی بات غور سے سن رہے تھے لیکن جب سمجھ آئی تو سب ہی ہنسنے لگے۔۔۔

وہ کہہ ناہید بیگم سے۔۔۔ لیکن دیکھ شیزا کو ہی رہا تھا۔۔۔

کیوں بھکڑ کئی کے۔۔۔ کچھ دیر سکون سے بیٹھ نہیں سکتے تم۔۔۔

تم سے کوئی مسئلہ میں اپنی چچی سے بات کر رہا ہوں زرافہ جی۔۔۔ شیزی نے اس کے لمبے قد میں چوٹ کیا۔۔۔

بری بات شیزا۔۔۔ بھائی سے اس طرح سے بات نہیں کرتے۔۔ ابھی وہ کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ ناہید بیگم نے اسے ٹوک دیا۔۔۔

شیزی کتنی غلط بات ہے۔۔۔ بہن کو ایسے نہیں کہتے۔۔۔ اور ذوالفقار صاحب نے بھی شیزی کو ڈانٹا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اور شیزی بیچارہ تو اپنے لیے لفظ "بھائی" سن کر ہی صدمے میں چلا گیا۔۔۔

زین اس کی اس حالت کو دیکھ کر مسکراہٹ دبا کر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

پھر ینگ پارٹی ٹی وی لاؤنج میں بیٹھ گئے۔۔۔اور بزرگ حضرات
ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر
باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔

شیزا اور گڑیا آپس میں باتیں کر رہے تھے۔۔

زین کو ایک ضروری کال آئی اور وہ وہاں سے ایکسکیوز کرتا ہوا باہر آگیا ابھی وہ کال پر بات ہی کر رہا تھا کہ۔۔۔اسے کسی کے رونے کی آواز آئی ۔۔۔زیادہ غور سے سننے پر اسے محسوس ہوا کہ کوئی سسک سسک کر رو رہا ہے۔اس نے فون پر اپنی بات ختم کی اور اس پاس دیکھا تو کوئی بھی وہاں نہ تھا وہ ذرا باہر لان میں آیا تو ایک کونے میں آرزو کو سر جھکائے روتے ہوئے دیکھا۔۔

آرزو تو ویسے بڑے دل کی لڑکی تھی جس کو مصائب جھیلنا آتا تھا اور ساتھ اسے اس رب پر بھی پورا بھروسہ تھا کہ وہ ضرور اس کو آزمائش سے باہر نکالے گا۔۔۔لیکن آج کل ناہید بیگم اس پر جسمانی تشدد اور ذہنی

اذیت بھی بہت دے رہی تھی جس کی وجہ سے وہ اپنے زخم پر ہاتھ رکھ کر رو رہی تھی۔۔

اور جب ان پر مصیبت پڑتی ہے۔۔تو وہ صبر "

کرتے ہیں"۔۔۔

(القران)

اسے زمین پر اپنے پاس کالے بوٹ نظر آئے اور مردانہ کلون کی خوشبو محسوس ہوئی تو اس نے نظر اٹھا کر اوپر دیکھا تو زین وہاں کھڑا تھا وہ جو رونے کی آواز سن کر وہاں آیا۔۔

آرزو نے جیسے ہی اپنا چہرہ اٹھایا تو زین تو بس اسے دیکھتے ہی مبہوت ہو گیا۔۔وہ جو کسی کو ایک نظر دیکھ کے دوبارہ نظر نہیں رکھتا تھا۔آج نظر پلٹنا ہی بھول گیا تھا۔

لیکن جلد ہی ہوش میں واپس آ گیا۔

آپ کون ہے؟اور کیوں رو رہی ہے؟۔۔زین نے اس سے رونے کی وجہ پوچھی۔

زین بڑی فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔اس کے چہرے پر ایک خاص نور تھا جو اسے بہت دلکش بنا رہا تھا آنکھیں بہت زیادہ لال ہوئی تھی کانچ کے جیسے بھوری آنکھیں۔۔۔اور گھنی پلکیں،ان میں نمی۔۔۔۔۔زین کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ یہ ملازمہ ہے یا کوئی اور کیوں کہ اس نے اسے پہلے گھر میں نہ

دیکھا تھا۔اس کے چہرے پر بلا کی معصومیت تھی اور وہ اسے ملازمہ جیسی نہیں لگ رہی تھی۔

آئی ایم سوری۔۔۔آپ کو میرے رونے سے ڈسٹربنس ہوئی۔۔زین تو بس اس کی آنکھوں میں ہی کھو گیا تھا۔۔۔اس کے بولنے پر ہوش میں آیا

آپ کیوں رو رہی تھی۔۔۔؟وہ بھی یہاں اور آپ کون ہے؟اس سے پہلے میں نے چچی کے گھر میں آپ کو نہیں دیکھا۔۔اس نے آرزو سے سوال کیا۔

وہ میں یہاں کام کرتی ہوں۔۔۔آرزو نے اس کو سسکی لے کر بتایا۔

ویسے دیکھنے میں ملازمہ تو نہیں لگ رہی ہے۔۔۔! زین نے اس سے پوچھا۔

وہ مجھے کچن میں کچھ کام ہے اور یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی۔

اور زین کی نظروں نے اسے دور دیکھا اور پھر سر جھٹک کر اندر لاؤنج میں آ کر بیٹھ گیا۔ لیکن سوچوں کا مرکز وہی معصوم آنکھوں والی لڑکی تھی۔

گڑیا آؤ۔۔ میں تمہیں اپنے کمرے میں لے کے جاؤں اور اپنی بک کلیکشن دکھاؤں تمہیں بہت پسند آئے گئیں۔ یہ کہہ کر وہ دونوں وہاں سے چلی گئی۔۔ شیزی اور علی نے انہیں اپنی نظروں کے حصار میں لیا۔

پھر خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا. آج ناہید بیگم تھوڑا خوش نظر آ رہی تھی۔ لیکن اندر ہی اندر وہ پتہ نہیں کیوں ذوالفقار صاحب کو اپنے شوہر کی موت کا الزام ٹھہراتی تھی۔اب یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ ان کا یہ خدشہ صحیح ہو گا یا غلط۔۔

اب وہ لوگ گھر کے لیے روانہ ہونے لگے تھے۔وہ سب لان میں کھڑے تھے۔

شیزا۔۔۔علی نے اس کو پکارا جو گڑیا کے ساتھ کھڑی باتیں کر رہی تھی۔۔

جی بھائی۔۔۔آپ نے بلایا۔۔علی کے بلانے پر شیزا اس کے پاس آئی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ میرا موبائل اندر رہ گیا ہے۔۔۔جا کے لے آؤ۔۔۔ایک ضروری کال آنی ہے۔

جی بھائی۔۔اور یہ کہہ کے وہ اندر چلی گئی۔۔

گڑیا۔۔۔شیزا کے جانے کے بعد علی نے گڑیا کو آواز دی۔وہ جو شیزا کے ساتھ اندر جانے لگی تھی لیکن علی کی آواز پر ایک دم رک گئی۔۔

مر گئے۔۔۔یا اللہ بچا لینا اور ڈرتے ڈرتے منہ پیچھے علی کی طرف موڑا۔

جی علی بھائی۔۔۔اس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

بھائی۔۔۔۔مائی فٹ۔اس کے بھائی کہنے پر علی کو غصہ آیا اور ساتھ ہی اس کے چہرے کے تاثرات بھی سخت ہو گئے۔۔۔لیکن فی الحال کنٹرول کر لیا کیونکہ زین بھی پاس ہی آکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔

تمہارے سٹڈی کیسی جا رہی ہے۔۔۔؟خود پر ضبط باندھ کر اس نے گڑیا سے پوچھا۔

Zubi Novels Zone

ہمم۔۔اچھی جا رہی ہے اور یہ کہہ کر وہ وہاں سے بھاگ گئی۔۔کیوں کہ علی کے غصے کا کچھ پتہ نہ تھا نہ جانے کسی ٹائم کیا کہہ دے۔۔

کھڑوس کہیں کہ۔۔۔ہر دم ناک پر غصہ رہتا ہے کیسا لگتا ہے کہ بندے کو زندہ ہی نگل جائیں گے،،وہاں سے جانے کے بعد گڑیا منہ میں بڑبڑائی۔۔۔

کب تک بھاگو گئی مجھ سے۔۔ایک دن تو تمہیں میری پناہوں میں ہی آنا ہے۔"مائی ڈول"۔

شیزاموبائل لینے اندر آئی تو اسے اپنے پیچھے
کسی کی موجودگی کا احساس ہوا لیکن جیسے ہی اس نے گنگنانے کی آواز سنی تو
اس کا میٹر ایک دم
شارٹ ہو گیا۔۔

رنگی ہے تو رنگوں سے بھی زیادہ
شوخ لگتی ہے رہ کہ بھی سادہ
لے جائیں گے تجھ کو اٹھا کے
تیرے بنا لگے۔۔۔۔۔۔

بس کردو۔۔بند کرو یہ اپنی بے سریلی آواز۔۔

شیزی جو موقع ملتے ہی شزا کے پیچھے آیا تھا اور ایسے دیکھتے ہی گنگنانے لگا۔۔

یار میں تو تمہاری تعریف کررہا تھا۔۔۔ویسے کیسا لگا میرا گانا؟۔۔

بہت ہی کوئی بے فضول تھا۔۔۔بالکل تمہاری طرح! شیزا نے اس کے گانے پہ طنز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ کیا تم نے مجھے مس کیا۔۔شیزی نے شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جی نہیں۔۔ شیزی کی اس حرکت پہ شیزا کو بہت غصہ آیا اور اس کا دل کیا کہ اس کا منہ ہی

توڑ دے۔۔۔

میں نے تو تمہیں بہت مس کیا۔۔ میرا ہر دن تو تمہاری یاد میں ہی گزرتا تھا ۔۔۔ تمہاری یاد تو ایک پل بھی مجھ سے جدا نہ ہوئی۔ شیزی نے خاص ٹھرک پن جھاڑتے ہوئے فلمی ڈائیلاگ مارے۔

ویسے تم لندن سے ایم بی اے کی ڈگری لائے ہو یا ٹھرک پن کی۔۔۔ شیزا نے اس کی ڈرامے بازیوں پہ اسے کہا۔

تمہارے لیے تو ہم شاعر عاشق ہیں

بس زمانہ ہمیں مانتا نہیں۔

تمہیں دیکھتے ہی میرے اندر کا عاشق جاگ اٹھتا ہے اور میرے منہ کا وائلن بجنا شروع ہو جاتا ہے۔۔ شیزی نے خمار الود لہجے میں کہا۔۔

بند کرو اپنی فضول قسم کی دو نمبری عاشقی شاعری اور وہ غصے مو بائل لے کے باہر آگئی۔۔

اس کے جانے کے بعد شیزی اپنا سر کھجاتے باہر آگیا۔ "یار کیا پٹاخہ ہے"۔

وہ یونی کے گیٹ پر کب سے کھڑی ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی۔ جب کافی دیر گزر گئی تو کیب منگوانے لگی۔ لیکن اپنے پاس ایک گاڑی دیکھ کر ڈر گئی لیکن جیسے گاڑی کا شیشہ نیچے ہوا اور اندر بیٹھے نفوس کو دیکھ کر اسے تھوڑا

حوصلہ ہوا۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

تم یہاں اس وقت کھڑی ہو کر کیا کر رہی ہو؟

ریحان نے اسے گیٹ پر اکیلے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

سر! ڈرائیور کا انتظار کر رہی ہوں ۔۔ لیکن وہ ابھی تک نہیں آیا تو کیب منگوانے لگی تھی۔۔

علیزہ نے اٹکتے ہوئے اپنے کھڑے ہونے کی وجہ بتائی۔

اندر گاڑی میں آکر بیٹھ جاؤ میں تمہیں گھر ڈراپ کر دیتا ہوں۔ ریحان نے اسے کہا۔

تھینکس سر۔۔۔ میں کیپ منگوا رہی ہوں گھر چلی جاؤں گی۔۔

کوئی بات نہیں میں ڈراپ کر دیتا ہوں ویسے بھی یہاں اکیلے کھڑے رہنا مناسب نہیں لگتا۔
اس وقت یونیورسٹی میں کوئی بھی نہیں تھا اور سڑک بھی سنسان تھی۔

اس کی بات سن کر علیزہ گاڑی میں بیٹھ گئی اور پھر ریحان نے گاڑی سٹارٹ کی۔

ویسے آپ کی فیملی میں کون کون ہوتا ہے؟۔۔

کافی دیر خاموشی کے بعد ریحان نے رسمی سوال کیا۔۔

شکر ہے۔۔ سر نے پڑھائی کے بارے میں کوئی بات نہیں کی۔ یہ بات اس نے دل میں سوچی۔

جی ایک ہی بیٹی ہوں میں اپنے والدین کی۔۔ علیزہ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

اس کا ڈر دیکھ کر ریحان کے ہونٹوں پر ایک مسکان آئی۔ "کیا میں اتنا خوفناک ٹیچر ہوں" اور پھر اپنی سوچ پر ہنسا ۔ وہ ایک نظر سامنے شیشے پر اور ایک نظر ساتھ بیٹھی کنفیوز سی علیزہ پہ ڈال رہا تھا۔

باقی سارا راستہ خاموشی میں گزرا اور پھر اس کو گھر ڈراپ کرنے کے بعد اپنے گھر چل پڑا۔

ـــــــــــــــــــــــــــــــ

زین جب سے وہاں سے آیا تھا بس آرزو کے خیالوں میں ہی کھویا ہوا تھا جانے نئے ایسی کیا بات تھی کہ وہ اسے ہی سوچے جا رہا تھا وہ خود بھی اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھا آرزو کا معصوم چہرہ اس کی انکھوں کے آگے بار بار آ رہا تھا اور پھر اپنے خیالوں کو سائیڈ پہ رکھ کے وہ سونے لگا۔

کچھ دن بعد زین اور شیزی علی سے اس کے گھر ملنے گئے۔وہ دونوں ابھی پورچ میں ہی تھے جبھی زین ایک کال اٹینڈ کرتا سائیڈ پہ ہوا۔دراصل وہ آرزو کو ڈھونڈنا چاہ رہا تھا۔

صبح ہونے نہ دیں ساتھ کھونے نہ دے

ایک دوسرے کو ہم سونے نہ دیں

تو میرا ہیرو۔۔۔تو میرا ہیرو

شیزا مزے سے گانا گاتے ہوئے باہر آئی۔

میں تیرا ہیرو ہوں

میں تیرا ہیرو میں تیرا ہیرووو

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اسے گاتا دیکھ کر شیزی نے بھی خوشی سے گانے میں حصہ ڈالا۔۔۔وہ کہاں پھر پیچھے رہنے والا تھا۔

ہونہہ بن نہ جانا میرے ہیرو بے سرے کہیں کے۔۔۔آکر سارا میرا گانا خراب کر دیا شکل دیکھی ہے کبھی اپنی آئینہ میں۔۔۔آیا بڑا میرا ہیرو بنے۔۔ شیزا نے اس کی اچھی خاصی کلاس لی۔۔۔

شکل کی تو تم کیا بات کرتی ہو۔۔۔۔آدھی دنیا مرتی ہے ہم پر اور ایک ہم ہے جو آپ پر فدا ہے۔۔ کبھی اپنا دل دے کر تو دیکھو۔۔۔شیزی بھی شوخ لہجے میں بولا۔۔۔

یو ایڈیٹ شکل گم کرو۔۔اپنی یہاں سے ناجانے کتنی لڑکیوں پر اپنی عاشقی جھاڑ چکے ہوں اور جس کام سے آئے تھے وہ کرو اور چلتے بنو ۔۔۔شیزا منہ بناتے ہوئے غصے سے بولی۔۔۔

ہم تو آپ سے ملنے آئے تھے جانے من۔۔۔یہ کہتے ہی وہ وہاں سے غائب ہو گیا اور جاتے جاتے شیزا کو آنکھ ونک کر کے چلا گیا۔۔۔

بے شرم کہیں کا۔۔۔شیزا نے غصے سے کہا اور اندر چلی گئی۔

فون پہ بات کرنے کی دوران وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ کہیں دشمن جان اسے نظر آجائے۔ تبھی اسے آرزو بیٹھی ہوئی نظر آئی وہ اس کے قریب آیا تو وہ ہلکی ہلکی آواز میں رو رہی تھی اور ساتھ اپنے آنسو بھی صاف کر رہی تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بات سنیں !آپ یہاں کیوں بیٹھی ہے۔۔؟زین نے پھر تفتیش کے انداز سے پوچھا۔۔۔

آرزو نے چہرہ موڑ کے اس کی طرف دیکھا۔۔ نظروں سے نظریں ملی اور زین کے دل میں ایک ہارٹ بیٹ میں ہوئی۔۔بلیک پینٹ کوٹ پہنے چہرے پہ بلا کے سنجیدگی سجائے بلاشبہ وہ کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل بن سکتا تھا۔آرزو نے فوراا پنی نظریں جھکالی۔۔۔

کچھ نہیں۔۔میں بس یہاں کام کر رہی ہوں۔آرزو نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہااور صفائی کرنے لگی

آپ کون ہے ؟۔۔۔دیکھیے آپ مجھے اپنے بارے میں کچھ بتائیے۔۔۔
اگر آپ کسی مصیبت میں ہے تو میں آپ کی مدد ضرور کروں گا۔۔۔

زین نے کہا۔۔

کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔اور پلیز آپ بار بار میرے سامنے مت آیا کریں۔۔۔ورنہ بیگم صاحبہ بہت ماریں گی۔۔۔اور یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

اور زین تو بس پیچھے سوچتا ہی رہ گیا نہ جانے اسے کیا پریشانی تھی۔کانچ سے بھوری آنکھیں زین کا دل دھڑکا گئی۔

وہ دونوں وہاں کافی دیر بیٹھے رہے اور ناہید بیگم کے ساتھ باتوں میں مشغول تھے۔زین ایک اچٹتی نظر آس پاس بھی دوڑا رہا تھا شاید وہ معصوم جان پھر نظر آجائیں۔۔۔ لیکن بے سود۔

زین بھی اپنی چچی سے اس کے بارے میں پوچھنا نہ سکا۔۔۔ جانے وہ کیا سوچے زین کے بارے میں اور شیزی تو باتوں باتوں میں بار بار شیزا کو تنگ کر رہا تھا۔اور شیزا بیچاری اپنی ماں کے سامنے ضبط کر کے بیٹھی ہوئی تھی ورنہ اس کا

تو دل کر رہا تھا کہ شیزی کی اچھی حالت کر دے ۔۔

ٹھیک ہے !۔۔۔ چچی جان اب ہم چلتے ہیں ۔۔۔ موم اور ڈیڈ ہمارا انتظار کر رہے ہیں اور وہ وہاں سے رخصت ہونے لگے۔۔

بیٹا کچھ دیر اور رک جاتے۔۔علی آتا ہی ہو گا۔۔ناہید بیگم نے زین سے کہا۔

کوئی بات نہیں چچی جان۔۔۔کام میں مصروف ہو گا اسی لیے نہ آ سکا۔۔۔

ہمم۔۔ٹھیک ہے اللہ حافظ۔اور بھائی اور بھابھی کو سلام کہنا۔ناہید بیگم نے زین اور شیزی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

جی چچی جان ضرور۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی اس وقت کلب میں بیٹھا ڈرنک کر رہا تھا ویسے تو وہ وہاں نہیں آتا تھا ۔لیکن گڑیا کا خیال اس کے ذہن سے جا ہی نہیں رہا تھا۔اس کے کچھ آوارہ دوستوں نے اسے بہت زیادہ ڈوز دے دی تھی۔ویسے تو وہ ان دوستوں سے پرہیز رکھتا تھا لیکن آج اسے خیالوں میں کھویا دیکھ کر اسے بہت زیادہ ڈرنک کروا دی۔اب وہ بالکل ہوش ہو حواس میں نہ تھا۔اس کے دوستوں نے اسے گاڑی میں ڈالا اور اس کے گھر کی طرف چل دیے۔

آرزو! آر یو اوکے ؟۔۔۔وہ کلاس میں کب

سے سر جھکا کر چہرے پر اداسی لی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ کہ اپنی ٹیچر کی آواز

پر ان کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

یس میم۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔وہ غمگین لہجے سے بولی۔

اتنے میں بیل ہوئی اور سٹوڈنٹ کلاس روم سے جانے لگے۔۔۔

آرزو سٹے اے وائل !۔۔۔۔(کچھ دیر کے لیے رک جاؤ) اسے روم سے

نکلتے ہوئے دیکھ مس نجمہ نے کہا۔

آرزو جو روم سے جا رہی تھی کہ وہ ٹیچر کی آواز پر ان کی طرف مڑی۔

یس میم!۔۔۔آپ نے مجھے بلایا اور سر جھکا کے ان کے پاس کرسی پر بیٹھ گئی۔

کیا بات ہے آرزو۔۔آپ اپ سیٹ ہو۔۔ایوری تھنگ از آل رائٹ! ۔۔۔مس نجمہ نے اس کے چہرے پر چھائی ہوئی اداسی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی میم۔۔۔اس نے سر اٹھا کے ان کی طرف دیکھا اور پھر نظریں نیچے جھکا دیں۔اسے استاد کی عزت کہا جاتا ہے کہ استاد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کبھی نہیں کی جا سکتی۔

اتنی پریشان کیوں نظر آ رہی ہو۔۔۔کوئی پرابلم ہے تو مجھ سے شیئر کر سکتی ہوں۔۔۔ تمہیں پتہ ہے نا تم میری کتنی فیورٹ سٹوڈنٹ ہو اور مجھے اپنی بیٹی کی طرح ہی عزیز ہو۔۔۔۔

ایک محسن استاد ہمیشہ ہمارا رہنما ہوتا ہے۔۔

میم میں آپ سے ایک بات کہوں۔۔۔آرزو نے مس نجمہ سے کہا۔۔

ہاں کہو۔۔کیوں نہیں۔۔۔

میم۔۔کیاایک ماں اپنے بچے کو تکلیف میں دیکھ سکتی ہے۔۔آرزو نے اپنی بات میم نجمہ کے سامنے رکھی۔

اولاد کے دکھ سے بڑھ کر ماں کے لیے کوئی غم نہیں کوئی پریشانی نہیں ۔۔۔بھلاایک ماں کیسے اپنے بچے کو پریشان دیکھ سکتی ہے۔۔۔

تو میم۔۔۔اللہ تو ہمیں ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے۔۔۔تو پھر وہ کیوں اپنے بندے پر تکلیف اور آزمائش ڈالتا ہے اور صبر کی تلقین کرتا ہے۔آرزو نے بے بسی سے کہا۔۔۔

اچھاتم مجھے ایک بات بتاؤ،ایک استاد کو کیسے پتہ چلتا ہے، کہ کون ساشا گرد اچھاپڑھتا ہے اور کون سااچھا نہیں پڑھتا۔۔۔ حالانکہ استاد تو سب بچوں کو ایک جیسا ہی پڑھاتے ہیں اور ایک جیسی ہی توجہ دیتے ہیں بلکہ کندذہن کو اکثر زیادہ توجہ دیتے ہیں لیکن پھر بھی ہمیشہ لائک سٹوڈنٹ ہی کیوں اچھے نمبروں سے پاس ہوتے ہیں۔۔۔ مس نجمہ نے اپنی بات آرزو کے سامنے رکھی اور آرزو ان کی بات غور سے سننے لگی۔۔۔

امتحان" سے ہی تو پتہ چلتا ہے۔۔کہ کس بچے نے سبق کتنا اچھا یاد کیا ہے " اور کس نے اس سبق سے کتنا فائدہ اٹھایا.... بالکل اسی طرح اگر آزمائش نہیں ڈالی جائے گی مصیبت نہیں آئے گی تو اللہ کے نیک اور گناہ گار بندوں کی پہچان کیسے ہو گی۔۔۔

کھرے کھوٹے کا فرق کیسے پتہ چلے گا۔

تو اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لے"۔۔۔"

(القران)

آزمائش تو ان کے لیے جنہیں اللہ چاہتا ہے اور صبر وہی کرتے ہیں جو اللہ "
کو چاہتے ہیں"۔

چلو صبر ہی کر لیتے ہیں، سنا ہے کہ رب صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں ہر جگہ فرماتا ہے کہ صبر کرو، صبر کرو۔۔۔بے شک جب بھی انسان پہ کوئی مصیبت آتی ہے، تو شیطان اس کا ایمان ڈگمگانے لگتا ہے اسی لیے اللہ نے فرمایا کہ تکلیف میں، آزمائش میں صبر سے کام لو اور نماز پڑھتے رہا کرو اور اللہ کی مدد کی دعا کرتے رہا کرو۔۔۔

جو اللہ کے نیک بندے ہوتے ہیں وہ آزمائش میں صبر کی دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "یا اللہ ہمیں اس ازمائش پر پورا اتار"۔۔۔۔۔

یہ آزمائش بھی خوش قسمت لوگوں پر آتی ہیں جنہیں اللہ کھرا کرنا چاہتا ہے۔۔ جنہیں اللہ کندن بنانا چاہتا ہے۔۔

بے شک ہمارا رب بہت بڑا رحیم اور مہربان ہے". مس نجمہ نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

بس تو اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار کر اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو"
جا جب کہ اس نے غم کی حالت میں دعا کر"۔۔
(القران)

اب مجھے تم اپنی پریشانی بتاؤ ۔۔۔۔کیا بات ہے جو تمہیں پریشان کیے ہوئی ہے؟

ان کی بات سنتے ہی آرزو کی آنکھوں میں آنسو
آ گئے۔۔۔اور وہ رونے لگی۔۔۔۔

جنہیں جب کبھی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ "تعالی کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔۔ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔۔"

(سورہ بقرہ 156-157)

میم۔۔۔بابا کی طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے وہ گھر کے والے واحد خود کفیل ہے۔۔ایسے میں میری پڑھائی کا کنٹینور رکھنا بہت مشکل ہو جائے گا۔۔۔اور بس کچھ مہینے ہی رہ گئے ہیں ڈگری کمپلیٹ ہونے میں۔۔۔ایسے میں پڑھائی چھوڑ دینا۔۔دو سال کی محنت کے ضائع ہونے کے برابر ہے۔۔۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔میں کیا کروں اور منہ نیچے کر کے ہلکی آواز سے رونے لگی۔۔۔

آرزو دیکھو بیٹا رو مت۔۔۔ہمت رکھو۔۔۔رونے سے مسائل حل نہیں ہوتے۔۔اگر تم کہتی ہو تو میں کالج کی ڈین سے تمہارے فیس معافی یا کسی اور طرح کی مدد کی بات کروں۔۔۔مس نجمہ نے اس کے ہاتھ پہ پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں میم۔۔۔میں اپنے بل بوتے پر کچھ کرنا چاہتی ہوں۔۔آرزو نے فورا نفی میں جواب دیا۔۔۔

مجھے پتہ تھا تم یہی کہو گی۔۔۔ تم ایک خوددار لڑکی ہو، چلو میں کالج ڈین سے بات کر کے تمہیں کالج میں "ایزاے لائبریرین" اپوائنٹ کروا دیتی ہوں پھر جب تمہارے ایگزائمز ہو جائے۔۔۔ تو کسی اچھی جگہ جاب کر لینا یا کسی سکول میں ٹیچنگ کر لینا۔۔۔

یس میم۔۔۔ تھینک یو میم، تھینک یو سو مچ۔۔۔ آپ نے میری پرابلم سالو کر دی۔ آرزو کے چہرے پہ ایک دم چمک نمودار ہوئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

آرزو بیٹا۔۔۔ میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔ آزمائش اللہ کی طرف سے آتی ہیں اور اللہ کی طرف سے ہی اس کا حل بھی دیا جاتا ہے۔۔۔ بس "نماز پڑھا کرو اور صبر کرو بے شک اللہ تعالی صبر والوں کے ساتھ ہوتا ہے"۔

آزمائشیں تو پیغمبروں پر بھی نازل ہوتی رہی تھیں۔ تمہیں پتہ ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ کچھ عرصہ کے لیے وحی آنا بند ہو گئی تھی۔۔۔تو کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تنگ کیا تھا اور نعوذ باللہ بہت غلط قسم کی بات استعمال کی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام اللیل بھی نہ کر سکے تقریبا وحی نہ آنے کا سلسلہ چھ ماہ تک جاری تھا۔۔

ایسے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت پریشان رہتے تھے۔۔تو اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہ سورہ الضحی نازل فرمائی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی کہ "غم نہ کر تیرا رب تجھے بھولنے والا نہیں ہے" اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو گئے اور یہ یقین کر لیا کہ ان کا رب واقعی انہیں چھوڑنے والا نہیں ہے۔اور سورت الضحی کو "اینٹی ڈپریشن" بھی کہا جاتا ہے۔۔۔کہ جب ہم کسی پریشانی میں ہو یا کسی مصیبت میں غم میں ہو تو ہم اس کو پڑھتے رہا کریں۔۔۔

بے شک ہمارا رب ہمیں عنقریب اتنا نوازے گا کہ ہم راضی ہو جائیں گے"۔

کیا تم یہ گمان کیے بیٹھے ہو کہ جنت میں چلے "
جاؤ گے حالانکہ اب تک تم پر وہ حالات نہیں آئے جو تم سے اگلے لوگوں پر
آئے تھے انہیں بیماریاں اور مصیبتیں پہنچی اور وہ یہاں تک جھنجھوڑے
گئے کہ رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کہنے لگے کہ اللہ کی مدد
"کب آئے گی سن رکھو کہ اللہ کی مدد قریب ہی ہے
(سورہ بقرہ 214)

بس یہی نہیں حضرت یوسف علیہ السلام جنہیں وحی کے ذریعے نبی ہونے کی بشارت دی گئی تھی ان کے ساتھ ان کے بھائیوں نے کیسا سلوک کیا۔

وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں پھینک آئے تھے اور پھر کچھ راہ کے مسافروں نے انہیں کنویں سے نکال کر مصر کے بازاروں میں غلاموں کی طرح فروخت کیا۔ سات سال انہوں نے مصر کے زندان خانے میں بے گناہ جیل کاٹی۔ لیکن اپنے رب کا دامن نہ چھوڑا اور آخر اللہ تعالی نے ان کی مراد سن لی اور انہیں انکے والد سے ملوایا اور مصر کا حکمران بنایا۔۔

صفا مروہ ایک عظیم عورت کے صبر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔۔۔ جس نے تپتے صحرا میں اپنے اللہ کو مدد کو پکارا۔۔ لیکن امید کا دامن نہ چھوڑا۔

اور اللہ نے ان کی پکار سنی اور ان کے لیے زم زم کو بہا دیا۔۔

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ جب کسی کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرنا چاہتا ہے۔۔تو اسے بیماری کی تکالیف اور دیگر مصیبتوں میں مبتلا
کر دیتا ہے"۔
(صحیح بخاری)
(5646)

قرآن میں جگہ جگہ اللہ نے صبر کرنے والوں کے لیے بشارت دی ہے۔
گو کہ یہ بہت کھٹن کام ہے۔۔لیکن اس سے ہی مومن اور کافر کی پہچان کی جاسکتی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آرزو اداس بیٹھی ہوئی تھی۔۔ کہ ذہن کے پردوں پر مہربان اور شفیق استاد کی باتیں اور نصیحتیں یاد آئی اور ساتھ ساتھ سورۃ الضحی کی تلاوت بھی کر رہی تھی۔۔۔

قسم ہے چاشت کے وقت کی"

قسم ہے رات کی جب چھا جائے

تھا تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا

اور نہ وہ بیزار ہو گی

یقیناتیرے لیے انجام اغاز سے بہتر ہو گا

تجھے تیرا رب بہت جلد انعام دے گا اور تو راضی ہو جائے گا

کیا اس نے تجھے یتیم پا کر جگہ نہیں دی

دے رہا ہے بھولا پا کر ہدایت نہیں دی

اور تجھے نادار پا کر تونگر نہیں بنا دیا

بس یتیم پر تو بھی سختی نہ کیا کر اور نہ سوال

Zubi Novels Zone

کرنے والے کو ڈانٹ ڈپٹ اور اپنے رب کی

" نعمتوں کو بیان کرتا رہے

وہ تلاوت میں مصروف تھی۔۔۔اور ساتھ اپنے والدین کو یاد کر کے رو رہی تھی۔۔۔ جبھی علی اور اس کے دوست گھر کے اندر آئے۔رات کے 12 بجے کا وقت تھا اس کے دوست اس کو کندھوں سے گھسیٹ کر اندر لا رہے تھے۔ علی اپنے ہوش و اس میں بالکل نہ تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ان لڑکوں نے اسے صوفے پر بٹھایا عین اس وقت ان کی نظر سیڑھیوں پر بیٹھی ہوئی آرزو پر پڑی۔۔۔تو ان سب کے چہروں پر کمینگی مسکان آئی ۔۔۔۔

انہوں نے علی کو وہیں چھوڑا اور آرزو کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔

وہ جو اپنے آپ میں مگن بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔اچانک اپنے پیچھے گڑبڑاہٹ محسوس ہوئی تو پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔جہاں پر تین لڑکے کھڑے ہوس پرست نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔ان کی آنکھوں کا مفہوم سمجھتے اس کے دل میں خوف اتر آیا اور اس نے اندر کو دوڑ لگانا چاہی۔ ۔۔۔لیکن یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ وہ سنبھل نہ سکی اور نیچے گر گئی۔۔۔

ان تینوں نے اس کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔تو وہ ڈر کے مارے پیچھے ہوئی۔۔ لیکن جلد ہی انہوں نے اس کے ہاتھ پر گرفت سخت کی اور اسے لے کر چلنے لگے اور گاڑی میں لا کر پھینکا۔۔

آرزو چیخنا چلانا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن ایک نے اس کے منہ پر سختی سے رومال باندھ دیا۔اس نے بہت کوشش کی کہ وہاں سے بھاگ جائے لیکن ناممکن۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

علی مکمل طور پہ بے ہوش ہو گیا تھا۔عین اس وقت زین اندر آیا اور اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ آرزو کو کھینچ کے گاڑی میں بٹھا رہے تھے۔۔

وہ بھاگ کر اس گاڑی کی طرف گیا۔۔۔ لیکن وہ گاڑی آگے چلی گئی تھی۔۔۔ پھر وہ اندر کو بھاگا۔۔۔جہاں علی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔۔۔وہ

اس کو وہیں چھوڑ کر اپنی گاڑی کی طرف آیا اور اس میں بیٹھ گیا۔۔اس نے ان کی گاڑی کا پیچھا کیا۔۔

زین جب سے اپنی چچی کے گھر سے آیا تھا۔۔اس کے ذہن میں بس آرزو ہی سوار تھی۔اس نے شبو سے آرزو کے متعلق سب کچھ معلوم کروالیا تھا ۔۔اسے اپنی چچی جان پر بہت افسوس ہوا کہ کیسے وہ کسی مظلوم پر ظلم کر رہی تھی۔۔۔وہ کیسے اتنی ظالم ہو سکتی ہے۔۔۔کہ ایک پڑھی لکھی لڑکی کے ساتھ ایسے غلاموں کی طرح سلوک کریں،وہ بس اسی کے بارے میں ہی سوچ سوچ کر اداس ہو رہا تھا۔۔۔اور جب سونے کے لیے لیٹا تو اس کا اداس چہرہ اس کی نظروں کے سامنے بار بار آرہا تھا۔۔وہ اپنی بے چینی دور کرنے کے لیے رات کے پہر اس سے ملنے گیا۔۔۔اور سوچا وہاں جا کر یہ بتائے گا کہ علی سے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔۔۔لیکن آگے کا منظر دیکھ کے اس کا دل دھک گیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گاڑی تیز سپیڈ کے ساتھ آگے بڑھاتا جا رہا تھا اور یہ سوچ اس کے لیے سوہان روح تھی۔۔۔۔کہ اگر وہ وہاں نہ جاتا تو نہ جانے کیا ہوتا۔۔۔۔۔

وہ آرزو کو لے کر ایک پرانے گھر میں آئے تھے اور لا کر اسے بستر پہ پٹخا۔۔۔وہ رونے لگی اور ان کی منت سماجت کرنے لگی۔۔۔

ایک لڑکی کے لیے سب سے ضروری اس کی عزت ہوتی ہے۔اگر وہ بھی گنوا دی جائے تو بس ایک خاک کا ڈھیر رہ جاتی ہے۔۔۔ساری زندگی وہ بس ایک زندہ لاش کی طرح گزارتی ہے۔۔۔

پلیز پلیز۔۔۔مجھے چھوڑ دو۔۔۔ تمہیں خدا کا واسطہ۔۔۔۔مجھے جانے دو۔۔۔تمہارے گھر میں بھی تو تمہاری ماں بہن ہو گی۔۔۔سوچو !۔۔۔اگر کوئی ان کے ساتھ کچھ برا کرے۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔ابھی وہ مزید کچھ کہتی کہ ایک لڑکے نے آگے بڑھ کر اس کے چہرے پہ تھپڑ مارا۔۔۔۔منہ بند کر اپنا اور ہمیں ہمارا کام کرنے دیں ۔۔۔جلدی سے ڈوز ریڈی کرو،،اس نے اپنے ایک دوست سے کہا۔۔۔

اور زنا کے قریب بھی مت جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور برا راستہ "
ہے"۔۔
(سورہ الاسرار)

اس وقت ان تینوں کے سروں پر شیطان سوار تھا کسی کی بے بسی سے بھلا انہیں کیا فرق پڑتا تھا۔

انسان ایسا ہی خود غرض ہوتا ہے جو دوسروں کے ساتھ برا کرنے سے پہلے ذرا بھی نہیں سوچتا کہ۔۔یہ دنیا مکافات عمل ہے آج تمہارا کیا گیا کل کو تمہاری ماں بہن بھگتے گی۔۔ لیکن ذرا سوچیے تو پھر ہی نا۔۔۔

میں تم لوگوں کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔مجھے جانے دو۔۔۔آرزو نے روتے ہوئے ان سے کہا۔

نہیں !۔۔۔ہم تمہیں نہیں جانے دیں گے۔۔۔پہلے ہمارا مقصد پورا ہو جائے۔۔پھر جہاں جانا
ہے چلی جانا۔۔۔

میں تم لوگوں کی منت کرتی ہوں۔۔۔کہ تم لوگ مجھے دو رکعت نفل ادا کرنے دو۔۔۔تاکہ میں اپنے رب کو بتا سکوں کہ میں نے اس کی آزمائش میں پورا اترنے کی ہر ممکن کوشش کی۔۔لیکن پھر بھی اگر میری قسمت میں یہ ذلت لکھی ہے۔۔۔تو پھر میں اس کے ہر فیصلے پر راضی ہوں۔

وہی ہمارا نگہبان ہے اور ہمارا خدا ہے اور وہی "

میری حفاظت کریں گا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی "۔

چل بچی، کی یہ بات پوری کر لیتے ہیں۔۔۔اور پھر یہ ہماری ساری باتیں مانے گی۔۔۔یہ کہتے ہی وہ تینوں شیطانی خباثت سے ہنسنے لگے۔۔

اس نے جلدی جلدی وضو کیا اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگی۔ نماز پڑھ کے اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور اپنی عزت کی حفاظت کے لیے دعا مانگی۔

غم نہ کر اور تیرا رب تجھے بھولنے والا نہیں ہے (سورہ الضحی ")"

زین ان کی گاڑی کا پیچھا کر رہا تھا کہ اسے رستے میں وہ گاڑی نظر آئی تو وہ تیزی سے وہاں اندر
کو گیا۔۔

یہ ایک بوسیدہ اور پرانا سا گھر تھا جہاں وہ آرزو کو لے کے آئے تھے۔ وہ بھاگ کر اندر کی جانب گیا اور اوپر کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔ جیسے ہی وہاں پہنچا تو ایک لمحے کو اسے محسوس ہوا کہ اس نے سانس لینا چھوڑ دیا ہو۔۔۔

لیکن آرزو کے چیخنے پر وہ واپس ہوش میں آیا۔۔

اور فوراً ایک لڑکے کی جانب لپکا۔وہ جو آرزو کا ہاتھ مضبوطی سے اپنی گرفت میں لیے ہوئے تھا۔

اس نے آرزو کو اس کی گرفت سے آزاد کروایا اور نیچے گرے ہوئے دوپٹے سے اس کو ڈھانپا۔۔آرزو نے دوپٹے پر اپنی گرفت سخت کی اور ایک سائیڈ پر ہوگئی۔

وہ پے در پے ان پر مکوں کی برسات کیے ہوئے تھا۔۔اس کا بس چلتا تو وہ ان کو ادھر ہی مار دیتا۔

ابے کون ہے تو-----؟اور کیوں ہمیں ڈسٹرب کر رہا ہے۔۔۔تو نے بھی مزہ لینا ہے تو رک جا تھوڑی دیر۔۔۔پہلے ہمیں ہمارا شوق پورا کرنے دے۔۔۔۔پھر بعد میں تو آ جائیں۔۔۔

ان میں سے ایک خباثت سے بولا۔۔۔

اور اس کی بات سنتے ہی زین نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی۔۔۔اور غصے سے ماتھے کی رگیں تن گئیں۔۔۔

تم لوگوں کو شرم نہیں آتی۔۔۔کسی کے گھر گھس کر ان کے گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالتے ہوئے۔۔۔کیا تمہارے اپنے گھر میں ماں بہنیں نہیں ہیں۔۔۔تم امیر زادے ہر چیز کو اپنی ملکیت

سمجھ بیٹھے ہو۔۔۔اس لیے تم لوگوں میں انسانیت نام کی کوئی چیز نہیں۔۔وہ بولا نہیں۔۔۔۔بلکہ دھاڑا تھا۔

اس نے آرزو کا ہاتھ پکڑا اور گاڑی میں لا کر اسے بٹھایا۔۔پیچھے وہ تینوں اپنی بکھری ہوئی حالت لیے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

سارے راستے آرزو رو رہی تھی۔۔۔اور زین اسے روتے دیکھ کر خود بھی تکلیف محسوس کر رہا تھا۔۔۔اس کے پاس الفاظ نہ تھے۔۔۔

اگر آج یہ نہ آتے۔۔۔تو میرا کیا ہوتا میرے والدین کیسے زندہ رہتے۔۔۔وہ تو جیتے جی ہی مر جاتے۔۔۔۔"بے شک اللہ اپنے بندوں کو ان کی طاقت کے مطابق ازمائش میں ڈالتا ہے"۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یااللہ تو بہت مہربان ہے... تونے آج اپنی اس گنہگار بندی کو بچالیا"

"...وہ دل میں سوچ جارہی تھی۔۔۔رونے سے اس کی اواز سسکیوں میں بدل گئی۔۔۔

ا۔اپ۔ک۔کا۔بہ۔۔بہت۔شک۔شکریہ اس نے ٹوٹے پھوٹے لفظوں کے ساتھ بمشکل کہا۔۔۔

دیکھیے آپ سنبھالیں خود کو۔۔۔اور اپنے اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس میں مجھے آپ کے پاس وقت پر بھیج دیا اور خود کو سنبھالے۔۔حوصلہ کریں بھول جائیں۔۔۔سب ڈروانا خواب سمجھ کر۔۔زین نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

کیالوگوں نے یہ گمان کرر کھاہے کہ ان کے صرف اس دعوے پہ کہ "
ہم ایمان لے آئے ہم انہیں بغیر آزمائے ہی چھوڑدیں گے؟۔
ان سے اگلوں کو بھی ہم نے خوب جانچا یقیناً اللہ تعالی انہیں بھی جان لے گا
جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کرلے گا جو جھوٹے ہیں۔
کیا جو لوگ برائیاں کر رہے ہیں انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہمارے
قابو سے باہر ہو جائیں گے یہ لوگ کیسی بری تجویزیں کر رہے ہیں۔ جسے
اس اللہ کی ملاقات کی امید ہو بس اللہ کا ٹھہرایا ہوا وقت یقیناً آنے والا ہے وہ
"سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔۔
(سورہ العنکبوت)

وہ اسے لے کر علی کے گھر آیا۔گھر آتے ہی اس میں علی کو جھنجھوڑا اور ایک تھپڑ اس کے چہرے پر مارا۔ تھپڑ کھاتے ہی علی کے حواس بحال ہوئے اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔ غور کیا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ گھر پر ہے اور وہیں کسی کونے میں آرزو کھڑی رو رہی تھی۔

چچی جان، چچی جان۔۔۔ کہاں ہو آپ۔۔وہ شیر کی طرح غرایا۔۔

اتنے میں اوپر سے ناہید بیگم اور شیزہ شور کی آواز سن کر نیچے آئے۔اور حیرانی سے نیچے کھڑی آرزو، زین اور علی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

کیا ہوا ہے زین۔۔۔ کیوں شور مچا کر رکھا ہوا ہے رات کے اس وقت ۔۔۔ناہید بیگم غصے سے بولی۔۔

چچی جان !۔۔۔آپ کو کچھ ہوش بھی ہے یا نہیں۔۔۔کہ آپ کا بیٹا کیا کرتا پھر رہا ہے۔۔۔یہ کن اوارہ امیر زادوں کو گھر لے کر آیا تھا، جو آپ کے گھر میں موجود ایک عورت کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔اگر میں وقت پر نہ پہنچتا۔۔تو نہ جانے کیا ہوتا۔۔۔

اور علی ۔۔۔اب اس کا رخ علی کی طرف ہوا۔۔۔تم تو بہت سمجھدار ہو۔۔۔تمہیں ذرا بھی اپنے گھر میں موجود ماں بہن کا خیال نہ آیا۔۔ کہ اگر وہ خدانخواستہ شیزا کے ساتھ کچھ غلط کر دیتے تو۔۔۔

بسس۔۔۔ابھی وہ مزید کچھ کہتا کہ ناہید بیگم نے اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا۔۔۔

بہت ہو گیا۔۔۔اب ایک لفظ اور نہیں۔۔ ناہید بیگم غصے سے بولی۔۔۔

کب سے تم بکواس کیے جا رہے ہو۔۔۔اور کچھ نہیں ہوتا، اگر وہ اسے لے کر چلے گئے تھے۔ان کا اشارہ آرزو کی طرف تھا۔ان غریب لوگوں کی ویسے بھی کوئی عزت نہیں ہوتی ہے۔اس کی ماں مجھ سے قرض لے کے واپس دینا بھول گئی تھی۔۔۔کیا پتہ یہ خود ان کے ساتھ گئی ہو۔۔۔پیسوں کی خاطر، او۔۔۔۔۔۔۔۔

چچی جان!۔۔۔۔بس کر دیں۔۔۔اگر یہ آپ کے گھر کی ملازمہ ہے۔۔۔تو اس کا یہ مطلب نہیں۔۔۔کہ آپ اس پر الزام لگائیں وہ بھی انتہائی

گھٹیا۔۔اس کی اپنی بھی کوئی عزت ہو گی۔جو آج آپ نے سب کے سامنے دو کوڑی کی کر دی۔۔۔۔وہ انتہائی عضریلے لہجے میں بولا۔۔اس کی آنکھیں غصے سے خون چھلکانے والی ہو گئی تھی۔بہت ضبط سے اس نے خود کو روک رکھا تھا ۔۔۔

اپنی اتنی بے عزتی سننے کے بعد آرزو روتے ہوئے اندر کمرے کو دوڑی۔ اب اس کا وہاں کا کھڑا ہونا بھی محال ہو گیا تھا۔وہ روتے ہوئے کمرے میں آئی اور دروازہ بند کر کے اس کے ساتھ لگ کر رونے لگ گئی۔

یا اللہ مجھے میری ازمائش میں ثابت قدم "

رکھ"۔۔۔بس وہ اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔

شیزا نے آگے ہو کر آرزو کے پاس جانا چاہا۔۔۔لیکن ناہید بیگم نے اسے سخت آنکھوں سے گھورا اور وہ وہیں رک گئی اور افسوس سے اپنی ماں کو دیکھنے لگی۔۔۔

بہت افسوس ہوا ، چچی جان!۔۔۔آپ کی سوچ کو دیکھ کر۔۔۔۔میں بس اتنا کہوں گا کہ کسی معصوم پر اتنا بھی ظلم نہ کرے۔۔۔کہ اس کی آہ سے عرش بھی کانپ اٹھے۔۔

اور علی۔۔۔۔اب وہ علی سے مخاطب ہوا۔آئندہ سے خیال رکھنا کہ اگر آج تم کسی کی ماں بہن کو عزت نہ دے سکو تو کل کو سوچ لینا کہ تمہارے گھر میں بھی ایک بہن ہے۔۔۔۔اور یہ کہہ کے وہ وہاں رکا نہیں اور باہر کو چلا گیا۔۔

Zubi Novels Zone

ناہید بیگم غصے سے پیر پٹختی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔ شیزا بھی افسوس سے اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔۔

پیچھے علی کو پچھتاؤے نے آگھیرا۔۔۔۔۔

کیا ضرورت تھی کہ ان آوارہ دوستوں کے پاس جا کر شراب پینے کی۔۔۔ اور پھر مکمل طور پر اپنے ہوش میں نہ رہنا۔۔۔۔ اگر وہ شیزہ کے ساتھ کچھ غلط نہیں۔۔۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ورنہ میں بابا کو کیا منہ دکھاتا۔۔۔۔

یااللہ مجھے معاف فرمااور میں آرزو سے بھی معافی مانگوں گا۔۔ماں نے بھی اس بیچاری کو بہت ذلیل کیا ہے۔یہ باتیں خود سے سوچتے ہوئے وہ شکست خور اپنے کمرے میں گیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے گھر پہنچا اور سیدھے اپنے کمرے میں گیا۔۔۔۔۔اور صوفے پہ بیٹھ کے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرا دیا اور تھوڑی دیر پہلے ہونے والے واقعے کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔

کہ اگر تھوڑی سی بھی دیر ہو جاتی۔۔۔تو نہ جانے کیا ہوتا۔یہ باتیں سوچ کر ہی اس کا دماغ پھٹ رہا تھا۔اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ رکھی تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جب سے اس نے آرزو کو دیکھا تھا۔۔اسے ایسا لگا کہ جیسے اسے اس کی زندگی کی وجہ مل گئی ہو۔۔ جیسے تپتے صحرا میں پانی کا سمندر رہو۔۔۔۔

وہ اس کی معصوم آنکھوں کا اسیر ہو گیا تھا۔وہ اٹھا اور اپنے اللہ کا شکر ادا کرنے لگا کہ اس نے اس کی آرزو کی حفاظت کی اور وقت پر اسے وہاں بھیجا ۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیزا اور علیزہ گراؤنڈ میں بیٹھی ایک دوسرے سے باتیں کر رہی تھی۔اور اس بات سے بے خبر تھی کہ کوئی کب سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

شکر ہے یار ایگزائمز ختم ہو گئے۔۔۔اور یونیورسٹی کا "دی اینڈ 'ہو گیا...اور یار میں آج بہت خوش ہوں۔۔ کہ میری اب اس کھڑوس سر سے جان چھوٹ گئی۔۔۔۔ ویسے تو وہ بڑے ہینڈ سم دیکھتے ہیں۔۔۔ لیکن اگر زبان کے بھی تھوڑے میٹھے ہوتے۔۔۔۔ تو ضرور میرا ان پر کرش ہوتا، علیزے نے روہانسی ہو کر شزا سے کہا۔۔

بس کر دو علیزہ۔۔۔ بخش دو انہیں۔۔۔۔ تم بھی کچھ کم نہیں ہو۔۔۔۔ پہلے تم نے ان کے ساتھ بد تمیزی کی تھی۔۔۔انہیں اندھا کہا تھا۔۔

شیزا نے اس کی حرکتیں اسے یاد کروائی۔

ہاں تو اس میں میری کیا غلطی ہے ؟۔۔۔وہی دیکھ کر نہیں چل رہے تھے ۔۔۔۔میں تو آرام سے ہی آرہی تھی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہاں جی،ہاں جی۔۔۔۔مجھے پتہ ہے تم کتنی اچھی ہو۔۔ہر وقت موبائل میں گھسی رہتی ہو۔۔۔چلو میں چلتی ہوں بہت دیر ہو گئی ہے اور آج ماما کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ اوکے بائے اور شیز اعلیزہ سے مل کر چلی گئی۔

اووو۔۔ میرا موبائل تو کلاس میں ہی رہ گیا۔۔۔میں جا کے لے کے آتی ہوں۔۔۔۔اور لگتا ہے آج پھر ڈرائیور نہیں آیا۔۔۔۔یہ کہہ کے وہ کلاس روم میں جانے لگی۔

آہھھھ۔۔۔۔۔۔۔میں مر گئی۔۔۔۔۔کہی میں سیدھا اوپر،،، نہیں نہیں۔۔۔ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی۔۔وہ جو اپنے خیالوں

میں گم ہو کر کلاس روم میں جا رہی تھی۔۔۔اچانک سیڑھیوں سے پاؤں پھسلا اور نیچے گرنے لگی۔۔ لیکن کسی مضبوط ہاتھوں نے اسے کمر سے تھام لیا اور وہ سمجھی کہ وہ کہیں خلاؤں میں ہے۔خوف سے اس نے آنکھیں بند کی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

مس علیزہ۔۔۔آپ بچ گئی ہے۔۔۔ریحان جو کب سے ایک سائیڈ پہ کھڑا علیزہ کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔اسے کلاس کی طرف جاتے دیکھ کے اس کے پاس جانے لگا۔۔۔ لیکن جیسے ہی وہ گری۔۔اس نے فورا اسے تھام لیا تھا۔

اور شکر ہے میں بچ گئی۔۔۔۔ لیکن یہ مسٹر کھڑوس کی آواز۔۔۔۔۔ مجھے کیوں آرہی ہے۔۔

کیونکہ میں مسٹر کھڑوس ہی ہوں۔۔۔ آپ اپنی آنکھیں کھول سکتی ہیں۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی علیزہ نے فوراً اپنی آنکھیں کھولی اور خوف سے ریحان کو دیکھنے لگی۔۔۔

ریحان بھی کب سے اس کی حالت دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔ لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا۔

اور جلدی ہی اس کی گرفت سے باہر آئی۔ وہ شرمندہ سی سر جھکائے منہ نیچے کر کے کھڑی تھی۔اسے اپنی غلطی کا خیال آیا کہ اس نے ریحان کو مسٹر کھڑوس جو کہا۔۔۔

اور ریحان کب سے اسے ہی دیکھی جا رہا تھا۔۔

یہ میری لمبی زبان کنڑول میں کیوں نہیں رہتی۔۔آج میں پھر پھنس گئی۔۔۔علیزہ نے دل میں سوچا۔۔۔۔۔

مس علیزہ۔۔۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔جبکہ یونیورسٹی المو سٹ Part 2 خالی ہو چکی ہے۔۔۔ریحان نے اس سے پوچھ

مس علیزہ۔۔۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔جبکہ یونیورسٹی المو سٹ خالی ہو چکی ہے۔۔۔ریحان نے اس سے پوچھا۔

وہ سر اپنا موبائل لینے کلاس روم میں جا رہی تھی۔۔۔ڈرائیور کو کال کرنی تھی وہ ابھی تک نہیں آیا۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔اگر ایسا ہے تو تم میرے ساتھ چلو۔۔میں گھر ڈراپ کر دیتا ہوں۔ویسے بھی بہت دیر ہو گئی ہے اور یونیورسٹی تقریبا خالی ہو چکی ہے ایسے میں اپ کا یہاں رکنا مناسب نہیں ہے۔۔۔

و۔وہ میں چلی جاؤں گی۔۔۔ویسے بھی ہو سکتا ہے کہ ڈرائیور آ ہی جائے ۔۔۔۔۔علیزہ نے اپنی گھبراہٹ کو دباتے ہوئے کہا۔۔۔

مس علیزہ !۔۔میں آپ کو گھر ڈراپ کر دیتا ہوں اور آپ ڈرائیور کو کال کر کے منع کر دیں۔۔ لیکن اگر کوئی اور بات ہے تو۔۔۔۔

نہیں سر، ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔ علیزہ نے جھٹ سے جواب دیا۔۔۔

وہ ڈوران لاک کر کے گاڑی کے اندر بیٹھ گئی۔۔۔ سر نے میری باتیں تو نہیں سن لی۔۔۔۔اف خدایا اب کیا ہو گا۔۔۔علیزہ گاڑی میں بیٹھے کب سے یہی سوچی جارہی تھی۔

ویسے مجھے تو کبھی کبھی ایسا لگتا ہے کہ میں پروفیسر کے ساتھ ایک ڈرائیور بھی ہوں۔۔۔ہے نہ مس علیزہ۔۔۔ریحان کی بات نے گاڑی میں خاموشی کا تسلسل توڑا اور اس کی یہ بات سن کر علیزہ روہانسی ہو گئی تھی ۔۔۔

مس علیزہ کیا آپ میرے ساتھ لنچ پہ جانا چاہیں گی۔۔۔ریحان نے ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور علیزہ تو کنفیوز سی اس کی نظروں کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔جیسے کہ کچھ پڑھنا چاہ رہی ہو۔ لیکن پھر جلد ہی نظروں کا زاویہ بدل دیا۔

ویسے کوئی تھوڑی دیر پہلے مجھے مسٹر کھڑوس کہہ رہا تھا۔۔۔

اور یہاں علیزہ کی جان اٹک گئی۔۔۔ لگتا ہے
اب پھر سر کے ہاتھوں کلاس لگے گی۔۔۔

ایم سوری سر۔۔۔ وہ مجھے پتہ نہیں چلا بس منہ سے نکل گیا۔۔۔ علیزہ نے
منہ نیچے کر کے اٹک اٹک کر کہا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں، مس علیزہ اور ریحان نے گاڑی ریسٹورنٹ کے باہر
روکی۔۔۔

اور علیزہ تو بس سوالیہ نظروں سے ریحان کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔کہ لنچ کے لیے اس نے ابھی ہاں نہیں کہا تھا۔۔۔

مس علیزہ گھبرائیں نہیں۔۔۔۔میں آپ کو کچھ نہیں کہو گا۔۔۔اس کی حالت دیکھتے ہوئے ریحان نے جلدی سے کہا۔۔۔

نہیں سر ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔اور وہ گاڑی سے باہر آ گئی۔وہ دونوں ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ریحان نے لنچ کا آرڈر دیا اور علیزہ کنفیوز سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔

ایک بات بتائیں مس علیزہ۔۔۔لنچ کرنے کے بعد ریحان نے اس کی گھبراہٹ کو کم کرنے کے لیے لہجہ نرم رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی سر۔۔۔پوچھیں،علیزہ نے کہا۔۔۔

ویسے تو مجھے یہ پوچھنا نہیں چاہیے۔۔۔۔ لیکن پھر بھی پوچھنا چاہتا ہوں۔۔ کیا آپ کسی کے ساتھ ریلیشن شپ میں۔۔۔آئی مین ریو کمیٹڈ۔۔۔

نہیں سر ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔ سر نے سوال کیوں پوچھا۔۔۔وہ بس دل میں ہی
سوچ سکی۔

مس علیزہ۔۔۔۔میں سیدھی طرح بات کروں گا آپ سے۔۔۔۔میں اپنی فیملی کو آپ کے گھر بھیجنا چاہتا ہوں۔۔۔ آپ مجھے بہت پسند ہے۔کیا آپ لائف ٹائم میری سٹوڈنٹ بننا پسند کریں گے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کی بات سنتے ہی علیزہ کا چہرہ بلش کرنے لگا ایک دم لال گلاب جیسا ۔۔۔۔۔اس نے ایک نظر ریحان کی نظروں میں دیکھا۔۔۔دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئی اور اس نے نظریں جھکا دی۔۔

مس علیزہ۔۔۔آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

اسے مستقل نظریں نیچے جھکائے ہوئے دیکھ کے ریحان نے اس سے پوچھا۔۔

وہ۔وہ۔وہ اپ اپنے پیرنٹس کو بھیج دیجئے گا اور وہاں سے اٹھ کے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔

خونخوار شیرنی سے بھیگی بلی بن گئی۔۔۔پیچھے ریحان اپنی سوچ پر ہنسا اور پھر وہ بھی جا کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ریحان نے اس کے گھر کے باہر گاڑی روکی۔۔۔ وہ تیزی سے گاڑی سے نکلی۔۔۔اور گھر کے اندر چلی گئی۔

اس کی فراری دیکھ کر ریحان کے لبوں پر مسکراہٹ سمٹی اور وہ مسکرایا۔۔

گھر آتے ہی وہ سیدھا اپنے روم میں گئی۔۔۔
اور ڈور کو لاک کر کے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

اس کا دل 440 کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا۔۔

وہ ہلکی اور گہرے سانس لینے لگی۔۔۔اور کچھ دیر پہلے ریحان کی کہی باتیں اس کے ذہن میں ہونے لگی۔۔۔اور وہ اپنی بے خودی پر خود ہی شرمانے لگی۔۔۔۔

وہ بھی ریحان کو پسند کرتی تھی۔۔ لیکن اس کے سخت رویے نے اس سے آگے نہ بڑھنے دیا۔

اس نے اپنی دوست شیزہ کو فون کیا۔۔۔اور شیزہ تو یہ بات سنتے ہی خوشی سے اچھلنے لگی۔۔

اس نے ریحان کی آنکھوں میں علیزہ کے لیے پسندی بہت پہلے ہی دیکھی تھی۔۔۔وہ ان دونوں کے لیے بے حد خوش تھی۔۔۔

کیا اچھل اچھل کر۔۔۔اور چیخ کر بات کر رہی ہوں فون پر۔۔۔۔آرام سے بات نہیں ہو سکتی تم سے۔۔۔۔ میرے کانوں میں تو درد شروع ہو گیا ہے۔۔۔۔شیزی جو اس سے ملنے بلکہ یوں کہا جائے اسے تنگ کرنے وہاں آیا تھا۔۔۔۔اسے اچھلتے ہوئے دیکھ کر اس کے پاس آیا۔۔۔

علیزہ میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔اور ساتھ ہی وہ شیزی کو بھی گھور رہی تھی۔۔

تم سے مطلب میں۔۔۔جو مرضی کروں میری مرضی۔۔۔۔ناچو، گاؤ، بیٹھو، کھڑی ہو، گھومو، پھرو، ادھر جاؤں، وہاں جاؤں،۔۔۔میری مرضی تم سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔شیزا نے اسے چبا کر کہا۔۔۔۔

میرے تو سارے مطلب تم سے ہی ہے۔۔۔۔ سارے راستے تم پر ہی آکر ختم ہوتے ہیں۔۔۔۔ اگر تم میری زندگی میں آگئی۔۔۔ تو مجھے لگے گا ۔۔ کہ میری زندگی میں بہار آگئی ہے۔۔۔ شیزی اپنا ٹھرک پن جھاڑتے ہوئے بولا۔۔۔

اپنی فضول کی بکواس بند کرو۔۔۔اور بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہاری زندگی۔۔۔۔لوفر کہیں گے۔۔۔۔

بھاڑ میں، تو میں تمہارے ساتھ جانا پسند کروں گا۔۔۔۔۔اور میں تمہارے ساتھ دوزخ میں بھی جاؤں گا اور اگر کوئی اور جگہ ہے

۔۔۔تو بتا دوں وہاں بھی جاؤں گا تمہارے ساتھ۔۔۔۔شیزی اور اس کا ٹھرک پن۔۔

مرو تم یہاں۔۔۔۔میں خود ہی چلی جاتی ہوں۔۔۔اس کی بات سنتے ہی شیزا غصے سے پیر پٹختی اندر جانے لگی۔۔

ویسے اگر میں مر گیا۔۔۔تو کیا تم میرے مرنے پہ اداس ہو گی آنسو بہاؤ گی۔۔۔شیزی ایک دم سے سنجیدہ ہو گیا

جی نہیں میں تو بہت خوش ہوں گی۔۔۔۔کہ میری تم سے جان چھوٹ گئی۔۔وہ جو اندر کو جا رہی تھی شیزی کی بات سنتے فوراً مڑی۔۔۔

دیکھ لو۔۔۔یہ نہ ہو کہ میرے مرنے پہ تمہاری آنکھوں سے بہتا دریا بند ہی نہ ہو۔۔شیزی کی سنجیدگی ایک دم سے اڑن شو ہوئی۔۔۔

اس کی باتیں سنتے شیز اندر چلی گئی۔۔۔یہ سوچتے کہ شیزی سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

____

آرزو صبح سے گھر کے کاموں میں مصروف تھی۔اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی ناہید بیگم کو اس پر ترس نہیں آیا۔۔بلکہ مزید اس پر کام کا بوجھ ڈال دیا۔۔اس کے ہاتھ پاؤں بمشکل کام کر رہے تھے۔۔۔کہ یکدم اس کا سر بھاری ہوا اور وہ چکرا کر نیچے گر گئی۔۔۔

علی جو اس کے پاس معافی مانگنے آرہا تھا۔اس کو نیچے بے ہوش گرا ہوا دیکھ کے فورا اس کی جانب گیا۔۔۔

شبو، شبو، ماما، کہاں ہے آپ سب لوگ۔۔۔اس کی بات سن کر ناہید بیگم اور شبو بھاگ کر آئے اور آرزو کو بے ہوش حالت میں دیکھا۔

کیا ہو گیا ہے، علی!۔۔۔کیوں شور مچایا ہوا ہے۔ناہید بیگم نے پہلے علی کو اور پھر بعد میں آرزو کو دیکھے، بیزاری سے کہا۔۔

موم ذرا دیکھیں۔۔۔اسے یہ یہاں بے ہوش ہو گئی۔۔۔اور اس کا جسم بخار میں تپ رہا ہے۔۔

بیٹا!۔۔۔۔تم کیوں اس کی اتنی فکر کر رہے ہو۔۔۔۔اگر ایک ادھ غریب مر بھی جائے گا۔۔۔۔تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔روزنہ جانے کتنے غریب مرتے ہیں۔۔۔ناہید بیگم کو اپنی بیٹے کا اس کی سائیڈ لینا ذرا بھی پسند نہ آیا۔۔

شبو!۔۔۔اس کو اٹھا کر کمرے میں لے کر جاؤ۔۔۔اور میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں۔۔۔

اور شبو آرزو کو لے کر کمرے میں چلی گئی اور علی نے افسوس سے اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔

موم کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔آپ اتنی پتھر دل تو نہ تھی۔۔۔آپ اتنی سخت بات کیسے کر سکتی ہے۔۔۔علی نے اپنی ماں کے رویے افسوس کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

علی میں نے خود کو بہت مشکل سے سنبھالا ہے تمہارے لیے اور شیزا کے لیے۔۔۔خود کو مضبوط بنایا ہے۔۔۔خود پر سختی کا خول چڑھا کر زندہ ہوں۔۔۔ورنہ تو تمہارے بابا اور اس کے جانے کے بعد میں مر جاتی۔۔۔۔۔

علی آگے بڑھا اور اپنی ماں کو خود سے لگایا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور علی نے بھی ان کو رونے دیا۔۔۔کہ "چشمے ہمیشہ پتھروں سے ہی نکلتے ہیں"۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شائستہ بیگم کب سے جانے نماز پر بیٹھی ہوئی اپنی بیٹی اور شوہر کے لیے دعائیں کر رہی تھی۔۔۔۔

یا اللہ!۔۔تو ہمیشہ اپنے خاص بندوں کو آزمائش سے نوازتا ہے ۔۔۔بس " ہمیں ہمت دیں، کہ ہم تیری آزمائش پر پورا اتر سکیں۔۔۔یا اللہ میری بیٹی کی حفاظت فرما۔۔۔اس پر اپنا کرم بنائے رکھنا۔۔۔

ڈاکٹر نے آرزو کا چیک اپ کیا۔۔۔اور میڈیسن لکھ کر چلا گیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد علی اس کے کمرے میں آیا۔۔تو وہ ذرا سنبھل کر بیٹھ گئی ۔۔۔

میں بہت شرمندہ ہوں اب تک جو کچھ بھی آپ کے ساتھ ہوا ہے۔۔۔ خاص طور پر اس رات۔۔۔اور اس رات کا سوچتے ہی آرزو کی آنکھوں میں نمی آگئی اور وہ رونے لگی۔۔۔

میں آپ سے یہاں معافی مانگنے آیا ہوں۔۔۔میں مانتا ہوں کہ موم نے بھی آپ کے ساتھ بہت غلط کیا۔۔۔لیکن میری ماں ہمیشہ سے ایسی نہیں تھی۔۔۔بس ان کی زندگی میں ایک حادثے نے میں ان کو بدل کر رکھ دیا ہے۔۔۔

خیر آپ اپنا بہت خیال رکھیے گا۔۔اور آپ کو میری کسی بھی طرح کی ضرورت ہو تو مجھے بتایئے گا۔۔میں آپ کی مدد کروں گا۔۔اور موم سے بھی ریکویسٹ کروں گا۔۔کہ وہ زیادہ سختی نہ رکھیں۔۔۔یہ کہہ کے وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

آرزو کی آنکھوں میں پھر نمی آگئی۔۔ناہید بیگم کی ہتک امیز رویے کے بارے میں سوچ کر۔۔۔لیکن پھر خود کو یہ کہہ کر تسلی دے دی۔۔۔ناہید بیگم کا کوئی قصور نہیں۔۔۔بس ان کی ذہنی حالت ہی ایسی ہے۔

بس تو اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار کر اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو"
جا جب کہ اس نے غم کی حالت میں دعا کر"۔۔
(القران)

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ریحان کے والدین علیزہ کے گھر ریحان کا رشتہ لے کر گئے۔۔۔۔
خوشگوار ماحول میں بات چیت کی گئی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد۔۔۔روبینہ بیگم (علیزہ کی ماں)علیزا کو لے کر نیچے آئی۔۔۔

خالدہ بیگم (ریحان کی والدہ) کو علیزہ بہت پسند آئی ہے۔۔۔اور روبینہ
بیگم کو بھی ریحان اپنی بیٹی کے لیے بہت اچھا انتخاب لگا۔۔۔۔

ریحان کی نظر علیزہ سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔اور بیچاری علیزہ کی نظریں جھکی ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کو ایسا شرماتا ہوا دیکھ کر ریحان کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی ۔۔۔خالدہ نے علیزہ کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنائی۔۔۔

اس کے بعد خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔۔۔ریحان کی نظر گاہے بگاہے علیزہ کی جانب اٹھ رہی تھی۔۔۔خود پر ریحان کی نظر بار بار محسوس کرتی۔۔۔وہ بہت کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔

ریحان اسے بار بار اشاروں میں اکیلے میں ملنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔ لیکن علیزہ نے "نولفٹ" کا سائن بورڈ دکھا دیا ۔۔۔ علیزہ کی آنکھوں میں شرارت تھی۔۔۔ جبکہ ریحان کی انکھوں میں التجا۔۔۔

وہ بھاگ کر اپنی روم میں آئی۔۔۔ اور شیزا کو کال کی اور ساری بات بتائی۔۔۔

شیزا کو تو ایک بہانہ مل گیا اس کو چھیڑنے کا۔۔ اب وہ بار بار علیزہ کو ریحان کے نام سے چھیڑ رہی تھی۔۔۔ اور علیزہ ریحان کے نام پر سر تک پیر سرخ ہو جاتی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زین اور ذوالفقار صاحب لاؤنج میں بیٹھے آفس کے کسی کام کے سلسلے میں بات کر رہے تھے۔۔۔۔ کہ اتنے میں وہاں شگفتہ بیگم آئی۔۔۔اور منہ پھلا کر بیٹھ گئی۔۔۔

ان کو اس طرح غصے میں بیٹھا دیکھ کر دونوں باپ بیٹے مسکرائے ۔۔۔لیکن جلد ہی اپنی مسکراہٹ ضبط کر لی۔۔۔اور آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارہ کیا۔۔۔

بیگم کیا ہوا آپ کو۔۔۔۔اس طرح ناراض ہو کر کیوں بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔ذوالفقار صاحب نے لہجے میں پیار سموتے ہوئے پوچھا۔چہرے پہ شرارت بالکل واضح تھی۔۔۔

آپ باپ بیٹے ہر وقت اپنے کام کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔۔۔ کبھی ہم سے بھی ہمارا حال پوچھ لیا کریں۔۔۔شگفتہ بیگم نروٹھے پن سے بولی۔۔

زین اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنی ماں کو پیار سے گلے لگایا۔۔۔

ارے بیگم !آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔ہم تو ہر وقت آپ کے بارے میں ہی سوچتے ہیں۔۔۔بس آپ ہی ہمیں وقت نہیں دیتی۔ذوالفقار صاحب نے محبت سے جواب دیا۔۔

موم کیا بات ہے۔۔۔کھل کر بتائیں نا۔۔۔یوں پاپا سے لاڈ کیوں اٹھوا رہی ہے۔۔۔زین نے کہا۔

چل ہٹ بے شرم۔۔۔انہوں نے زین کی کمر پر تھپڑ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔اور پھر دونوں باپ بیٹا ہنسنے لگے۔۔۔

مجھے اپنی لیے ایک عدد خوبصورت سی بیٹی چاہیے۔۔۔شگفتہ بیگم نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے بیگم۔۔۔گڑیا! ہماری بیٹی ہیں نا اور اگر آپ کو اور کی خواہشششش۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ذوالفقار صاحب کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔ عمر دیکھیے اپنی اور آپ کو ذرا شرم نہیں آتی۔۔۔ بیٹے کے سامنے ایسی باتیں کرتے ہوئے ۔۔۔ پوتے پوتیوں کی عمر میں آپ کے منہ سے اس قسم کی باتیں اچھی نہیں لگتی۔۔۔ شگفتہ بیگم خاصا تپ کر بولی۔۔۔

ذوالفقار صاحب اور ذین ان کی حالت سے بہت محظوظ ہو رہے تھے ۔۔۔ لیکن ظاہر نہ ہونے دیا۔

ارے بیگم ہم تو آپ کے دل کی بات کر رہے تھے۔۔۔ ذوالفقار صاحب نے کہا۔۔۔

میں اپنی بہو کی بات کر رہی ہوں۔۔۔دو عدد بیٹے ہیں میرے اور جو شادی کا نام ہی نہیں لے رہے۔۔۔۔شگفتہ بیگم نے جھر جھری لیتے ہوئے کہا۔۔

شادی کا نام سنتے ہی زین کے دل میں آرزو کا عکس سے لہرایا۔۔۔

ٹھیک ہے بیگم۔۔۔یہ آپ کے بیٹے آپ کے سامنے ہیں۔۔۔ان سے ہی پوچھ لیں اگر انہیں کوئی پسند ہے تو بتا دیں۔۔۔ ورنہ آپ رشیدہ کو کال کریں۔۔۔۔

زین بیٹا۔۔۔اگر تمہیں کوئی پسند ہے تو مجھے بتاؤ تا کہ ہم بات آگے چلا سکیں۔۔۔شگفتہ بیگم نے زین سے پوچھا۔۔۔

مام۔وہ۔وہ۔۔۔۔"لگتا ہے میں صحیح وقت پر آیا ہوں ۔۔۔۔۔یہاں کوئی شادی وادی کی بات کر رہا تھا۔۔۔تو ہم نے سوچا ہم خود ہی حاضر ہو کر اپنی رائے دیں دے۔۔۔۔ابھی زین کچھ کہتا۔۔۔کہ اتنے میں شیزی وہاں آگیا اور بے شرموں کی طرح اپنی شادی کی بات کرنے لگا۔

اس کے بات سنتے ہی سب نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔۔کہ جیسے یہ کبھی نہیں سدھر سکتا۔۔۔

شرم نہیں آتی۔۔۔اپنے منہ سے خود ہی شادی کی باتیں کر رہے ہوں ۔۔۔۔زین بڑا ہے پہلے اس کی شادی ہو گی۔۔۔۔اس کے بعد تمہارا نمبر آئے گا۔۔۔۔۔شگفتہ بیگم نے کہا۔۔۔

موم ویسے میں سوچ رہا تھا۔۔۔کہ کیوں نہ میری اور برو کی شادی اکٹھے ہی ہو جائے!۔۔۔کیا خیال ہے۔۔۔مست آئیڈیا ہے نا۔۔۔شیزی نے ایک بار پھر بے شرمی کی حد پار کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔تمہیں کوئی پسند ہے، تو بتا دو۔۔۔شگفتہ بیگم نے شیزی سے پوچھا۔

بتادیں گے، بتادیں گے۔۔۔بہت جلد۔۔۔ویسے میری اور زین برو کی پسند ایک ہی گھر میں آپ کو ملیں گی۔۔۔۔اور یہ بات شیزی نے ذین کی طرف دیکھتے ہوئے کہی۔۔۔۔اور آنکھ ونک کر کے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

کیا واقعی ایسا ہے۔۔۔شگفتہ بیگم اور ذوالفقار صاحب نے ذین سے پوچھا۔

وہ۔۔وہ۔۔موم۔۔۔ذین کی ہمت ہی نہیں بندھ رہی تھی۔۔۔اور اسے رہ رہ کے شیزی پر بھی غصہ آرہا تھا۔۔۔کہ وہ اسے پھنسا کر خود بھاگ گیا۔۔۔

گھبرا کیوں رہے ہو بتاؤ نا۔۔۔

مام۔۔۔شیزی بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔اور وہ یہ کہہ کر وہاں رکا نہیں۔۔۔۔بلکہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

اور پیچھے شگفتہ بیگم اور ذوالفقار صاحب حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔

اب اس نے شیزی کی کلاس لینی تھی۔۔۔کہ اس سے آرزو کے بارے میں کیسے پتہ چلا۔۔

موبائل پر رنگ ہو رہی تھی۔علیزہ نے فون دیکھا تو ایک ان۔نون نمبر سے کال آرہی تھی۔

ہیلو!۔۔۔کون؟۔۔۔۔۔علیزہ نے پوچھا۔۔۔

میں ہوں۔۔۔دوسری جانب سے آواز آئی۔

آپ کون اور کس سے بات کرنی ہے؟۔۔۔ذہن کے پردے میں کسی کی جانی پہچانی آواز محسوس ہو رہی تھی۔

!! علیزہ میں ریحان بات کر رہا ہوں۔۔۔یور زفیانسی اینڈ ہسبینڈ ٹوبی ۔۔۔۔

ریحان کی بات سن کر علیزہ کی سانس اٹک گئی۔۔۔اور دل میں ایک دم سے ہلچل سی مچ گئی۔۔۔۔

سر،، آپ کو میرا نمبر کہاں سے ملا۔۔۔وہ اٹکتے ہوئے بولی۔

اف ہو علیزہ اب تو سر،،، مت کہو اور جب تم میری ہو تو نمبر کیا چیز ہے!

۔۔۔۔

ری۔۔ ریحان آپ وہ میں کیا کہوں۔۔ علیزہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے۔۔۔اس کے الفاظ اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔

علیزہ کچھ مت کہو۔۔۔ آج میں تم سے ایک بہت اہم بات شیئر کرنا چاہتا ہوں۔۔

چونکہ ہم بہت جلد ایک پاک بندھن میں بندھ جائیں گے۔۔۔ لہذا میں چاہتا ہوں کہ تمہیں ایک اہم بات بتاؤں۔۔

جی کہیے۔۔۔علیزہ نے مدھم آواز سے کہا۔۔

میں ریحان شیرازی انٹرپرائز کمپنی کا مالک۔۔۔اپنی محبت حاصل کرنے کے لیے ایک لڑکی کے دل میں جگہ بنانے کے لیے اس کا استاد بنا۔۔۔

اور علیزہ تو یہ سن کر حیران ہو گئی تھی۔۔۔

میں اور علی اکٹھے یونیورسٹی میں پڑھتے تھے۔۔۔
اور اکثر پروفیسر سے ملنے آتے رہتے تھے۔

اس دن بھی ہمارا کچھ ایسا ہی پلان تھا جب میں نے یونیورسٹی کے باہر تمہیں دیکھا اور پھر دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔تم نے میری دل کی دنیا ہلا دی تھی۔

تمہاری باتیں،،، قاتل ادائیں۔۔۔بجلی بن کر میرے دل پر گریں اور اپنا دیوانہ بنا گئیں۔۔۔

اس کے بعد میں ہر روز تمہاری ایک جھلک دیکھنے کے لیے روز یونیورسٹی کے باہر کھڑا رہتا تھا۔

پھر ایک دن تمہیں علی کی بہن شیزا کے ساتھ دیکھا تو ایک پلان بنایا اور یہ ساری بات میں نے شیزہ کے ساتھ بھی شیئر کی۔۔۔اور میں ایک پروفیسر بن کر یونیورسٹی میں آیا اور تم سے ٹکرایا۔

پھر تمہارا کلاس ٹیچر بنا اور ایسے تم سے روز ملنے اور دیکھنے کی چاہ دل میں بڑھتی گئی اور آخر کار اس دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں نے تم سے اپنے دل کی بات کر دی۔۔۔

مل جائے جو تیری قربت کے کچھ لمحے
باقی کی ساری زندگی میں خیرات کر دوں
ہمارے عشق کو یوں نہ آزماؤ صنم"
"کہ پتھروں کو بھی دھڑکنا سکھا دیتے ہیں ہم

ریحان کی باتیں سننے کے بعد علیزہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔ کیا کوئی اتنی بے لوث محبت بھی کرتا ہے۔۔۔

علیزہ کیا ہوا؟۔۔۔اس کی رونے کی آواز ریحان نے بھی سنی۔۔۔

نہیں،، نہیں۔۔۔ریحان بس ایسے ہی آنکھ سے آنسو چھلک گئے تھے۔ لیکن آپ نے مجھے سب کے سامنے ڈانٹا بھی تھا۔۔علیزہ کو اپنی سب کے سامنے ہوئی انسلٹ یاد آئی۔۔۔

وہ پہلا پروفیسر ہوں گا جسے اس کی نالائق سٹوڈنٹ سے پیار ہو گیا تھا۔اور اپنی بات پر ریحان زور سے ہنسنے لگا۔۔۔۔۔۔ اور پھر تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد علیزہ نے فون بند کر دیا۔۔۔

وہ ریحان کے بارے میں سوچنے لگی اور ساتھ ساتھ شرمانے بھی لگی تھی۔اپنی اس بے خودی پر وہ خود بھی حیران تھی

ZNZ
Zubi Novels Zone

زین اپنے آفس میں بیٹھا میٹنگز میں مصروف تھا۔آرزو کی آنکھیں اور اس کا چہرہ اس کے ذہن میں گردش کر رہا تھا۔۔۔اس کا کسی کام میں بھی دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔وہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھا اور ایک فیصلے کے تحت گھر کے لیے نکل گیا۔۔۔

آبھی جاؤ میری آنکھوں کے روبرو"

"اب کتنا تمہیں خوابوں میں تلاشا جائے

وہ گھر پہنچا ۔۔تو وہاں ذوالفقار صاحب اور شگفتہ بیگم لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔وہ ان دونوں سے مل کر کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

بیٹا،، کیا بات ہے ؟۔۔ایسی کون سی بے چینی ہے۔۔۔ کیا تم کچھ کہنا " چاہتے ہو۔۔۔آج تم آفس سے بھی جلدی آ گئے ؟۔۔

ذوالفقار صاحب نے اپنے بیٹے کی اضطرابی حالت کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔ جو مسلسل اپنی ٹانگوں کو جنبش دے رہا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

موم ڈیڈ، میں نے شادی کرنے فیصلہ کیا ہے۔۔۔کیا آپ لوگ میرا ساتھ دیں گے؟

ذوالفقار صاحب اور شگفتہ بیگم پہلے ایک دوسرے کو بے یقینی سے دیکھنے لگے اور پھر بولے۔۔

بیٹا یہ تو اچھی بات ہے، بتاؤ کون ہے۔۔وہ خوش قسمت لڑکی جو میرے بیٹے کو پسند آئی ہے؟

شگفتہ بیگم نے اسے محبت سے گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔

مام چچی جان کے گھر وہ لڑکی آرزو۔۔۔میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں
۔۔زین نے کہا۔

شگفتہ بیگم حیرت سے کی طرف دیکھتے ہوئے بولیں۔۔

بیٹا ویسے تو میری اور تمہارے ڈیڈ کی نظر میں سب برابر ہیں اور ہم ذات پات اور اونچ نیچ پر یقین نہیں رکھتے ہیں۔۔۔آرزو ایک پڑھی لکھی، سمجھدار اور سلجھی ہوئی لڑکی ہے۔۔۔جو تمہارے چچی کے ظلم کا نشانہ بنی رہی۔میں نے بہت بار تمہاری چچی جان سے اس کے بارے میں بات کی۔۔۔۔لیکن وہ سنتی ہی نہیں۔۔۔۔

نہ جانے ہماری پہلی والی ناہید کب واپس آئیں گئ۔۔۔شگفتہ بیگم نے دکھی انداز سے کہا۔۔۔

شگفتہ بیگم ناہید بیگم کے گھر جب سے آرزو سے ملی۔۔۔تو وہ انہیں بہت اچھی لگی تھی اور وہ اس کے لیے بہت خفا بھی ہوتی تھی۔۔۔کہ ناہید نہ جانے اس معصوم پر کون کون سے ظلم ڈھا رہی تھی۔۔۔

مگر تم فکر مت کرو۔۔۔اپنے بیٹے کی خوشی کے لیے ہم وہاں ضرور جائیں گے۔۔۔انہوں نے آنکھوں میں چمک لیے کہا۔۔

اور موم ایک اور بات بھی کہنی تھی آپ سے۔۔۔۔۔زین نے تاسف سے کہا۔۔۔

ہاں بولو بیٹا۔۔کیا بات ہے۔۔

مام ڈیڈ،۔۔۔شہزاد بھی شیزا کو پسند کرتا ہے۔اور وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔

توآپ اس کی بھی شادی کی بات چچی جان سے کیجیے گا۔۔۔زین نے اپنی بات کو مکمل کرتے ہوئے کہا۔۔

یہ تو بہت اچھا ہو گا۔۔۔مجھے شیزا ویسے بھی شیزی کے لیے شروع سے ہی پسند تھی۔۔۔لیکن ناہید کے رویوں کی وجہ سے میں چپ ہو گئی۔۔۔نہ جانے اب ناہید کا کیا ردعمل ہو گا۔۔۔چلو کوئی نہیں۔۔۔میں اپنے بیٹوں کی خوشی کے لیے ایک بار وہاں ضرور جاؤں گی۔۔۔شگفتہ بیگم خوشی سے نہال ہو گئی تھیں۔۔۔

زین نے اپنی ماں کو گلے لگا یا۔۔۔تھینک یو مام،مجھے میری زندگی کی اتنی بڑی خوشی دینے کے لیے۔۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا، تم تو میری جان ہو اور شگفتہ بیگم نے زین کا ماتھا چوما۔۔

اگر آپ دونوں ماں بیٹے کے ایموشنل سین ختم ہو گئے ہوں۔۔۔تو ہم مظلوم پر بھی نظر کرم کر دیجیے۔۔ذوالفقار صاحب نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

آپ کیوں جل رہے ہیں۔۔۔ہم دونوں ماں بیٹے سے۔۔۔آپ رہیں" اپنی اس چہیتی شہزادی کے ساتھ"۔۔۔شگفتہ بیگم لہجے میں شرارت لیے بولی۔۔۔

بیگم یہ تو آپ زیادتی کر رہی ہے ہمارے ساتھ۔۔۔۔زین اپنے ماں باپ کی میٹھی نوک جوک دیکھتے ہوئے ہنسنے لگا۔۔۔۔

موم ڈیڈ۔۔اگر آپ دونوں کا ہو جائے۔۔۔تو پلیز میرے لیے ایک کپ چائے کا بجھوا دیجیے گا۔۔۔میں ذرا فریش ہو کے آتا ہوں۔۔

ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔۔ میں چائے بجھواتی ہوں۔

لال چنریا والی کوئی گھر میرے بھی لاؤ

میں کنوارا کب تک بیٹھوں بینڈ میرا بجواؤ

جیسے بھی چلتا ہے چکر چلاؤ

میری شادی کرواؤ، میری شادی کرواؤ

زین فریش ہونے اپنے کمرے میں جا رہا تھا۔۔۔تو اسے شیزی کے کمرے سے گنگنانے کی آواز آئی۔

زین اس کے کمرے میں گیا۔۔تو اس نے جلدی سے اپنے گانے کو بریک دی۔

بروآپ اس وقت میرے کمرے میں خیر ہے۔۔۔شیزی نے چہرے پر" حیرانگی رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں توکب کا آیا ہوا ہوں۔۔۔لیکن خیر تمہیں اپنے دکھوں سے فرصت ہو تو ۔۔۔ ویسے خوش ہو جاؤ موم اور ڈیڈ چچی جان کے گھر جائیں گئے رشتے کی بات کرنے اور قربانی کا بکرا بننے کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔

یاہووووو۔۔۔۔شیزی نے بلند آواز سے کہا۔۔ تھینکس بھائی اور زین کے گلے لگ گیا۔۔۔۔

تیار ہو جاؤں تمہاری بینڈ بجانے کا ٹائم آگیا ہے۔۔اور اس بات پر دونوں نے قہقہ لگایا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوری یار۔۔۔اب مان بھی جاؤنا"۔۔۔مجھے ریحان بھائی نے منع کیا تھا "
میں کیا کرتی اب سوری بول رہی ہوں نا مجھے معاف کر دو۔۔۔آئندہ تم
سے کچھ نہیں چھپاؤں گی۔۔۔شیزا،علیزہ کے گھر آئی ہوئی تھی۔۔۔اور
وہ علیزہ کو منا رہی تھی۔۔۔

علیزہ نے ریحان کی ساری بات شیزا کو بتادی تھی۔۔۔۔اور ساتھ یہ
بھی بتایا کہ اس کے پلان میں شیزا بھی شامل تھی۔۔۔

اپنا نام سنتے ہی شیزا کو شرمندگی ہوئی تھی۔۔۔کہ اس نے علیزہ کو کچھ کیوں
نہیں بتایا۔۔۔لیکن وہ مجبور تھی کہ ریحان نے اس سے وعدہ کیا ہوا تھا۔۔۔
علیزہ کو کچھ بھی بتانے سے۔۔۔

اگر تم نے مجھے معاف نہیں کیا۔۔۔۔تو ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں۔۔۔اور ابھی وہ جانے ہی لگی تھی کہ علیزہ نے اسے گلے لگا لیا۔۔۔

سوری یار میں تو ویسے ہی تمہیں تنگ کر رہی تھی۔۔۔علیزہ نے شیزہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

یار میں بہت خوش ہوں۔۔۔ریحان بہت اچھے ہیں اور بہت محبت کرتے ہے تم سے۔۔۔شیزا نے اس سے کہا۔۔

ویسے لگتا نہیں۔۔۔کہ وہ اتنے رومینٹک ہوں گے۔۔۔کلاس میں تو بڑے کھڑوس بن کر بیٹھے ہوئے تھے اور کتنے غصے سے دیکھتے تھے جیسے ابھی کھا جائیں۔۔۔۔اور اپنی بات کرتے ہی وہ ہنسنے لگی۔۔

ــ

رات کی تاریکی پورے وثوق سے پھیلی ہوئی تھی. ایسے میں ذرا سی بھی سرگوشی ارتعاش پیدا کر دیتی تھی۔وہ خواب میں "بچاؤ،بچاؤ" کی آوازیں دے رہی تھی۔آج پھر سے اسے وہ خواب آرہے تھے۔گاڑیوں کا ٹکراؤ ،خون سے لت پت وجود،ایک آدمی اور ایک عورت کا،اس بچی کو بچانے کی کوشش کرتا وجود۔۔۔۔وہ ایک دم سے چیخ اٹھی اور لمبے لمبے سانس لینے لگی۔آج پھر وہ اس خواب کی زد میں تھی۔ وہ اٹھی اور وضو کر کے نماز پڑھنے لگی۔۔۔کیونکہ نیند تو اس سے آنی نہیں تھی۔

صبح کا اجالا ہر سو پھیلا ہوا تھا۔دن کی روشنی کسی کی زندگی میں نئی کرن کا موجب بننے والی تھی۔اور آگے حالات کیا موڑ لینے والے تھے،،اس سے سب بے خبر تھے۔۔۔

علی اپنی کمرے میں بیٹھا ہوا زویا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔

سر،،یہ کچھ ڈیٹیلز ہیں اس فائل میں اور سر میں خوفیہ طور پر آپ کے والد کے دوست کے بارے میں تحقیقات کروا رہا ہوں۔۔۔گو کہ یہ بہت مشکل کام ہے لیکن بہت جلد سچ ہمارے سامنے آجائے گا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔وہ کچھ لمحے کو ٹھہرا۔۔۔اور سر د خارج کر کے اپنی اپنی کمر پیچھے کرسی پہ ٹکا دی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شام میں ذوالفقار صاحب، شگفتہ بیگم، گڑیا اور زین ناہید بیگم کے گھر آئے ہوئے تھے۔

آرزو چائے اور دیگر لوازمات ڈرائنگ روم میں ٹیبل پر سجا رہی تھی۔۔

شگفتہ بیگم کو اس پر بہت پیار آیا۔۔انہوں نے آرزو کو اپنے بلایا اور اسے پیار کرنے لگی۔

Zubi Novels Zone

اتنے عرصے ماں باپ سے دوری اور پھر کسی کا ماں جیسا پیار ملا۔۔۔۔

آرزو کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔۔۔

زین بھی کب سے آرزو کو ہی دیکھے جا رہا تھا۔اور اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا رہا تھا۔۔اسے تو جیسے نئی زندگی مل گئی ہو۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

شگفتہ بیگم اور گڑیا آرزو کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔۔۔گڑیا کو بھی آرزو اپنے بھائی کے لیے بہت پسند آئی۔وہ ایسی تھی معصومیت کا پیکر۔۔۔

ناہید بیگم جو کہ اپنے کمرے سے آرہی تھی۔۔۔کہ اچانک ان کا سر چکرایا اور وہ سیڑھیوں سے نیچے گر گئی۔۔۔ان کا سر زور سے سیڑھیوں کی ریلنگ سے ٹکرایا اور خون کا فوارہ بہنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

زین شگفتہ بیگم ذوالفقار صاحب آرزو گڑیا فورا ان کے پاس پہنچے۔

ماااا مممممم۔۔۔۔علی جو اپنے آفس سے آرہا تھا۔۔شور کی آواز سن کر فورا اندر کو بھاگا۔۔۔۔لیکن آگے کا منظر دیکھ کے سانس لینا ہی بھول گیا تھا۔۔۔کہ اس کی ماں خون پر لت پت نیچے گری ہوئی تھی۔۔۔وہ فورا آگے بڑھا اور جو زور سے چیخنے لگا۔۔۔

موم موم،،۔۔۔یہ کیا ہو گیا آپ کو۔۔۔وہ اپنی ماں کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا

۔

شیزا ابھی شور کی آواز سن کر نیچے آئی اور اپنی ماں سے لپٹ کر رونے لگی

۔۔۔

علی اٹھو۔۔۔۔ان کو فورا ہاسپٹل لے کے چلتے ہیں۔۔۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔۔زین نے علی کو کہا اور پھر زین اور علی نے ناہید بیگم کو اٹھایا اور گاڑی میں ڈال کر ہسپتال لے کر جانے لگے۔۔۔

اتنے میں زین کا فون رنگ ہوا اور ان نون نمبر دے کے تھوڑا حیران ہوا ۔۔۔پھر فون اٹینڈ کی لیکن دوسری طرف سے جو بات سنی تو اس کے ہاتھ سے فون گرتے گرتے بچا۔۔۔

یااللہ"۔۔۔ بڑی مشکل سے اس نے خود کو ہمت دی۔۔۔ شیزی جو اپنے دوستوں کے ساتھ گیا ہوا تھا۔اس کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا اور اس وقت وہ ہسپتال میں کریٹیکل کنڈیشن میں تھا۔۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔
کیونکہ اس وقت حالات ہی ایسے تھے ایک طرف اس کی چچی جان تو دوسری طرف اس کا جان سے پیارا بھائی۔۔

اس نے گاڑی کی سپیڈ مزید تیز کر دی۔۔۔ابھی اس نے مزید ہمت کر کے اپنے گھر والوں کو یہ بات بتانی تھی۔۔۔

دکھ سے کرب سے اس کی آنکھوں سے آنسوں بہہ رہے تھے۔۔۔

یاہوووووو۔۔بھائی میری شادی ہو رہی ہے ساتھ آپ کی مطلب ڈبل دھماکہ۔۔۔

اب دیکھنا پہلے میں چاچو بنتا ہوں یا پاپا۔۔۔ہائے میرے نکے نکے سپنے۔۔

شیزی کچھ تو شرم کرو۔۔۔کیسے بے شرموں والی باتیں کر رہے ہوں۔۔زین کو شیزی کی ہوئی باتیں یاد آئی اور ساتھ ہی خود کو بہت ضبط سے کنٹرول کر رکھا تھا، آگے کے حالات کے لیے۔۔۔سارے راستے وہ اپنے بھائی کی صحت یابی کے لیے دعا کر رہا تھا اور ساتھ علی کو بھی حوصلہ دے رہا تھا۔۔۔وہ ایسے ہی تھا مضبوط جسم اور حوصلے کا مالک۔۔۔۔

شگفتہ بیگم ،آرزو، شیزہ اور گڑیا ذوالفقار صاحب کے ساتھ پیچھے ہاسپٹل پہنچے۔۔

ناہید بیگم کا بہت خون بہ چکا تھا۔ڈاکٹر نے انکو آئی۔سی۔یو میں شفٹ کر دیا تھا وہ سب وہاں دعا گو تھے۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

علی کو تو جیسے ہوش ہی نہیں تھا۔۔۔اتنے میں ڈاکٹر باہر آیا اور کہا۔۔

دیکھیے پیشنٹ کی کنڈیشن بہت کریٹیکل ہے اور ہمیں فوراً آپریشن کرنا ہو گا ان کا بہت خون بہہ چکا ہے۔۔۔آپ بلڈ کا ارینج کر دیں۔۔

ڈاکٹر آپ میرا بلڈ لے لیں اور ان کو بچا لیں۔۔۔آرزو آگے ہوئی کر بولی۔۔۔

آپ اپنا بلڈ ٹیسٹ کروالیں۔۔۔اگر آپ کا بلڈ گروپ پیشنٹ سے میچ ہو گیا۔۔۔تو ہم بلڈ لگا دے گئے۔۔

بلڈ ٹیسٹ کروایا گیا۔۔۔تو خوش قسمتی سے آرزو کا بلڈ گروپ ناہید بیگم کے ساتھ میچ کر گیا تھا۔۔۔اور اس نے اپنا خون ناہید بیگم کو دے دیا۔۔۔۔علی کو ان سارے معاملوں میں کوئی ہوش نہ تھی اور شیزا کا رو رو کے برا حال ہو گیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زین ریسپشن سے انفارمیشن لے کے جلدی سے آئی سی یو کی طرف بھاگا۔۔ جہاں اس کے دوست آئی۔سی۔یو کے دروازے پر نظر جمائیں کھڑے تھے۔۔۔اور زین کو دیکھتے ہی اس کی طرف بڑے وہ خود بھی پٹیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔

ZNZ Zubi Novels Zone

بھائی ہمیں معاف کر دیں میں اپنے دوست کو نہ بچا سکا۔۔اس نے ہمیں بچا لیا اور ہم ناکام ہو گئے۔۔۔بھائی مجھے معاف کر دو میرا دوست۔۔۔اور سیم زین کے کندھے پر سر رکھ کے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگا۔۔۔

زین نے کرب سے اپنی مٹھیاں بھینچی۔ایک طرف اس کی چچی جان تو دوسری طرف جان سے بھی پیارا بھائی۔

وہ اپنی نظریں کسی غیر مرئی نقطے پر جمائیں سوچو کہ گرداب میں پھنسا ہوا تھا۔۔۔کہ ذوالفقار صاحب کی آواز پہ چونکا اور اپنی ساری سوچوں کو پسے پشت ان کی آواز پر چونکا۔۔۔جو نہ سمجھی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے جواب کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

سیم کیا ہے یہ سب۔۔۔اور یہ تمہارے بازو پر پٹیاں کیوں بندھی ہوئی ہیں۔۔۔اور تم سب یہاں۔۔۔۔اسے ہنوز خاموش کھڑے دیکھے انہوں

نے سیم سے سوال پوچھا۔۔۔لیکن اگلی خبر جو انہیں ملی وہ انہیں کے حواس باختہ کرنے کے
لیے کافی تھی۔۔۔

تب بھی ایک نسوانی چیخ فضا میں گونجی۔۔۔

آہھھہ۔۔شیزی۔۔اور سب نے مڑ کر پیچھے دیکھا جہاں زویا، آرزو، شگفتہ بیگم اور شیزا کھڑے تھے۔سبھی پریشانی اور دکھ کے ملے جلے اثرات سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

کہاں ہے میرا بیٹا بتاؤ بتاؤ۔۔ کہاں ہے شیزی شگفتہ بیگم آگے بڑھی اور ان سب سے پوچھنے لگی۔۔۔

زوالفقار صاحب بتائیں۔۔۔نہ میرا بیٹا۔۔ میرا شیزی کہاں ہے۔۔۔ کتنا خوش تھا وہ آج۔

یا اللہ !۔۔۔ میرا بیٹا اور وہ زین کے گلے لگ کر چیخ چیخ کر رونا شروع ہو گئی ۔وہاں کھڑے سب نفوس کرب واذیت کی انتہا پہ تھے۔ ہر انکھ اشکبار تھی اور دل سے شیزی کے لیے دعا نکل رہی تھی۔۔۔

گڑیا نے آگے ہو کر اپنی امی کو سنبھالا اور شگفتہ بیگم بے ہوش ہو کر زین کی باہوں میں جھولنے لگی۔۔زین نے اپنی ماں کو اٹھایا اور روم میں لے گیا۔۔ڈاکٹرز نے شگفتہ بیگم کو چیک کیا اور سکون آور انجیکشن لگا دیا۔

ترجمہ

"ہم ضرور تمہیں اچھے اور برے حالات سے آزمائیں گے"

(القران)

____

وہ سب آئی۔سی۔یو کے باہر کھڑے باہر بار لال بتی کو ہی دیکھ رہے تھے جو ان کا دل دبانے کے لیے کافی تھی۔ان سب پر دوہری آزمائش آئی ہوئی تھی۔

"یااللہ مجھے ہمت دینا ،مجھے صبر دینااور میرے بھائی اور پیاری چچی جان کو اپنی رحمت کے آغوش میں رکھنا۔۔میرے مالک رحم فرمادے ان سب کو روتا دیکھ زین دل میں یہی سوچتا رہا۔۔

زین بے بسی کی انتہا میں کرسی پر بیٹھا اپنا سر ہتھیلیوں پر گرایا ہوا تھا ۔۔جب اسے کندھے پر ایک نرم نازک ہاتھ محسوس ہوا، تو اس نے رخ مڑ کے دیکھا۔۔۔تو آرزو کو کھڑی ہوئی تھی۔

آرزو نے جلد ہی اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔۔دونوں کے درمیان فلحال خاموشی تھی۔۔۔شاید آرزو اسے تسلی دینے کے لیے لفظ تلاش کر رہی تھی۔

زین سنبھالے خود کو،،اس نے نرم لہجے سے کہا۔اگر آپ ہمت ہار جائیں گے۔۔۔تو آپ کی فیملی کو کون سنبھالے گا۔۔۔آزمائش تو آتی ہے اور چلی جاتی ہے۔۔۔لیکن انسان کو اپنے رب پر بھروسہ اور یقین سیکھا دیتی ہے۔۔ہمیں اپنا بھروسہ اور یقین نہیں کھونا چاہیے۔۔۔۔

وہ کہہ رہی تھی۔۔۔۔اور زین کو ایسا لگا جیسے اس کے ٹوٹے ہوئے دل پہ کسی نے ٹھنڈی پھوار کر دی ہو۔۔آپ کا بہت شکریہ۔۔وہ بس اتنا کہہ سکا اور پھر رخ مڑ گیا۔۔۔شاید وہ رونا چاہتا ہو۔۔۔

کون کہتا ہے، کہ مرد نہیں روتے۔۔۔مرد روتے ہیں۔۔جب اپنے گھر والوں پر تکلیف آئے۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

ان سب کو اس حال میں روتا دیکھ اسے اپنے والد کی بیماری یاد آئی۔۔۔جب وہ لوگ ہاسپٹل میں پریشان و بے حال کھڑے تھے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آئی۔سی۔یو کے دروازے پر کھڑی گول شیشے سے اندر جھانکتے ہوئے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو کب اس کے دل میں جگہ کر گیا کہ پتہ ہی نہیں چلا۔۔

وہ پٹیوں میں جکڑا ہوا وجود ہوش و حواس سے بیگانہ نیند کی وادیوں میں گم تھا۔اس کے خوبصورت چہرے پر اس وقت زردیاں کھلی ہوئی تھی اور ماتھے اور سائیٹ پہ کٹ لگے ہوئے تھے۔

اتنے میں کندھے پر دباؤ محسوس کرتے ہوئے مڑ کر دیکھا۔۔۔تو گڑیا آنکھوں میں آنسو لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔خود پہ ضبط کھوتے ہوئے وہ گڑیا کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

بس کرد و شیزا کچھ نہیں ہو گا بھائی کو۔اس سے مسلسل روتا دیکھ گڑیا نے

اسے پیار سے چپ کروایا۔

یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے گڑیا۔۔۔میں نے

اسے بولا تھا کہ مر جاؤ۔۔پر میں نے تو ایسے ہی بولا تھا وہ کیوں ایسا کر رہا

ہے۔۔۔وہ ایسا ہی ہے ہمیشہ مجھے تنگ کرتا ہے۔۔ابھی بھی دیکھوں مجھے

تنگ کر رہا ہے۔۔اور مجھے تنگ کر اسے بہت مزہ آتا ہے۔۔۔اسے کہوں

نہ اٹھ جائے میں کچھ نہیں کہوں گی۔۔۔۔گڑیا نے اسے سہارا دیتے ہوئے

اپنے کندے سے لگایا۔۔۔

اس وقت ہسپتال میں ان کے جان سے عزیز دو لوگ بستر پہ پڑے ہوئے تھے۔۔۔ایک طرف ناہید بیگم تو دوسری طرف شیزی۔۔۔شگفتہ بیگم تو دوائیوں کے زیر اثر بے ہوش تھی۔۔ورنہ اگر وہ جاگتی۔۔۔۔۔تو رو رو کر ہلکان ہو جاتی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دو گھنٹے کی طویل انتظار کے بعد ڈاکٹر باہر آئے اور انہیں اچھی خبر سنائی۔۔۔۔

اللہ کا بہت شکر ہے کہ اب آپ کی والدہ خطرے سے باہر ہے۔۔۔بروقت ان کو بلڈ مل جانے کی وجہ سے ان کی کنڈیشن اب سٹیبل ہو گئی ہے ۔۔۔ورنہ ہمیں ڈر تھا کہ کہیں فالج کا اٹیک نہ ہو جاتا۔۔۔۔بس کچھ دیر

تک ہم انہیں روم میں شفٹ کر دیں گے۔۔۔ پھر آپ ان سے مل سکتے ہیں۔۔۔ڈاکٹر اپنی بات مکمل کر کے چلا گیا اور پیچھے سب نفوس کی جان میں جان

آئیں۔۔۔انہوں نے شکر ادا کیا کہ ایک طرف سے تو اچھی خبر ملی۔

ان کی فیملی میں سے کسی ممبر کو ڈاکٹر بلا رہے ہیں۔۔۔۔ایک نرس آئی اور ڈاکٹر کا پیغام دیکھ کر چلی گئی۔۔۔

علی اندر گیا اور ڈاکٹر کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

آپ پیشنٹ کے کیا لگتے ہیں اور نیم پلیز۔۔۔

جی میرا نام علی ہے اور وہ میری والدہ ہے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بہتر۔۔۔ایسا ہے مسٹر علی کہ شاہد پیشنٹ کی دماغی حالت کچھ پہلے بھی ٹھیک نہیں تھی۔۔۔

جی سر ایک حادثے نے ان کی ذہنی حالت پر بہت برا اثر چھوڑا تھا۔۔۔ علی نے افسوس سے ڈاکٹر کو بتایا۔۔۔۔

ہمم ایسا ہے۔۔وہ تو اچھا ہے ہوا کہ آپ کی سسٹر کا بلڈ گروپ آپ کی مدر سے میچ ہو گیا۔۔۔ اور بروقت ان کی جان بچ گئی۔۔ورنہ ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا تھا اور آپ نے ان کا اب بہت خیال رکھنا ہے اور انہیں ہر طرح کی ٹینشن اور فکر سے دور رکھنا ہے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

علی جو تحمل سے ڈاکٹر کی بات سن رہا تھا۔۔۔

لفظ "سسٹر" پہ تھوڑا حیران ہوا اور ڈاکٹر کو حیرت سے دیکھنے لگا۔۔۔

ایکچولی ڈاکٹر بلڈ میری سسٹر نے نہیں دیا۔۔۔ بلکہ وہ تو ہمارے گھر کی میٹ تھی۔۔ جس نے موم کو اپنا بلڈ دیا۔۔۔ علی نے ڈاکٹر کو آرزو کے متعلق بتایا ۔۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مسٹر علی۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے اس لڑکی کے بلڈ کے جینز اور آپ کی مدر کے جینز کافی حد تک سیم تھے۔۔ ایسا صرف اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب بلڈ ریلیشن یا پھر دوسرے معنی میں کوئی اپنا کوئی خونی رشتہ دار ہوں۔۔۔

Zubi Novels Zone

لیکن یہاں دونوں کے خون کے جو نمونے لیے گئے تھے۔۔۔وہ بالکل سیم تھے تبھی ہم نے ان کی بیٹی سمجھ کر جلدی سے بلڈ لے کر آپ کی والدہ کو لگایا۔آپ سمجھ رہے ہیں نا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں؟

وہ توشاک کی حالت ڈاکٹر کی بات سن رہا تھا۔ڈاکٹر وہ تو ہماری میٹ تھی ...ایسا کیسے ہو سکتا ہے حیرانگی اس کے چہرے پہ عیاں تھی

میں ایسا کرتا ہوں ان دونوں کا ڈی این اے ٹیسٹ کروا دیتا ہوں۔۔۔اور ساتھ آپ کا بھی ڈی این اے ٹیسٹ کروایا جائے گا تاکہ مزید کوئی شک باقی نہ رہے۔۔۔ڈاکٹر نے کہا۔۔

جی بالکل ٹھیک ہے۔۔۔اور وہ روم سے باہر آگیا ہے۔۔۔

ناہید بیگم کو بھی روم میں شفٹ کر دیا تھا۔۔۔وہ ابھی تک بے ہوش تھی ۔۔۔

بیڈ پر مشینوں میں جکڑا ہوا وجود اپنے خرد سے بیگانا تھا۔۔۔وہ کتنی دیر صوفے پہ ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔

فکر نہ کرو بیٹا۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔علی کے دل میں مہربان باپ کے الفاظ گونجے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تین چار گھنٹوں کے طویل انتظار کے بعد آئی۔سی۔یو۔کی لال بتی بجھی اور ڈاکٹر اپنا سرجیکل ماسک اتارتے ہوئے باہر آیا۔۔

ڈاکٹر صاحب میرا بیٹا کیسا ہے۔۔۔ذوالفقار صاحب نے سوال کیا

۔۔۔ڈاکٹر میرا بھائی،،،اور یہ کہتے ہوئے زین کی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔۔

مسٹر زین آپریشن کامیاب رہا،، مبارک ہو آپ کو۔۔ لیکن

،،،،،،۔۔۔۔

لیکن۔۔ کیا ڈاکٹر۔۔۔زین نے پوچھا۔۔

ان کا ہوش میں آنا بہت ضروری ہے۔۔ورنہ وہ کومے میں بھی جا سکتے ہے۔۔وہ آپ کی باتیں سن سکتے ہیں اور آپ کو محسوس کر سکتے ہے۔۔

ان کے اندر زندگی کی رمق لائیں۔۔۔ان سے باتیں کریں۔۔۔امید ہے کہ آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے۔۔۔اور یہ کہہ کے ڈاکٹر وہاں رکا نہیں اور چلا گیا۔۔۔

زین،،، میرا شیزی۔۔۔اور ذوالفقار صاحب کے کندھے بے بسی سے ڈھک گئے۔۔۔

وہ مضبوط باپ آج اولاد کی ایسی حالت دیکھ کر بکھر گیا۔۔۔۔

ڈیڈ کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ ہم اسے واپس لائیں گے۔۔اور پھر سب مل کر رہیں گے۔۔۔یہ بات وہ خود ہی جانتا تھا کہ کیسے کہی۔

Zubi Novels Zone

بابا پلیز روئے نہیں۔۔۔بھائی واپس آ جائیں گے۔۔اور دیکھنا مجھے کتنا تنگ کریں گے لیکن آپ نے ان کو ڈانٹنا نہیں۔۔گڑیا اپنے باپ کے قدموں میں بیٹھ کر روتے ہوئے اپنے باپ کے گلے لگ گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے ناہید بیگم علی اور آرزو کے بلڈ سیمپل لیے اور وہ ڈی این اے کی رپورٹ کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

رپورٹ آئی اور ڈاکٹر کی کہی ہوئی بات صحیح نکلی۔۔۔علی ڈاکٹر کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔

کیا یہ واقعی وہی ہے۔۔۔جسے ہم برسوں سے مردہ سمجھ رہے تھے۔۔۔ کہ پاپا کے ساتھ وہ بھی ہمیں چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔

لیکن نہیں، نہیں یہ تو زندہ ہے۔۔۔ہاں یہ سچ ہے۔ علی اپنی سوچوں میں گم بیٹھا ہوا تھا۔۔

مسٹر علی اب اپ پوری بات بتائیں گئیں۔۔

ڈاکٹر کی آواز پر وہ ایک دم چونکا۔۔

علی نے ایک سرد آہ خارج کی اور بتانا شروع کیا۔۔ میری ایک بڑی بہن تھی جو ایک حادثے میں ہم سے بچھڑ گئی تھی۔۔اور ہم سمجھے کہ بابا کی طرح وہ بھی ہمیں چھوڑ کر اللہ کے پاس چلی گئی ہے۔۔۔پے در پے حادثوں کی وجہ سے ممی کی مینٹل کنڈیشن خراب ہو گئی تھی اور وہ عجیب عجیب طرح سے ریکٹ کرتی تھی۔۔

شروع شروع میں تو ہم بہت پریشان ہو جاتے تھے۔۔اور بہت علاج بھی کروایا۔۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ہم ان کے رویوں کے عادی ہو گئے تھے اور کہتے ساتھ علی نے کچھ پل کے لیے رکا۔۔۔

لیکن یہ تو ہماری ملازمہ کی بیٹی ہے۔۔۔اور ہمارے ہاں کام کرتی ہے ۔۔ مطلب یہ ان کی اولاد۔۔۔۔ علی قدرے حیرت میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔

دیکھیے باقی تفصیلات تو ہمیں آرزو کے والدین یا یوں کہیں کہ جنہوں نے اسے پالا ہے ان سے ہی پتہ چلے گا۔۔۔ قدرت کے فیصلوں کے آگے ہم بے بس ہیں۔۔۔ جتنا ہو سکے آپ کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔۔ کہ انہوں نے آپ کی بہن کو آپ سے ملوا دیا۔۔۔

جی ڈاکٹر ۔۔۔ علی نے کہا۔

فی الحال اس نے یہ بات کسی کو نہ بتائی کہ ناہید کی طبیعت ذرا سنبھل جائے اور شیزی بھی ٹھیک ہو جائے۔

موم یہ جان کر بہت خوش ہوں گی۔۔۔کاش ڈیڈ بھی ہمارے ساتھ ہوتے۔۔۔تو کتنا خوش ہوتے۔

ڈیڈی میں نے جو آپ سے وعدہ کیا تھا۔کہ ممی کا اپنا اور بہنوں کا خیال رکھوں گا۔وہ میں ہر حال میں نبھاؤں گا۔۔۔دور کھڑی وہ آنکھوں میں معصومیت لیے اسے نظر آئی

اس کی آنکھیں بالکل بابا جیسی ہیں معصوم۔۔۔

وہ چل کر اس کے پاس آیا۔۔۔آپ کا بہت شکریہ۔۔۔جو آپ نے ممی کی جان بچائی فلحال اسے کچھ ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔

شکریہ کی کوئی بات نہیں۔۔۔میں نے انسانیت کے ناطے یہ سب کیا۔۔

آرزو نے اسے جواب دیا۔

ممی نے تم پر بہت ظلم کیا تھا۔۔اور اندر ہی اندر وہ خود کو بھی اس رات والے واقعے کی وجہ سے کوس رہا تھا۔۔تم چاہتی تو بدلہ لے سکتی تھی۔۔ لیکن تم نے ممی کی جان بچائی۔۔۔علی نے اس کی ہمدردی پر اسے کہا۔۔

میں کون ہوتی ہوں بدلہ لینے والی۔۔۔وہ اوپر اللہ کی ذات بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔ بدلہ لینے کے لیے اور بہتر انصاف کرنے کے لیے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جب اللہ اپنے بندوں کو معاف کر سکتا ہے۔۔۔ تو ہم گنہگار کیا چیز ہیں۔۔۔ جو بندوں کے خدا بن جاتے ہیں وقت آنے پر اور اپنے ظلموں کا بدلہ لیتے ہیں۔۔۔

تم بہت اچھی ہو، تمہارا دل بھی صاف ہے۔۔۔ بالکل بابا کی طرح دوسری بات اس نے اپنے دل میں کہی۔ ناہید بیگم کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔

علی اپنی ماں کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ ان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے وہ اس نے باتیں کر رہا تھا۔ مما دیکھیے آپ کی اور بابا کی شہزادے مل گئے۔۔

ماما پلیز۔۔۔ جلدی ٹھیک ہو جائیں۔ ہمیں آپ کی ضرورت ہے۔۔۔ ناہید بیگم کہاں اس کی بات سن رہی تھی۔۔۔ ہر سو ہنوز خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یار۔۔۔میرے پیارے بھائی،، جلدی اٹھ جا۔۔

پھر ہم دونوں مل کرنا چیں گئیں۔۔اور ہلا گلا کریں گے۔۔۔۔دیکھ تو نے کہا تھا کہ مل کر شادی کریں گئیں۔ تو ٹھیک ہے ہم دونوں مل کر گھوڑی چڑھیں گے اور تیری محبوبہ نے بھی رورو کر اپنا برا حال کر دیا ہے۔۔۔

اور وہ روتے ہوئے بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی۔۔ تم جلدی سے اٹھ جاؤ اور اسے چپ کرواؤں۔۔زین شیزی کے پاس بیٹھا اس سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔

اس کی دوسری بات میں پیچھے کھڑی شیز اخفت کا شکار ہو گئی۔۔۔کہ زین بھائی کو کیسے پتہ چلا کہ میں شیزی کو پسند کرتی ہوں۔۔۔شاید میرے آنسوں میرا حال دل بیان کر رہے ہیں۔۔۔۔

زین نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو شیزا کھڑی رو رہی تھی۔۔۔وہ ایک نظر اسے دیکھ کر باہر چلا گیا۔۔

وہ چھوٹے قدم لے کے اس کے پاس آئی اور اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

ویسے اگر میں مر گیا۔۔۔تو کیا تم میرے مرنے پہ اداس ہو گی۔۔۔آنسو بہاؤ گی"۔۔۔شیزی ایک دم سے سنجیدہ ہو گیا۔۔۔

جی نہیں، میں تو بہت خوش ہوں گی۔۔۔۔کہ میری تم سے جان چھوٹ گئی۔۔وہ جو اندر کو جا رہی تھی۔۔شیزی کی بات سنتے فوراً مڑی۔۔۔

دیکھ لو۔۔۔یہ نہ ہو کہ میرے مرنے پہ تمہاری آنکھوں سے بہتا دریا بند ہی نہ ہو۔۔شیزی کی سنجیدگی ایک دم سے اڑن شو ہوئی۔۔۔

ذہن کے پردوں پر شیزی کی باتیں لہرائی۔۔۔اور وہ مزید پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔وہ تھوڑا آگے ہوئی اور شیزی کی بد تر حالت دیکھنے لگے۔۔

ہنستا مسکراتا، شرارتی چہرہ۔۔۔۔کیسا پیلا زرد اور پٹیوں میں جکڑا ہوا وجود۔۔۔

اس نے اذیت سے آنکھیں بند کر دی۔۔۔

معاف کر دو مجھے شیزی۔۔۔میں نے اس دن وہ سب جانے انجانے میں کہہ دیا تھا۔۔۔

معاف کر دو مجھے اور لوٹ آؤ واپس۔۔۔مجھے چھوڑ کر مت جاؤ ۔۔میں کیسے تمہارے بغیر رہوں گی۔۔۔اپنی شیزا کو معاف کر دو اور اس کے کندھے پر سر رکھ کر رونے لگی۔۔۔

یکایک شیزی کی سانسیں اکھڑنے لگی۔۔شیزا نے سر اٹھا کر دیکھا تو شیزی لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔۔۔وہ بھاگ کر باہر ڈاکٹر کو بلانے گئی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ باہر آیا تو اس کا ضبط ختم ہوا اور اس کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔۔۔ لیکن جلد ہی خود کو حوصلہ دیا۔

ہسپتال میں ایک طرف اس کا باپ، اس کی ماں اور ایک طرف اس کا بھائی، چچی جان۔۔۔

اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔وہ کیسے حوصلہ کرے اور ان سب کو سنبھالے۔۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا اپنے باپ کے پاس آیا۔

ڈیڈ۔۔۔اس نے غم زدہ لہجے سے کہا۔۔اور ان کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

بیٹا کیسا حولناک منظر ہے۔!! تمہارا بھائی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے۔وہاں اس کی ماں اس کی حالت کا سن کر بے ہوش ہو گئی۔
تو دوسری طرف تمہاری ماں جیسی چچی جان۔۔

بیٹا!!!۔۔۔میں اتنا مضبوط نہیں رہا. تمہیں یاد ہے بیس سال پہلے بھی ایک ایسا ہی منظر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔۔میرا بھائی مجھے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔۔اور اس کا پورا خاندان بکھر گیا تھا۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بیٹا تب میں نے بڑی مشکلوں سے انہیں سنبھالا تھا۔۔۔اب میرے کندھے ڈھلک گئے ہیں مجھ میں ویسا خم نہیں رہا۔۔۔میں کیا کروں بیٹا مجھے بتاؤ میں کیا کروں۔۔۔اور ذوالفقار صاحب اس کے کندھے پر سر رکھ کر رونے لگے۔۔۔

زین نے ان کو خود بھینچا اور وہ بھی رونے لگا۔

اتنے میں شیزا روتے ہوئے "ڈاکٹر،ڈاکٹر" کہتی بھی باہر آئی۔۔۔

اسے ایسے چلاتے ہوئے دیکھ زین، ذوالفقار صاحب اور شیزی کے دوست جلدی سے آگے بڑھتے ہیں۔۔۔

کیا ہوا شیزا!۔۔۔۔ شیزی ٹھیک تو ہے نا۔۔۔ زین نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

وہ، وہ بھائی،، بھائی۔۔۔۔۔ خوف کے مارے اس کی زبان کپکپا رہی تھی۔۔۔

پلیز بھائی،،، ڈاکٹر کو بلائیں۔۔۔۔ آخرکار ہمت کر کے اس نے ذین سے کہا۔۔۔۔۔

جلد ہی ڈاکٹر اور نرس روم میں گئے۔۔۔

آپ پلیز باہر ویٹ کریں۔۔۔ڈاکٹر دیکھ رہے ہے۔۔ایک نرس ان کو کہہ کر اندر چلی جاتی ہے۔

اور پیچھے سب پریشانی کے سے کھڑے رہتے ہیں۔اور سپاٹ چہرے لیے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

دیکھیے آگے چار گھنٹے ان کے لیے بہت کریٹیکل ہے۔۔۔آپ پلیز دعا کریں ورنہ کچھ بھی ہو سکتا۔۔۔بیس منٹ بعد ڈاکٹر نے باہر آکر زین سے کہا۔۔یہ کہہ کے ڈاکٹر افسوس کی ایک نگاہ ان پر ڈال کر چلا گیا تھا۔۔۔

شام سے رات اور رات سے صبح کا اجالا ہونے لگا۔۔لیکن کوئی خاطر خواہ خبر نہیں ملی۔۔۔

دور کہیں فجر کی اذانیں گونجنے لگی اور زین مسجد جانے لگا۔۔۔۔

ترجمہ

" میرے رب میں بے بس ہوں تو میری مدد فرما۔۔۔۔"

(القران)

کون یہ کہتا ہے، خدا نظر نہیں آتا "

" وہی تو نظر آتا ہے، جب کچھ نظر نہیں آتا

(اقبال)

Zubi Novels Zone

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمیں آزمائش میں اللہ سے مدد مانگنی چاہیے۔۔۔ حالات برے ہیں۔۔۔ تو کیا ہوا!۔۔۔۔اس رب سے سچے دل سے مانگا جائے۔۔۔ تو وہ ضرور دعا سنتا ہے۔۔۔۔

وہ مسجد میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہا تھا۔۔۔ کہ اسے آرزو کی باتیں اور اس کی تسلیاں یاد آئی۔۔۔ وہ سوچنے لگا کہ آرزو کے ساتھ خود اتنا برا ہوا ہے۔۔ پھر بھی اس اپنے رب پر بھروسہ نہیں چھوڑا۔۔۔۔

ترجمہ

تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا"۔

(القران)

اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور اپنے رب کے حضور گڑ گڑا کر اپنے بھائی کی سلامتی کی دعا کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

کہ اسے کندھے پر کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا۔۔۔اس نے مڑ کر دیکھا تو علی کھڑا ہوا تھا۔۔ناہید بیگم کی طرف سے تسلی بخش جواب مل جانے کے بعد وہ اپنے رب کا شکر ادا کرنے مسجد آیا تھا۔۔۔کہ اس سے زین وہاں نظر آیا۔

زین اس کے گلے لگ کر رونا شروع ہو گیا تھا۔

یار میرے بھائی۔۔۔حوصلہ کر کچھ نہیں ہو گا۔۔اسے۔۔۔وہ ٹھیک ہو جائے گا علی نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

ترجمہ

اللہ نے فرمایا ڈرو نہیں،،میں تمہارے ساتھ ہوں سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں"۔۔۔

(القران)

وہ شکست خوردقدموں سے ہاسپٹل میں آیا۔۔کہ شاید ہی شیزی کی طبیعت میں کچھ بدلاؤ آیا ہو۔۔۔۔لیکن بے سود۔۔۔۔

شگفتہ بیگم کو بھی ہوش آگیا تھا۔۔اور وہ مسلسل رو رہی تھی۔۔۔ گڑیا انہیں سنبھال رہی تھی۔۔۔

آرزو ناہید بیگم کے پاس تھی۔۔۔اور شیز اپر یئر روم میں مصلے پر بیٹھی۔۔۔اپنی محبت،اپنی زندگی کی لیے دعا مانگ رہی تھی۔۔۔

یااللہ میں نے ہمیشہ سے ہی اس کو چاہا ہے،،۔۔تو دلوں کا حال جانتا ہے" نا۔۔۔یااللہ میں اسے اپنا محرم بنانا چاہتی ہوں۔۔۔اسے زندگی دے اگر اسے کچھ ہو گیا۔۔۔۔تو میں جیتے جی مر جاؤں گی۔یااللہ رحم فرمادے،یااللہ ہم پہ رحم فرما۔۔

وہ مسلسل دعائے مانگ رہی تھی۔۔اور سجدے میں گڑگڑا کے اللہ سے شیزی کی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔

آخر مسلسل دعاؤں اور سجدے اور اذکار سے اللہ نے ان کی سن لی۔۔۔

شیزی کے ہاتھوں میں جنبش ہوئی اور وہ آنکھیں کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

شیزی،، میرے بھائی۔۔۔زین جو اس کے پاس بیٹھا۔۔اپنے رب سے دعامیں مگن تھا۔۔شیزی کے ہاتھ میں ہوئی جنبش پہ یک دم چونکا اور باہر ڈاکٹر کے پاس بلایا۔۔۔

Zubi Novels Zone

ڈاکٹر،ڈاکٹر،۔۔۔آکر میرے بھائی کو دیکھیں۔۔۔

ڈاکٹر آکر معائنہ کرنے لگے۔۔۔

اور زین باہر چلا گیا۔۔۔۔۔۔

زین۔۔۔۔۔شگفتہ بیگم بھاگ کر زین کے پاس آئی۔۔۔۔۔ کیا ہوا

زین۔۔۔۔شیزی کیسا ہے؟۔۔۔بتاؤ میرا بیٹا ٹھیک تو ہے نا۔۔۔۔۔

ایک ماں کی بے بسی۔۔۔

ماما حوصلہ رکھیں۔۔۔ڈاکٹر دیکھ رہے ہیں۔۔۔انشاءاللہ ہمارا شیزی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔اس نے اپنی ماں کو کندھوں سے تھام کر گلے لگا یا۔

کنگریچولیشن !۔۔۔ہی از ناؤ آؤٹ آف ڈینجر ڈاکٹر باہر آیا اور انہیں یہ خوشخبری سنائی۔۔۔

آپ کی دعائیں انہیں واپس زندگی کی طرف لے آئیں ہے۔۔۔

کون کہتا ہے کہ معجزے نہیں ہوتے،،، معجزے ہوتے ہیں۔۔۔بس دل میں سچی لگن ہونی چاہیے۔۔۔ابھی انہیں کچھ دیر میں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا۔۔۔تو آپ ان سے مل سکتے ہے۔۔۔

یہ کہہ کر ڈاکٹر چلا گیا۔۔۔پیچھے زین نے اپنی ماں اور گڑیا کو خوشی سے گلے لگایا۔۔اور پھر اپنے باپ کو۔۔۔

ذوالفقار صاحب توزین کے گلے لگ کر بچوں کی طرح رو دیے۔۔۔

بس بابا۔۔۔اب ہمیں اپنے رب کا شکر ادا کرنا چاہیے۔۔۔کہ اس نے ہماری شیزی کو واپس ہمیں لٹا دیا۔۔۔اور اس کی بات سنیں ذوالفقار صاحب نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

گڑیا شیزا کے پاس پریئر روم میں آئی۔۔۔شیزا کی آنکھیں مسلسل رونے سے لال ہو گئی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

شیزا!۔۔۔بھائی آ گئے۔۔۔وہ ٹھیک ہو گئے ہے۔اللہ نے تمہاری دعائیں سن لی۔

گڑیا نے شیزا کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر خوشی سے بتایا۔۔۔اور شیزا فوراً سجدے میں گر گئی۔۔۔۔اور اپنے رب کا شکر ادا کرنے لگی۔۔۔۔کہ اللہ نے اس کے شیزی کی جان بچا لی۔۔۔۔۔

شیزی کو روم میں شفٹ کر دیا تھا۔۔۔پر درد کی وجہ سے اسے بیہوشی کا انجکشن لگایا گیا تھا۔۔۔

اور وہ غنودگی میں تھا۔۔۔ شگفتہ بیگم اس کے پاس بیٹھی اس کے سر پر پیار کر رہی تھی۔۔۔

اتنے میں شیزی نے ہلکے سے آنکھیں کھولی۔۔۔ موم۔۔۔ اس نے پیار سے پکارا۔۔۔

اس کی ماں نے اسے پیار سے چوما اور گلے لگایا۔۔۔۔ ایسے جیسے صدیوں بعد گلے لگا رہی ہوں اور اپنی ممتا کی پیاس بجھا کے جا رہی ہوں۔۔۔۔

موم میں ٹھیک ہوں۔۔۔ اس میں توڑ توڑ کر کہا۔

ہاں !.... میرا بیٹا،، تو ٹھیک ہو گیا۔۔۔ شگفتہ بیگم نے اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

موم !۔۔۔ڈیڈ، بھائی، گڑیا اور میرے دوست کہاں ہیں۔۔۔۔ شیزی نے باقی سب کے بارے میں پوچھا۔۔۔۔

وہ سب باہر ہیں۔۔۔۔ تمہارے دوستوں کو تو بہت مشکل سے گھر بھیجا ہے ان کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔ بہت ضدی ہیں بالکل تمہاری طرح۔۔۔۔ گھر نہیں جا رہیے تھے۔۔ لیکن زین اور تمہارے ڈیڈ نے انہیں سمجھا بجھا کر بھیج دیا۔

شگفتہ بیگم باہر آئی۔۔۔اور شیزی کے ہوش میں آنے کی اطلاع سب کو دی۔۔۔۔

ذوالفقار صاحب اور زین اندر اسے دیکھنے کے لیے گئے۔۔۔

یار ویسے تو نے ڈرا ہی دیا،،اور تمہاری ماں بھی تمہارے لیے بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔ذوالفقار صاحب نے اس کے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ماما،،، مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔۔۔اس نے روتی شکل بنا کر کہا۔۔۔اور اس کی بات پر سب ہنسنے لگے۔۔۔۔

ایک ہفتہ تم ادھر ہی ہو۔۔۔۔اور خبردار جو کوئی شرارت کرنے کا سوچا۔۔۔۔ذین نے ڈپٹتے ہوئے کہا۔۔

مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔۔شیزی نے پھر معصوم سی صورت لیے کہا۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔اتنے میں گڑیا روتے ہوئے اندر آئی اور ہوتے ہوئے اس کے گلے لگ لگی۔۔۔۔

شیزی اس کے رونے سے محظوظ ہوا۔۔۔بس کر دو۔۔اور کتنا رو گئی۔۔۔روتے ہوئے تم بالکل چڑیل لگ رہی ہو۔۔۔شیزی نے اس کے رونے پر چوٹ کیا۔۔۔

بھائی۔۔۔آپ نے ڈرا دیا۔۔آپ جانتے ہے نا کہ۔۔۔۔میں آپ دونوں سے کتنا پیار کرتی ہوں۔۔آئی لو یو بھیا۔۔اس نے یہ روتے ہوئے زین اور شیزی کی طرف دیکھتی ہوں کہا۔۔۔

لو یو ٹو۔۔۔بھیا کی جان۔۔۔ زین نے آگے بڑھ کر اسے پیار گلے لگا یا۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔پریشان نہ ہو۔۔۔۔شیزی نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہااور پھر ڈاکٹر نے اس کو نیند آور انجکشن لگادیا تاکہ وہ سکون سے سو جائے۔۔

شیزا دروازے کی اوٹ سے ہی شیزی کو دیکھا۔۔۔اور اس میں اتنی ہمت نہ تھی۔۔۔۔۔کہ وہ اندر جائے۔۔۔اور شیزی کا سامنا کریں۔۔ لیکن بے سود۔۔۔وہ ہمت ہی نہ کر سکی۔۔۔۔وہ وہاں سے مڑی اور ناہید بیگم کے پاس چلے گئی۔۔۔

ادھر ناہید بیگم کو ہوش آگیا تھا۔۔۔ علی ان کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا ان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیے اور دوسرا ہاتھ ان کے بالوں میں پھیر رہا تھا جیسے کوئی لاڈا اٹھوانا ہو۔۔۔

مما!۔۔۔ پلیز جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔۔۔ آپ کے بغیر ہمارا بالکل بھی دل نہیں۔۔ پہلے ہمیں ڈیڈ چھوڑ کر چلے گئے اور آپ۔۔

آپ پلیز جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔۔۔ علی کی باتیں سن کر انہیں ایسا لگا۔۔۔ جیسے وہ پانچ سال کے علی کی بات کر سن رہی ہوں۔۔۔ جب وہ چھوٹی چھوٹی بات پر اداس ہو جاتا تھا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ناہید بیگم نے آہستہ سے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا۔۔۔اور علی ان کے گلے لگا،وہ دوائیوں کے زیر اثر تھی۔۔۔اس لیے جلد ہی دوبارہ غنودگی میں چلی گئی۔۔۔

زین اور علی ہاسپٹل میں رک گئے۔۔۔جبکہ باقی سب کو گھر آرام کے لیے بھیج دیا۔۔۔اور باقی سب ذوالفقار صاحب کے ساتھ گھر چلیں گئیں۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے تم ہی صرف آزمائش پر پرکھیں گئیں؟تمہیں تمہارے صبر سے بھی پرکھا جائے گا .. پرکھا جائے گا کہ تمہارا صبر تمہاری خواہش کا اجر مانگنے کی ہی تجارت ہے . یا واقعی اس صبر کی نیت اللہ ہے !..

یَا أَیَّتُهَا النَّفسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ،ارْجِعِیٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃٍ مَّرْضِیَّۃٍ

((سورۃ الفجر

! اے اطمینان پانے والی جان / نفس / روح "

اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل،تو اُس سے راضی وہ تجھ سے راضی !.. ."

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بے بسی میں ڈوبا انسان مایوسیوں کی دلدل میں

پھنسا انسان جب ناامید ہوتا ہے،اللہ اسے امید دینے کے لئے چھوٹے

چھوٹے معجزے ضرور دکھاتا ہے،اللہ انسان کو ناامید نہیں چھوڑتا۔۔۔

اور جب وہ امید دے تو خالی نہیں بھیجتا،زندگی ایک آزمائش ہے۔۔۔اس

آزمائش پر پورا اترنے کے بعد اسکی طرف سے تمہارے لئے انعام ہے،

وہ تمہاری کبھی سنی ان سنی نہیں کرتا،وہ تمہاری مقدر کی لکیروں کو تمہاری

دعا سے جوڑے ہوئے ہے،اس لئے بار بار سجدے میں مانگی گئی ایک ہی دعا

کے بدلے بار بار اسکا کن لکھ دیا گیا ہے۔۔

زندگی میں کئی دفعہ آپ بہت ہی برے حالات سے گزر رہے ہوتے ہیں، اس لیئے نہیں کہ ہماری قسمت میں ہی ایسا لکھا تھا، بلکہ اس لیئے کہ وہ ہی ایک راستہ ہوتا ہے اچھے حالات کی طرف جانے کے لئے اس لیئے صبر رکھیں۔۔اور اپنے رب پر بھروسہ رکھو۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ منظر دبئی کے ایک ہوٹل کا تھا۔۔۔جہاں ایک شخص شراب وشباب کے نشے میں دھت روم میں بیٹھا تھا۔۔۔

وہ فون پہ کسی کو ہدایات دے رہا تھا۔۔۔اس کے ساتھ اس کی رقاصہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔

بات ختم کرتے ہی وہ کسی مرئی نقطے پر نظریں جمائے سوچنے لگا تھا۔۔۔شیطانی سوچ۔۔کچھ دیر بعد اس کا خاص بندہ حاضر ہوا۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔غلام بخش کیا خبر لائے ہو؟

سر مال ریڈی ہے لیکن۔۔۔وہ ایک دم کو خاموش ہوا۔۔۔

لیکن کیا۔۔۔اس نے اپنی بھوئیں اچکائیں۔۔۔
لیکن کا کیا مطلب ہے!!!!۔۔

سر وہ کہہ رہا ہے کہ جب تک وہ آپ سے ملاقات نہ کر لے۔۔۔مال کسی بھی صورت میں روانہ نہیں کرے گا۔۔غلام بخش نے اپنی بات مکمل کرتے سر جھکایا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔اگر وہ یہی چاہتے ہیں تو پھر ایسا ہی صحیح۔۔۔میرا پیغام انہیں دے دو کہ۔۔۔ڈون اپنی بات پر قائم رہتا ہے اور کبھی اپنی زبان سے نہیں پھرتا اور ہاں اس بہانے میں اپنے رشتہ داروں سے بھی مل آؤں گا۔۔۔اور اس نے قہقہہ لگایا شیطانی قہقہہ۔۔۔

القرآن-سورۃ نمبر 103 العصر

آیت نمبر 1

ترجمہ:

زمانے کی قسم

آیت نمبر2

:ترجمہ

انسان در حقیقت بڑے خسارے میں ہے

آیت نمبر3

:ترجمہ

سوائےاُن لوگوں کے جو ایمان لائے،اور نیک اعمال کرتے رہے،اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔ ع

ہفتے بعد ناہید بیگم کو ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا تھا۔۔۔جبکہ شیزی ابھی ہاسپٹل میں ہی تھا۔۔ڈاکٹر نے انہیں مکمل بیڈ ڈریس اور ہر قسم کی ٹینشن سے باز رکھنے کو کہا تھا۔۔

گھر میں سب ان کا خیال رکھ رہے تھے۔آرزو نے بھی ان کا بہت خیال رکھا۔۔۔علی یہ سب دیکھ کر بہت خوش ہوا تھا۔۔

ناہید بیگم بھی آرزو کو مشکور نگاہوں سے دیکھتی تھی۔۔۔اور اپنے کیے پر شرمندہ تھی۔۔۔

اور علی تو بس موقع کی تلاش میں تھا۔۔۔۔کہ جلد ہی ناہید بیگم کو ان کی ان کی بیٹی کے بارے میں بتا دیں۔۔

ذوالفقار صاحب اور شگفتہ بیگم بھی ان کے گھر آتے رہتے تھے۔۔

ان کی طبیعت میں بہت بتلاؤ آ رہا تھا۔۔اب وہ زیادہ خوش نظر آتی تھی ۔۔۔جانے خون کا اثر تھا کہ اپنے جسم میں اپنے ہی وجود کی خوشبو انہیں محسوس ہوتی تھی۔۔۔دل میں جیسے ایک سکون سا اترا ہو۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-

آج شیزی کو ہاسپٹل سے ڈسچارج کر دیا تھا۔۔۔اور شیزی نے سکھ کا سانس لیا کہ اس کی ہاسپٹل کے کمرے سے جان چھوٹ گئی۔۔۔

ذین بار بار اسے احتیاط برتنے کی تلقین کر رہا تھا۔۔۔لیکن شیزی کسی کی بات مان ہی نہ لیں۔۔۔اسے ایسے مسکراتا دیکھ ذین کی آنکھیں بھر آئی۔۔۔جو اس نے جلد ہی چھپا دیے۔۔۔

اپنے دل کی حالت کو قابو میں رکھتے ہوئے وہ اس سے ملنے گئی۔۔۔

تم کب آئی شیزا،،،اور یہاں کیوں کھڑی ہو!!!! گڑیا جو شیزی کے "
روم سے نکل رہی تھی۔۔۔شیزہ کو دروازے پر کھڑے دیکھا۔۔۔تو اس
کے پاس گئی۔۔

وہ،،،میں میں۔۔۔وہ نظریں جھکائے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔اور پھر ہاتھ
میں پکڑے تھرماس کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

وہ،،،،میں شیزی کے لیے سوپ لے کے آئی تھی۔۔۔اور خفت کے
نظرے جھکا دیں۔۔۔

گڑیا اس کی بات سمجھ گئی۔۔۔اور اس کی ہچکچاہٹ سے محظوظ ہوئی۔۔

اچھا اب میں چلتی ہوں۔۔۔ شیزا نے کچھ دیر بعد کہا۔۔۔

جس کے لیے لائی ہو اس سے مل کے تو چلی جاؤ۔۔۔ یا ایک بار اسے دیکھ تو لو۔۔۔ گڑیا نے اس کی گھبراہٹ کو کم کرتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں رہنے دو۔۔۔ وہ سویا ہو گا۔ اسے ڈسٹرب کرنا اچھا نہیں لگتا۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔ویسے بھی بھائی کی میڈیسن کا ٹائم ہونے والا ہے۔۔۔ اور وہ جاگنے لگے ہے۔۔۔ اور میں نے انہیں میڈیسن بھی دینی ہے۔۔۔ چلو آ جاؤ روم میں چلتے ہیں۔۔۔

گڑیا نے اس کے ہاتھ سے تھرماس اور کچن میں چلی گئی۔۔۔ جبکہ شیزہ شیزی کے روم میں گئی۔۔۔ جہاں وہ سویا ہوا تھا۔۔۔۔

شیزی کی طبیعت میں کافی فرق پڑ رہا تھا۔۔۔وہ چھوٹے قدم لیتے ہوئے آہستہ سے اس کے پاس کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔اور اسے دیکھ کر اپنی آنکھوں کی پیاس بجھانے لگی۔۔۔۔

تم جانتے نہیں۔۔۔میں نے تمہارے لیے کتنی دعائیں مانگی تھی۔۔۔ تمہیں ٹھیک دیکھ کر میرے اندر زندگی کی نئی کرن پیدا ہو گئی۔۔۔پلیز،،،دوبارہ مجھے کبھی ایسے چھوڑ کے نہ جانا۔۔۔اور بس یہی شیزا کا ضبط ختم ہوا۔۔۔اور وہ روتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

شیزی جو سونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا۔۔شزا کی بات سنتے ہی اس کے لبوں پہ مسکراہٹ آئی۔۔۔

اچھا تو بچی بھی ہم سے پیار کرتی ہے۔۔۔لیکن اظہار نہیں کرتی۔۔۔چل کوئی نہیں ایک دن وہ بھی کر لیں گی۔۔۔اور اپنی یہ بات میں شیزی ہی ہنسنے لگا

بھائی۔۔۔آپ ٹھیک تو ہوں۔۔۔اسے یوں ہی مسکراتا دیکھ گڑیا کو شیزی کی دماغی حالت پر شک ہوا۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں بلکہ اب تو اور زیادہ فٹ ہو گیا۔۔۔شیزی نے اس کی طرح مسکراہٹ اچھالتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ شیزا کہاں چلی گئی؟۔۔۔گڑیا نے پوچھا اور شیزی نے نہ سمجھی کے انداز سے کندھے اچکائے

آپ سے ملنے آئی تھی۔۔۔اور یہ دیکھیں آپ کے لیے سوپ لے کے آئی ہے۔۔۔چلیں جلدی سے پییں اور پھر آپ کو میڈیسن بھی کھانی ہے۔۔۔

شیزی نے جلدی سے گڑیا کے ہاتھ سے سوپ لیا۔۔۔اور ختم کرنے لگا۔

اور شیزادہ ہکا بکا اسے ہی لے کے رہی تھی۔۔۔

ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔ تمہارے ہاتھ کا بدمزہ سوپ بھی پی کے میں تھک گیا تھا۔۔۔۔ کچھ نیا ٹیسٹ بھی ہونا چاہیے اور ایک بار پھر وہ پیالے پہ جھک گیا۔۔۔

ایسا کرتی ہوں۔۔۔ شیزا سے کہتی ہوں روز آپ کے لیے بنا کے لے آئے۔۔۔ کیونکہ میرے ہاتھ کا بدمزہ سوپ پی کے آپ تھک گئے ہے۔۔۔اور گڑیا غصے سے وہاں سے اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

پیچھے شیزی اس کو تنگ کر کے مسکرانے لگا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور وقت یوں ہی اپنی رفتار لے کے اڑتا رہا۔۔۔شیزی اور ناہید بیگم کے ایکسیڈنٹ کو ایک مہینہ ہو گیا تھا۔۔۔اور ان کی دونوں کی طبیعت میں کافی بہتری آگئی تھی۔۔۔

رات کو وہ میڈیسن کھا کر آرام کرنے کے لیے لیٹی ہی تھی۔۔۔کہ علی ان کے کمرے میں آیا۔

میں اندر آجاؤں ممی۔۔۔اس نے اپنی ماں سے دروازے پہ کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

آجاؤ بیٹا!۔۔۔دروازے پر کیوں کھڑے ہو۔۔۔انہوں نے اسے پیار سے کہا۔۔۔

میں نے آپ کو ڈسٹرب تو نہیں کیا اور ساتھ ان کو گلے لگایا۔۔۔۔

نہیں بیٹا ایسا نہیں ہے۔۔۔

اب آپ کی طبیعت کیسی ہے ممی؟۔۔۔۔

علی نے ان کی گود میں سر رکھتے ہوئے پوچھا۔۔

الحمدللہ میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔اور دیکھو تم سب لوگ میرا کتنا خیال رکھتے ہو۔۔۔۔ناہید بیگم نے اس کے سر پہ پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ممی یاد ہے آپ ہمیں بچپن میں پریوں اور شہزادیوں کی کہانیاں سناتی تھی۔۔۔علی نے اپنی امی سے پوچھا۔۔۔۔۔

ناہید بیگم نے اپنے بیٹے کو حیرانگی سے دیکھا کہ وہ اس عمر میں پریوں کی کہانی کی بات کیوں کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

ہاں مجھے یاد ہے۔۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔

ممی آج میں آپ کو ایک کہانی سناتا ہوں۔۔۔۔اور ناہید بیگم نا سمجھی سے علی کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

ایک بادشاہ اور اس کی ملکہ اپنی خوبصورت محل میں ہی رہتے تھے۔۔۔ان کی زندگی بہت خوشگوار گزر رہی تھی۔۔۔ جلد ہی ان کی زندگی میں ایک حسین خوشی آئی۔۔۔ان کی شہزادی جس کو دیکھ وہ دونوں بہت خوش ہوتے تھے۔۔۔

ایک دن ایک دیو قامت آتا ہے اور ان کی شہزادی کو اپنے ساتھ لے کر چلا گیا۔۔ بادشاہ اور ملکہ بہت غمگیں ہو گئے۔۔۔

ناہید بیگم کہانی بہت غور سے سن رہی تھی۔۔۔ پھر ان کی زندگی میں ایک بدلاؤ آتا ہے اور ان کی بیٹی ان کے سامنے آجاتی ہے۔۔۔ لیکن ملکہ اس سے پہچان ہی نہیں پاتی اور اسے بہت تکلیف دیتی ہے اور اس پر ظلم

کرتی ہے۔۔۔کچھ عرصے بعد انہیں پتہ چلتا ہے۔۔۔جو لڑکی ان کی زندگی میں دوبارہ آئی ہے وہ کوئی اور نہیں ان کی پیاری شہزادی ہے۔۔۔

ملکہ شہزادی کے گلے لگ جاتی ہے اور اپنی غلطیوں کی معافی مانگتی ہے ۔۔۔شہزادی اپنی ماں کو معاف کر دیتی ہے اور پھر سب ہنسی خوشی رہنے لگتے ہیں۔۔۔اور کہانی ختم۔۔۔

علی نے اپنی ماں کی آنکھوں میں دیکھتے خوشی سے کہا۔۔۔علی کی آنکھوں میں ایک عجیب چمک تھی۔۔۔

بیٹا یہ سب کیا ہے ؟۔۔۔شہزادی، لڑکی،،
مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی۔۔۔ناہید بیگم قدرے حیرانگی سے بولی۔۔۔

موم وہ ہمیں مل گئی اور اپنی ماں کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔۔

ماما آپ کی اور بابا کی شہزادی۔۔۔ہاں وہی جسے ہم مردہ سمجھ بیٹھے تھے۔۔۔
وہ زندہ ہے اور ہمارے ساتھ ہے۔۔۔بہت پاس دلوں کے قریب۔

ہاں بیٹا!۔۔۔۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم سب کے دلوں میں رہتی ہے۔۔۔ اتنے سال ہو گئے،، نہ تمہارے پاپا مجھے بھولے ہے اور نہ ہی ہماری شہزادی۔۔۔ لیکن موت کے آگے کیا کسی نے کبھی چلی ہے۔۔۔ وہ بے رحم ہے اور یہ کہتے ہی ناہید بیگم کی آنکھوں میں نمی آگئی

میری پیاری مما۔۔۔ آپ کی پیاری بیٹی آپ کے شہزادی اصل میں زندہ ہے اور ہم سب کے درمیان میں موجود ہے۔۔۔۔

کیا سچ میں۔۔۔ ناہید بیگم نے خوشی سے چہک کر پوچھا۔۔۔

ممایہ سچ ہے۔۔۔ علی نے اپنی ماں کے ہاتھوں کو چوما کے اور گلے لگ گیا۔۔۔

میری شہزادی،،، میری جیا زندہ ہے۔۔۔اور ناہید بیگم رو دی۔۔۔۔

اللہ اپنے بندوں پر کتنا مہربان ہے انسان جب امید کا دامن چھوڑ دیتا ہے بالکل مایوس ہو جاتا ہے لیکن اس اللہ کی رحمت اپنے بندوں پر تمام عمر قائم رہتی ہے وہ اپنے بندوں سے کبھی غافل نہیں ہوتا وہ تو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے۔۔۔

علی میری شہزادی کہاں ہے؟۔۔۔میری بیٹی۔۔۔ناہید بیگم نے علی سے پوچھا۔۔۔۔

وہ آرزو ہے۔۔۔جی مما آرزو وہی آپ کی اور بابا کی شہزادی۔۔۔آپ کی بڑی بیٹی۔۔۔

آرزو۔۔۔ناہید بیگم نے نہ سمجھی سے علی کو دیکھا۔۔۔۔

جی مما جب آپ ہاسپٹل میں تھی اور آپ کو بلڈ کی ضرورت تھی۔۔۔تو آرزو نے آپ کو اپنا بلڈ دیا۔۔۔اور تب ہم پر ڈاکٹر نے یہ انکشاف کیا کہ

آپ کے جینزاور آرزو کے جینز ملتے ہیں۔۔۔مزید ٹیسٹ کیے گئے تو یہ شک یقین میں بدل گیا۔۔۔۔

کہ آرزو ہی ہماری بہن ہے۔۔۔لیکن آرزو تو شائستہ کی بیٹی۔۔۔ناہید بیگم تعصب سے بولی۔۔۔

وہ تو اب آپ شائستہ بی کو بلا کر مزید پوچھ لیجئے گا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

آرزو نے مجھے خون دیا۔۔۔میں نے اس کے ساتھ کتنا برا کیا۔۔۔اسے اس کے ماں باپ سے دور کیا۔۔۔یہی نہیں میں نے پڑھی لکھی باشعور لڑکی کے ساتھ غلاموں جیسا سلوک کیا۔۔۔

ناہید بیگم اپنے کیے ظلم پر شرمندہ ہوئے اور دل میں سوچتی رہی۔۔۔

یااللہ!۔۔۔یہ میں نے کیا کر دیا۔۔۔اپنے ہی بیٹی پہ ظلم کیا۔۔۔

ماما پلیز۔۔۔آپ خود کو الزام مت دیں۔۔۔آپ کی مینٹل کنڈیشن ٹھیک نہیں تھی اس وقت۔۔۔اور شاید قسمت میں یہ سب ایسے ہی لکھا ہوا

تھا۔۔۔شاید ہمارا اس سے ملنا ایسا ہی تھا۔۔۔اللہ کے فیصلوں کو تو کوئی نہیں بدل سکتا۔۔۔

اب آپ ریسٹ کریں۔۔۔آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔۔۔صبح اس بارے میں بات کریں گے۔۔۔شب بخیر اور یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔اداس چہرے پر ایک دم خوشی میں آکر جگہ لے لی تھی۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح کا اجالا ہر سو پھیلا ہوا تھا۔۔۔جہاں کسی کی زندگی میں خوشگوار دن آنے والے تھے۔۔۔وہیں کسی کے لیے بدترین دن بھی ثابت ہونے والے تھے۔۔۔۔

صبح کا اجالا ہر سو پھیلا ہوا تھا۔۔۔جہاں کسی کی زندگی میں خوشگوار دن آنے والے تھے۔۔۔وہیں کسی کے لیے بدترین دن بھی ثابت ہونے والے تھے۔۔۔۔

آرزو کچن میں شبو کے ساتھ ناشتے کی تیاری میں مصروف تھی۔دور ہی ناہید بیگم اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔ساتھ خود کو بھی برا بھلا کہا۔۔کہ کس طرح انہوں نے اس معصوم پہ ظلم کیا۔۔۔۔اور آرزو نے ان کی بیماری میں ہر طرح سے خیال رکھا۔۔۔۔یہی نہیں بغیر کسی لالچ کے اپنا خون بھی انہیں دیا۔۔۔۔

آرزو ڈائننگ ٹیبل سیٹ کر رہی تھی۔۔جب بھی اس کی نظر دروازے کی سمت کھڑی اپنی والدہ بھی گئی۔۔۔باعث تشکر اس کی آنکھوں میں نمی آگئی اور وہ بھاگ کر ماں کے گلے لگ گئی۔۔۔

بس کر بیٹا!۔۔۔ نہ رو دیکھ تیری ماں تیرے سامنے کھڑی ہے۔۔۔اور تجھے دیکھ کر مجھے کتنی خوشی ہوئی۔۔۔بتا نہیں سکتی۔۔۔شکر ہے میرے اللہ کا کہ اس نے مجھے تم سے دوبارہ ملوایا۔۔۔

رات کو جب علی نے ساری بات اپنی ماں کو بتادی تھی تو ناہید بیگم نے فون کر کے شائستہ کو بلا لیا تھا۔۔۔

ناہید بیگم آگے بڑھی۔۔۔اور خوشگوار انداز سے شائستہ سے ملی۔۔۔

بی بی جی !۔۔آپ کی طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔اللہ آپ کو ہمیشہ "سلامت رکھے"۔۔شائستہ نے فکر مندی کے انداز سے ناہید بیگم سے پوچھا۔۔۔

اور ناہید بیگم کو مزید شرمندگی نے آگھیرا۔۔کہ کس طرح انہوں نے ان ماں بیٹی کو ذلیل کیا۔۔۔اور آرزو کو بھی اپنے گھر کی ملازمہ بنا کر اس پر ظلم کیا۔۔۔۔

"آؤ اندر آؤ'۔۔۔ یہاں صوفے میں بیٹھو"۔۔۔آرزو اور اس کی ماں ناہید بیگم کے نرمی کے انداز پر تھوڑا حیران ہوئے۔۔۔اور ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔۔۔۔

ناہید بیگم نے ان کو دوبارہ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

شائستہ،،،ناہید بیگم نے مدھم آواز میں کہا۔۔۔ تمہارے پاس میری" ایک امانت ہے اور تم نے اس کا بہت اچھا خیال رکھا۔۔۔ کیا تم مجھے میری امانت میرے جگر کا ٹکڑا واپس کر دوں گی"۔۔۔ناہید اپنی بات مکمل کر کے خاموش ہو گئی۔۔۔۔

لیکن شائستہ تو ناسمجھی سے ناہید بیگم کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

بی بی جی!!!! میں آپ کی بہت مشکور ہوں.. آپ نے اچھے برے وقت میں میرا ساتھ دیا۔۔ لیکن میں آپ کی بات سمجھی نہیں۔۔۔

Zubi Novels Zone

آرزو"۔۔۔انہوں نے آرزو کی جانب اشارہ کیا۔۔۔"یہ میری جیا ہے، میری شہزادی، میرے میری اور سجاد کی شہزادی"۔۔۔۔۔۔

بچپن میں ایک حادثے میں سجاد کی جان چلی گئی تھی اور جیا ہم سے بچھڑ گئی۔۔۔میں نے یہی سمجھا کہ کہیں یہ بھی سجاد کی طرح مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہے۔۔۔لیکن میرے دل کو کسی طرح قرار نہ آیا۔۔۔مجھے ایسا لگتا تھا جیسے میری روح بھٹکی ہوئی ہے۔۔۔اور ان سب نے میری صحت پر بہت برا اثر چھوڑا۔۔۔

لیکن جب خدا کی مرضی ہوتی ہے تب بندے کی ضد نہیں چلتی۔۔۔اور دیکھو اتنے عرصے بعد مجھے میری بیٹی مل گئی۔۔۔آنسو ان کی آنکھوں سے مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔

میں اپنی بے بسی میں اسے پہچان بھی نہ پائی۔۔۔اور اس پر ظلم کرتی رہی۔۔۔ لیکن آرزو چپ چاپ سب کچھ برداشت کرتی رہی"۔۔۔۔ناہید بیگم نے آرزو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

شائستہ کی آنکھیں بھی بھر آئی۔۔۔ناہید بیگم کی ساری روداسن کر۔۔۔۔۔

بیس سال پہلے میں اور میرا شوہر شہر سے گاؤں جارہے تھے۔۔۔کہ راستے میں ایک جگہ پہ ایک بچی خون میں لت پت ہمیں ملی۔۔۔میرے شوہر نے اسے پکڑا اور مجھے تھما دیا۔۔۔

بچی بہت زیادہ رو رہی تھی اور بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔میں نے اس کے سر پہ کپڑا باندھا اور اسے لے کر فورا ہسپتال چلے گئے۔۔۔

ڈاکٹر نے بچی کی فورا مرہم پٹی کی۔۔۔اور کہا فلحال یہ بچے اس عمر میں نہیں ہے کہ اسے باتیں یاد رہیں۔۔۔ورنہ اس کی یادداشت پہ بہت برا اثر پڑتا۔۔۔

چوٹ کافی گہری تھی۔۔۔۔میں اور میرا شوہر بھی بے اولاد تھے۔۔۔تو ہم نے اسے اپنی بیٹی بنا لیا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ڈاکٹر نے ہمیں بتایا کہ ہوش میں آنے پر پتا چلے گا کہ اس کی یاداشت پہ کتنا اثر پڑا ہے۔۔۔۔

جب آرزو ہوش میں آئی۔۔ تو میں نے اسے پیار سے گود میں لیا اور وہ مجھ سے لپٹ گئی۔۔۔

شاید کسی حادثے کے زیر اثر تھی اور جلد ہی ہمارے ساتھ گھل مل گئی۔۔۔۔

ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ اس کی یادداشت پہ اثر پڑا ہے۔۔۔۔اس لیے اسے اپنا نام نہیں پتا تھا اور وہ ہمیں ہی اپنے والدین سمجھنے لگی۔۔۔

ہم نے پولیس میں بھی رپورٹ کروائی۔۔۔لیکن بچی کے کوئی لواحقین ہمیں نہیں ملے۔۔۔اور ہم اس کو لے کر گاؤں چلے گئے۔۔۔

اس سارے ٹائم کے دوران آرزو سپاٹ انداز لیے ایک جگہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔اور بے یقینی سے یہ ساری روداد سن رہی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

شائستہ کی بات سن کر آرزو سسکیوں کے ساتھ رونے لگی۔۔۔۔ وہ خواب،،وہ بچی،،یعنی وہ میں خود ہی تھی۔۔۔اب اس خواب کی گتھی سلجھ گئی۔۔۔۔

کتنی تکلیف میں انہوں نے اپنی زندگی گزاری ہوں گئی"۔۔۔وہ ناہید" بیگم کو دیکھ کر دل میں سوچنے لگی۔۔۔۔

مجھے نہیں معلوم تھا، کہ قسمت اس طرح آرزو کو اس کے والدین" سے ملوائے گئی"۔۔۔

اوران سب باتوں کا علم ہمیں ہاسپٹل میں چلا۔۔۔جب تم نے ممی کی" جان بچائی"۔۔۔۔علی جو کب سے کھڑا،، نم آنکھوں سے سارے معاملے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ناہید بیگم کے پاس آ کر سب کو بتایا۔۔۔۔۔

دور کھڑی شیزا ابھی ساری باتیں سن کر ہکا بکا رہ گئی تھی۔۔۔کیونکہ وہ بہت چھوٹی تھی اور اسے آرزو کے بارے میں کچھ زیادہ پتہ نہ تھا۔۔۔

ناہید بیگم آرزو کے پاس آئی۔۔۔

بیٹی۔۔۔! انہوں نے کرب سے کہا اور اپنی باہیں پھیلائی۔۔۔

اپنی ماں کو معاف کر دو۔۔۔میں نے تمہارے ساتھ بہت ظلم کیا"۔۔۔"

آرزو نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھوں کو تھامااور ان کے گلے لگ گئی۔۔

امی،،،،اس نے نم لہجے سے کہا۔۔۔اور ناہید بیگم کے جسم میں سکونیت چھا گئی۔۔۔۔

آپ معافی نہ مانگے۔۔۔اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں۔۔۔شاید یہ" سب ایسے ہی لکھا تھا"اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔

ناہید بیگم نے بھی اپنی ممتا کی پیاس بجھائی۔۔۔

شیزا اور علی بھی پاس آئے اور آرزو سے گلے مل کر خوب روئیں۔۔۔۔

بس اب تم کہیں نہیں جاؤ گی"۔۔۔ناہید بیگم نے کہا اور شائستہ کے پاس" آئی۔۔۔۔۔۔

شائستہ،،، کیا تم مجھے میری بیٹی دو گی"۔۔۔۔ان کے لہجے میں فریاد" تھی۔۔۔۔ممتا کی فریاد۔۔۔۔

بیگم صاحبہ،،، کیسی باتیں کر رہی ہے"۔۔۔"

آرزو آپ کی بیٹی ہے۔۔۔اور مجھے خوشی ہوئی کہ آرزو کو اس کے "والدین مل گئے ہیں"۔۔

لیکن ایک گزارش تھی۔۔۔کہ کیا آپ مجھے اس سے ملنے دیا کریں گی"۔۔؟شائستہ بیگم نے شائستہ نے ایک آس سے ناہید بیگم سے پوچھا۔۔۔

اب ہم سب مل کر رہیں گے"۔۔۔ ناہید بیگم نے اس کے ہاتھوں کو" اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔"اور میں تمہارے شوہر کا بھی مکمل علاج کرواؤں گی"۔۔۔"آخر تم لوگوں کا مجھ پر اتنا بڑا احسان ہے کہ تم نے میری بیٹی کا خیال رکھا اور اسے پڑھایا لکھایا"۔۔۔

پھر سب نے ڈائننگ ٹیبل کی جانب قدم بڑھائے اور ناشتہ کیا۔۔۔

ناہید بیگم آج بہت خوش تھی۔۔۔اور یہ خوشی ان کے چہرے سے واضح ہو رہی تھی۔۔۔انہوں نے تشکر سے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور رب کا شکر ادا کیا۔۔کہ اس نے انہیں یہ دن دکھائے۔۔۔۔

بے شک،،اس رب کا فیصلہ ہمیشہ بہترین ہی ہوتا ہے"۔۔۔۔"

جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں،ان کا ثواب انہیں بے حساب دیا جائے گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زندگی اپنے ڈگر پر چل رہی تھی۔۔۔کچھ دن بعد شام کو زین،شیزی، زویا،شگفتہ بیگم اور ذوالفقار صاحب،،،ناہید بیگم کے گھر ان کی طبیعت کا پوچھنے آئے ہوئے تھے۔۔۔اور ایک بار پھر اس لیے آئے کہ ناہید بیگم رشتے کے لیے مان جائے۔۔۔۔

ناہید بیگم نے انہیں ساری بات بتائی اور یہ بھی بتایا کہ آرزو ان کی بیٹی ہے۔۔تو وہ سب بہت خوش ہوئے۔۔۔۔شگفتہ بیگم نے آرزو کو گلے سے

لگایااور ذوالفقار صاحب نے اس کے سر پہ شفقت سے ہاتھ پہ رکھا۔۔۔۔

زین کی تو خوشی ہی ڈبل ہو گئی۔۔۔اب شاید اس کی چچی کو اس رشتے سے کوئی اعتراض نہ ہو۔

شگفتہ بیگم اور ذوالفقار صاحب اپنے بھائی کی وفات کے بعد آج ناہید کو خوب مسکراتا ہوا دیکھ رہے تھے۔۔۔اور ساتھ ہی ان کی خوشیوں کے لیے دل سے دعا کی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ناہید بیٹا!.... مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ ذوالفقار صاحب نے ناہید بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔اور ساتھ ہی بچوں کو باہر جانے کا اشارہ کر دیا۔۔۔

زین اور شیزی باہر لان میں آ گئے تھے۔۔۔ جبکہ گڑیا، شیزا اور آرزو روم میں چلے گئے تھے۔۔۔ گڑیا بھی اپنی بڑی کزن سے مل کر بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔

جی بھائی کہیں۔۔۔کیا بات کرنی ہے آپ نے۔۔۔ناہید بیگم نے ذوالفقار صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے۔۔۔

Zubi Novels Zone

ناہید میں نے تمہیں کبھی سجاد کی بیوی نہیں... بلکہ اپنی بہن سمجھا ہے" اور بہنوں سے سے بڑھ کر تمہیں چاہتا ہوں"۔۔۔

جی بھائی،، مجھے معلوم ہے۔۔۔ سجاد کے بعد ایک آپ دونوں ہی میرے "اپنے تھے۔۔۔ جنہوں نے قدم باقدم میرا ساتھ دیا۔۔۔اور میری ہمت بڑھائی۔۔۔بس میں ہی اپنے اتنی مخلص رشتوں کی قدر نہ کر سکی"۔۔۔ناہید بیگم نے دوسری بات غمگیں لہجے سے کہی۔۔۔

آج میں تمہارے پاس بہت چاہ سے آیا ہوں۔۔۔اور امید ہے کہ تم" مجھے مایوس نہیں کروں گی"....ذوالفقار صاحب نے کہا۔۔۔اور ناہید بیگم نا سمجھی کے انداز سے دونوں میاں بیوی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

میں تم سے اپنے بیٹوں کے رشتے کی بات کرنے آیا ہوں"۔۔۔"ہم" پہلے بھی یہی بات کرنے آئے تھے پر وہ حادثہ ہو گیا تھا"۔۔۔شیزی اور تمہاری طبیعت وجہ سے بات آگے نہ بڑھا سکے۔۔۔۔

زین آرزو کو بہت پسند کرتا ہے بہت پہلے ہی سے"۔۔۔"اور شیزی" ہماری شیزا کو"۔۔۔"اب تو تمہیں تمہاری بیٹی مل گئی تو تمہیں تو کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا"۔۔۔۔

دیکھو ہم بہت امید لے کر آئے ہیں تمہارے پاس"۔۔۔۔شگفتہ بیگم نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔

"بھائی،،بھابھی۔۔۔۔آپ میرے بڑے ہیں۔۔۔۔اور بہت مان سے آپ مجھ سے کچھ مانگ رہے ہیں۔۔۔۔میں کیسی انکار کر سکتی ہوں"۔۔۔

"ویسے بھی زین اور شیزی دونوں مجھے بہت عزیز ہے۔۔۔میرے بچوں کی خوشی سے بڑھ کر میرے لیے کچھ نہیں"۔۔۔۔

چلیں،،،تو اس بات پر منہ میٹھا کروائیں اور بہت جلد ہم شادی کے لیے بھی فکس کر دیں گے"۔۔۔۔ذوالفقار صاحب نے آنکھوں میں چمک لیے کہا۔۔۔

بھائی،،یہ سب اتنی جلدی"۔۔۔ناہید بیگم نے ان کی خوشی دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے ناہید بیٹا،،،نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔۔مجھے تو بس انتظار ہے کہ بہت جلد میری بیٹیاں میرے پاس آجائیں گئی"۔۔۔

ناہید بیگم ہی جان کر بہت خوش ہوئی،، کہ ذین آرزو کو پہلے سے ہی پسند کرتا ہے۔۔۔۔حالانکہ تب ساری صورتحال کا علم نہ تھا۔۔۔

شگفتہ بیگم اور ناہید بیگم خوشی سے ایک دوسرے کے گلے ملیں۔۔۔

بھائی صاحب،،،،اگر آپ کو مناسب لگے تو میں اپنی بچیوں سے ایک بار" پوچھ لوں"۔۔۔

مجھے امید ہے کہ مجھے انکار نہیں کریں گے۔لیکن پھر بھی رسمی دنیا پوری" کرنی ہے"۔۔۔۔۔ناہید بیگم نے کہا۔۔

جی بالکل،،،آپ بچیوں سے پوچھ لیجئے گا۔۔ ہمیں کوئی مسئلہ نہیں،،،"

مجھے یقین ہے کہ میری بیٹیاں ہمیں نہ امید نہیں کریں گے"۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زین اور شیزی دونوں لان میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔اور شیزی کو شرارت سوجھی۔۔۔۔

اس نے گڑیا کو میسج کیا۔۔۔کہ وہ شیز اسے ملنا چاہتا ہے۔۔۔۔کسی بہانے سے اسے نیچے لان میں لے کر آئے۔۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا شیزہ

کے موڈ کا۔۔۔نہ جانے کب وہ اپنی زبان اور ہاتھوں سے فائرنگ سٹارٹ کر دیں۔۔۔۔بنا بندوق کے۔۔۔۔

آرزو، شیزا اور زویا کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔وہ تینوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش تھے۔۔۔آرزو بھی اپنے خونی رشتوں سے مل کر بہت خوش ہوئی۔۔۔جیسے دل کو ایک تسکین مل گئی ہو۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

اتنے میں گڑیا کے موبائل میں شیزی کا میسج آیا۔۔۔اس نے میسج پڑھا اور کچھ سوچ کر جواب دیا۔۔۔گڑیا کی ذہن میں شرارت آئی۔۔۔

اگر میں تمہارا کام کروں۔۔۔تو اس کے بدلے میں مجھے کیا ملے گا"۔۔۔"

شیزی نے میسج پڑھا،اسے گڑیا پہ بہت غصہ آیا۔۔۔لیکن فی الحال ضبط کر گیا۔۔۔۔

پھر کچھ ٹائپ کیا۔۔۔"جو تم کہو گی،،،وہ کروں گا،،میری دادی"۔۔۔اب پلیز کوئی موقع دیکھو،،،"مجھے شیزا سے بات کرنی ہے"۔۔۔۔اور میسج سینڈ کیا۔۔۔

زویا نے موبائل دیکھا۔۔۔اور اس نے دل میں ہی خود کو داد دی۔۔۔۔

اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے،،،دیکھنا میں بھی کیسے کیسے کام نکلواتی ہوں"۔۔۔اور اوکے کا میسج کیا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میسج ریسیو ہوتے ہی شیزی بہت خوش ہوا۔۔۔ لیکن فلحال اس نے ذین کو فیل نہیں کروایا۔۔۔ کجا کہ کلاس ہی نا لگ جائے۔۔۔

شیزا اور آرزو آپی میں سوچ رہی تھی کہ نیچے لان میں چلتے ہیں۔۔۔اور ساتھ خوب باتیں کرتے ہیں۔۔۔ کیا خیال ہے!۔۔۔

آئیڈیا برا نہیں ہے۔۔ شیزا نے ہانک لگائی اور آرزو نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

Zubi Novels Zone

چلو،، پھر چلتے ہیں۔۔۔ گڑیا نے کہا۔۔۔

بظاہر تو شیزا آرزو کے ساتھ بڑا سلوک نہیں رکھتی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی دوسروں کا دل نہیں دکھانا چاہیے۔۔۔ اب کہ جب اسے پتہ چلا کہ وہ اس کی بہن ہے تو اس کی خوشی کی انتہا نہیں تھی۔۔۔ اس نے تو موم سے کہہ دیا کہ وہ اپنی بہن کے ساتھ ایک ہی کمرے میں رہے گی۔۔۔ قسمت میں ان کا ملنا لکھا ہوا تھا۔۔

آرزو،، آپی مجھے پانی پینا ہے"۔۔۔ وہ سیڑھیوں پر پہنچے،، توزویا نے کہا" ۔۔۔ اور دونوں کچن میں آ گئے۔۔۔ شیزا سے کہا کہ وہ لان میں چلی جائے۔۔۔ وہیں آ جائیں گے۔۔۔

آرزو کچن میں گئی۔۔اور زویا نے سائیڈ پہ جا کے شیزی کو "مشن کمپلیٹڈ" کا میسج کیا،، کہ وہ الرٹ ہو جائے۔۔۔

شیزی اپنے جگہ سے اٹھا اور ایک ضروری کال کا کہہ کر چلا گیا۔۔ زین کو پیاس محسوس ہوئی تو وہ لان کی رستے کچن میں چلا گیا ہے۔۔۔وہاں آرزو کو دیکھا تو ایک پل کو اسے ایسے لگا کہ،،، اس کا دل دھڑکنا ہی بھول گیا ہو۔۔۔

آپ یہاں،،،،۔۔آرزو جو کچن میں زویا کے لیے پانی لینے گئی تھی۔۔کہ کچن میں کسی اور کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔تو مڑ کر دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔۔جہاں ذین کھڑا ہوا تھا۔۔۔

وہ مجھے پانی پینا تھا۔۔۔پہلے تو دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کے چونکے۔۔۔پھر زین نے ہمت کر کے کہا۔۔۔

آرزو نے گلاس ذین کی جانب بڑھایا۔۔اور وہ کچن سے جانے لگی۔۔۔۔

سنیں"۔۔۔آرزو جو کچن میں ذین کی موجودگی سے کنفیوز ہو رہی " تھی۔۔۔باہر کو جانے لگی۔۔۔لیکن ذین کی آواز پر اس کے قدم رک گئے۔۔۔

کیا ہم کچھ دیر بات کر سکتے ہے"۔۔۔ذین نے " آرزو سے پوچھا اور اس نے اپنا رخ موڑا۔۔۔

آپ کو مجھ سے کیا بات کرنی ہے۔۔۔آرزو نے آنکھوں میں معصومیت لیے پوچھا۔۔ گھنی پلکوں کی جھالر گلابی رخساروں پر گر گئی۔۔۔

اور ایک بار پھر زین ان معصوم آنکھوں کا اسیر ہو گیا۔۔۔لیکن جلد ہی ہوش کی دنیا میں واپس آگیا۔۔۔

مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ ذین نے کرسی کی طرف اشارہ کیا اور دونوں کرسی پہ بیٹھ گئے۔۔۔۔

دیکھیے،،، میں سیدھی بات کروں گا۔۔ مجھے بات کو گول مول اور گھما کر کہنے کی عادت نہیں۔۔۔پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مشکل وقت میں مجھے بہت ہمت دی۔۔۔۔۔

شکریہ کی کوئی بات نہیں۔۔۔آپ نے بھی میری مدد کی۔۔۔میری عزت بچائی۔۔۔آپ کا یہ احسان میں زندگی بھر نہیں بولوں گی۔۔۔ آرزو نے نم لہجے سے اپنی بات مکمل کی اور پھر نظریں جھکا دی۔۔۔

میں نے آپ کی نہیں،،،اپنی جان بچائی ہے اگر اس دن آپ کو کچھ ہو جاتا،،، تو میں کبھی خود کو معاف نہیں کرتا۔۔۔میں ہمیشہ اپنے رب کے حضور دعا گو رہوں گا۔۔۔کہ اس نے مجھے صحیح وقت پر بھیج کر میری زندگی مجھے لٹا دی"۔۔۔۔

اور آرزو تو بس نظریں جھکائے اس کی باتیں ہی سن رہی تھی۔۔

میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں اور آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔امید ہے کہ آپ مجھے مثبت جواب دیں گی"۔۔۔۔

"میرے والدین جو کہ اب آپ کے تایا جان اور تائی جان ہے وہ بھی اس سلسلے میں بات کرنے آئے ہیں"۔۔۔

میں پہلے بھی شادی کی بات کرنے آیا تھا۔۔۔کیونکہ میں آپ کی"
آنکھوں میں مزید آنسوں اور تکلیف نہیں برداشت کر سکتا"۔۔۔

لیکن پھر وہ حادثہ،،، چچی جان اور شیزی کی طبیعت کی خرابی کی وجہ سے بات
آگے نہیں بڑھا سکے۔۔۔

لیکن اب جب سب ٹھیک ہے تو میں آپ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں "
منسلک ہونا چاہتا ہوں۔۔۔ذین اپنی بات کہہ کی خاموش ہو گیا"۔۔۔

آرزو اس کے اظہار محبت پر کنفیوز ہو گئی اور اس نے نظریں نیچے جھکا دی۔۔۔اس کے دل کی دھڑکن ایک دم سے تیز ہوئی اور اوپر سے زین کا اظہار محبت پر وہ سرخ اناری ہو گئی۔۔۔

زین تو اس کے چہرے پر چھائے شرم کے رنگوں سے ہی محظوظ ہوا۔۔۔۔۔

آپ بہت اچھے انسان ہے"۔۔۔۔آرزو نے نظر اٹھا کر اس کی آنکھوں" میں دیکھ کر کہا۔۔۔

وہ ایک لمحہ تھا کہ دونوں کی نظریں ملیں ہوئی۔۔۔اور پھر آرزو نے اپنی نظریں جھکا دی اور وہ کچن سے بھاگ کر باہر آگئی۔۔۔

گلاب لمحوں میں خواب آنکھیں"

ہیں شاعری کا جواب آنکھیں

کبھی جو دیکھوں میں وسعتوں میں

"کرے ہیں مجھے شاداب آنکھیں

وہ باہر آئی تو سامنے اسے زویا نظر آئی،،،، جو موبائل میں مصروف تھی۔۔۔۔زویا نے آرزو کو یوں اس طرح دیکھا، تو تھوڑا پریشان ہو گئی۔۔۔۔

کیاہوا آپی،،،، آپ کی سانس کیوں پھولی ہوئی ہے۔۔۔اور یہ چہرے کا" رنگ کیوں لال ہو رہا ہے"۔۔۔۔

کچھ نہیں"،،،۔۔۔۔آرزو نے جھجھکتے لفظوں سے کہا۔۔۔اور چہرہ " پھیر دیا اب وہ اس کو کیا بتاتی۔۔

آرزو کے یوں شرمانے سے زین کے لبوں پہ دل فریب مسکراہٹ آئی اور وہ مسکراتا ہوا باہر چلا گیا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اووچ۔۔۔ شیزا جو اپنے خیالوں میں چل رہی تھی کہ اچانک شیزی سے ٹکرائی۔۔۔

شکر ہے، میرا سر بچ گیا"۔۔۔ شیزی نے شرارت سے کہا۔۔۔۔ "

زیادہ سمارٹ بننے کی ضرورت نہیں"۔۔۔"سر میرا دکھا ہے، تمہارا" نہیں"۔۔۔ شیزا نے دوبدو جواب دیا۔۔۔

میں بھی تمہارا ہی ہوں"۔۔۔۔شیزی نے سرگوشی کے انداز سے "کہا۔۔۔لیکن شیزا نے سن لیا اور شیزی کے سامنے اپنی دلی کیفیت کو قابو میں رکھا۔۔۔

ویسے مجھے تمہیں تھینکس کہنا تھا کہ تم میرے لیے سوپ لے کے "آئی"۔۔شیزی نے بات بدلتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تھینکس کی کوئی بات نہیں"،،،وہ تو ویسے ہی آرزو آپی نے بنایا تھا۔۔۔تو" میں لے آئی۔۔۔۔ورنہ میں کسی کی ساتھ ہمدردی نہیں رکھتی"۔۔۔

شیزا نے ایک ادا سے بال جھٹک کر اپنی نظریں ادھر ادھر گھماتے ہوئے کہا۔۔۔ کہیں شیزی ان آنکھوں میں اپنا عکس ہی نہ پڑھ لے۔۔۔۔

ویسے پوچھنا تو نہیں چاہتی،،، لیکن خیر پوچھ لیتی ہوں۔۔۔ اب تمہاری طبیعت کیسی ہے"۔۔۔؟

اس کے اس طرح فکرمند ہونے پر شیزی اندر تک سرشار ہو گیا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں اور تم سے مل کر تو اب اور ٹھیک ہو گیا ہوں"۔۔۔"

تمہارے ساتھ گزارا ہوا ہر لمحہ کتنا حسین ہو گا۔۔۔ بلکہ میں تو ساری عمر تمہارا ہاتھ تھامنا چاہتا ہوں۔۔۔ تمہارے ساتھ دو درجن بچے پیدا کر

کے زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔کیا کہتی ہوں تم،،،،۔۔۔۔شیزی نے بے باکی کے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اس کی بات سن کر شیزا کا دماغ غصے سے بھر گیا،،،،،اور آنکھیں لال انگارہ ہو گئی۔۔۔۔وہ ہکا بکا شیزی کی ہی شکل دیکھ رہی تھی۔۔۔

میں تو مذاق کر رہا تھا"،،،،اس کی ایسی حالت دیکھیں شیزی فوراً لائن " پہ آیا،،، کہ شیزا غصے میں سر ہی نہ پھاڑ دیں۔۔۔۔

ویسے تم میرے راستے میں کیوں آئے"۔۔۔شیزا نے خود پہ کنٹرول رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں تو یہاں ہوا خوری کر رہا تھا۔۔۔دیکھو کتنا اچھا موسم ہے۔۔۔" تم سنگ اور حسین لگنے لگا ہے"۔۔۔شیزی نے ایک بار پھر پٹڑی سے اترتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں یہاں کیا گلگت اور ہنزہ کی ہوائیں چل رہی ہیں،،،،،جو تم یہاں " ہوا خوری کر رہے ہو"۔۔۔شیزا نے ہاتھ ہلا ہلا کر جواب دیا۔۔۔

"ہاں نہ تمہیں بھی کرنی ہے تو آجاؤں،،،میرے ساتھ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ایک دوسرے کے سنگ یوں چلیں گے۔۔۔کہ پیچھے بہاریں گنگنانے لگے گی"۔۔۔

"ایک تو تمہارا شاعرانہ انداز۔۔۔۔شاعرانہ کم،،،لوفرانہ زیادہ لگتا ہے"۔۔۔شیزا نے اسے کہا،،اور پیر پٹختی اندر رکھ دی چلی گئی۔۔۔زویا اور آرزو اس کے پاس۔۔۔۔

"ارے کہاں جا رہی ہو میرے سپنوں کی را"۔۔۔۔

"شیزی"۔۔۔۔۔ ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ زین کی گرجدار آواز" آئی۔۔۔

یااللہ بچالے،،،ذین بھائی نے کچھ دیکھا ہو اور نہ سنا ہو"۔۔۔۔وہ وہ "
منہ میں بڑ بڑاتا رہا۔۔

یہاں کیا کر رہے ہوں؟"۔۔۔میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا"
تھا!"۔۔۔۔۔۔

شکر ہے بچت ہو گئی"،،،شیزی نے میں دل میں سوچا۔۔۔"

کچھ نہیں برو،،،آئیں چلتے ہیں۔۔۔علی بھائی بھی آنے والے ہوں "
گے"۔۔۔اور وہ لان میں چلیں گے۔۔۔

جبکہ شیزہ منہ کے بگڑے تیوروں کے ساتھ آرزو اور زویا کے پاس آئی۔۔۔

"یہ تمہارے موڈ کو کیا ہوا!..ایسا لگ رہا ہے،،، جیسے کسی سے لڑ کر آ رہی ہو۔۔۔"

ZNZ
Zubi Novels Zone

زویا نے پہلے اس کے منہ کی طرف دیکھا اور پھر نہ سمجھی سے آرزو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کچھ نہیں یار، چلو مما کے پاس چلتے ہیں"۔۔۔اور پھر وہ تینوں اندر لاؤنج میں چلی گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ذوالفقار صاحب کی فیملی اپنے گھر چلیں گئیں۔۔۔

اور باقی سب لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

آرزو اور شیزا تم دونوں ادھر آؤ۔۔ ناہید بیگم نے ان دونوں کو اپنے پاس بلایا۔۔ ان کے ساتھ شائستہ بھی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

جی مام آپ نے ہمیں بلایا،،، آرزو نے پوچھا"۔۔"

ہاں بیٹا،،، بیٹھو مجھے تم دونوں سے ضروری بات کرنی ہے"۔۔۔۔بیٹا تم" اتنے سال اپنوں سے دور رہیں۔۔۔۔اور دیکھو شائستہ نے طرح تمہارا کتنا اچھا خیال رکھا۔۔۔۔اگر تم اجازت دو تو تمہارے لیے میں کوئی فیصلہ کرنا چاہتی ہوں"۔۔۔ناہید بیگم نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی موم، آپ کہیں،،، میں سن رہی ہوں"۔۔۔ "

بیٹا تمہارے تایا جان آئے تھے اور وہ تم دونوں کو اپنی بیٹیاں بنانا چاہتے ہیں۔۔۔اب تم لوگوں کا کیا فیصلہ ہے۔۔۔اگر کوئی بات ہے تو مجھے بتا سکتی ہو،،، لیکن تمہارے تایا جان بہت مان سے تم دونوں کا رشتہ لے کر آئے ہیں"۔۔۔ناہید نے دونوں کو پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

" میں آپ کی بیٹی ہوں،،،،دور تھی تو کیا ہوا۔۔۔اب تو ہم ایک ہیں،،، اور آپ جو فیصلہ کریں گے،،، مجھے کوئی اعتراض نہیں"۔۔۔۔

" جی موم،،، جیسے آپ کو بہتر لگے مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں۔۔۔وہ دونوں بولی"۔۔۔

ناہید بیگم بہت خوشی ہوئی اور فوراً اپنی بیٹیوں کی گلے لگ گئی،،،،اور دونوں کا ماتھا چوما۔۔۔۔

پھر شائستہ بی سے ملی۔ان کی آنکھوں میں تشکر کے آنسوں آگئے۔۔۔

سجاد دیکھیں،،، مجھے ہماری پرنسس مل گئی۔۔ ہم دونوں اسے کتنا پیار" تیار کرتے تھے۔۔۔یہ دیکھیں آج خوشی کا موقع ہے۔۔۔اور آپ کی کمی ساری عمر میرے ساتھ رہیں گئی"۔۔۔ناہید بیگم،،،، سجاد صاحب کو یاد کر کے دل میں غمگیں ہو گئی۔۔۔۔

"ویری بیڈ!!!.... کیا آپ سب مجھے بھول گئے ہو"۔۔۔۔ علی نے پیچھے سے فوراہانک لگائی۔۔۔

" ارے نہیں بیٹا،، تم تو میرے شہزادے ہوں۔۔۔ میں تمہیں کیسے بول سکتی ہوں"۔۔۔۔اور کل ہی تمہارے تایا جان کو فون کر کے ان کو خوشخبری سناؤں گی۔۔۔۔

"شہزادے کم اور لال مرچ کی فیکٹری زیادہ لگتے ہے۔۔۔ ہر وقت غصے میں بپھرے شیر کی طرح"۔۔۔۔۔

شیزا نے علی کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔لیکن آرزو نے اس کے سر پہ چپت لگائی۔۔۔ ناہید بیگم نے اس کو تند آنکھوں سے گھورا تو وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

اب تم لوگ اپنے اپنے روم میں جاؤ،،،بہت رات ہو گئی۔۔۔۔

بھائیییییییی"۔۔۔۔سب اپنے کمروں میں جانے لگے تھے کہ علی نے" شیزا کے بال بگاڑ دیے۔۔۔شیزا نے غصے میں چیخ کر کہا لیکن تب تک علی وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔۔۔

اور آرزو تو بس اس کی حالت دیکھ کر ہنستی ہی رہ گئی۔۔۔

کیاہے آپی،،، آپ بھی مجھ پہ ہنس رہی ہے،،،، جائیے میں آپ سے" بات نہیں کرتی"اور غصے سے منہ پھلا کے کمرے میں بیڈ پہ لیٹ گئی۔۔۔۔

اچھا میری بہن ناراض نہ ہو،،،،اور اسے اٹھا کے گلے لگایا"۔شیزا بھی" خوشی سے آرزو کے گلے لگ گئی۔۔۔

خونی رشتوں کا احساس بھی ایک محسور کن ہوتا ہے۔۔۔آرزو جتنا اللہ کا شکر ادا کرتی کم تھا،،، کہ اس کے رب نے اسے اس کے خونی رشتوں سے ملوایا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اعجاز صاحب اور شائستہ بیگم بھی ان کے ساتھ رہنے لگے تھے۔۔۔

شائستہ نہیں رہنا چاہتی تھی لیکن ناہید بیگم کے اصرار پر یہاں شفٹ ہو گئے تھے۔۔۔ علی اعجاز صاحب کا باقاعدہ علاج بھی کروا رہا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے ان کی طبیعت اب بہت حد تک سنبھل گئی تھی۔۔۔۔

کچھ دن بعد علیزہ اور ریحان کا نکاح تھا۔۔۔ لڑکوں کا پلان بنا،، کہ وہ نکاح کے دن ٹیوننگ کریں گے۔۔۔۔۔اور ادھر لڑکیاں بھی ایک جیسے ڈریسز کی شاپنگ کر رہی تھی۔۔۔

سب بہت خوش تھے۔۔۔ جیسے دکھ کے بادل چھٹ گئے۔۔۔اور ہر طرف خوشیاں پھیلنے لگی۔۔۔۔

آرزو نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔اور وہ بہت پر سکون تھی،،، کہ اس کی اس خواب سے جان چھوٹ گئی۔۔۔۔

اور صبر کر۔بے شک اللہ نیکو کار کو کار ثواب ضائع نہیں کرتا"۔"

(القرآن)

Zubi Novels Zone

اب اسے سمجھ آیا کہ دراصل وہ خواب اس کے لیے اشارہ تھا۔۔اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔اور اپنے رب کا شکر ادا کیا،، کہ وہ اس کی ہر آزمائش پہ پورا اتری اور اپنے والدین ملی۔۔۔

بے شک اس دنیا میں ایسا کچھ نہیں،،، جو دعا سے مل نہیں سکتا "

ہوں"۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

جمعہ کو علیزا اور ریحان کا نکاح تھا۔ریحان نے اف وائٹ کلر کا سوٹ ساتھ میں گولڈن ویسکوٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔

شیزی، زین اور علی نے وائٹ کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔۔۔وہ چاروں بے حد خوبصورت لگتے رہے تھے۔۔۔

لڑکیاں بھی کچھ کم تیار نہیں ہوئی تھی۔۔علیزہ نے گولڈن کام والا سوٹ پہنا ہوا تھا۔۔۔اور سر پہ ریڈ کلر کا دوپٹہ اڑا ہوا تھا،،، جس پہ ریحان کی دلہن لکھا ہوا تھا۔۔۔وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔بیوٹیشن نے اسے بہت پیارا میک اپ کیا تھا۔۔۔۔

باقی زویا، شیزہ اور آرزو نے پنک کلر کی ایمبرائڈری لانگ فراک اور وائٹ پاجامہ پہنا ہوا تھا۔۔۔میک اپ تینوں نے برائے نام کیا تھا۔۔۔

آرزو نے پنک کلر کا گلوز،،، آنکھوں میں مسکارا لگائے،،، ہاتھوں میں خوبصورت چوڑیاں پہنی ہوئی تھی۔۔۔سادگی میں بھی وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔

لان کو خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا،،، ہر طرف گیندے کے پھول لگے ہوئے تھے۔۔۔عورتوں اور مردوں کے لیے الگ الگ انتظام کیا ہوا تھا۔۔۔درمیان میں ایک پھولوں والی چادر کی باڑ لگائی گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد علیزہ کو لایا گیا اور پردے کی اس طرف بٹھا دیا۔۔۔

مولوی صاحب آئے اور ایجاب و قبول کا سلسلہ شروع ہوا۔۔۔دونوں طرف سے رضامندی لینے کے بعد مولوی صاحب نے دعا کے لیے ہاتھ

اٹھائے اور نکاح میں برکت اور خیر کے لیے دعا کی۔۔۔ پھر ہر طرف مبارکباد کا دور شروع ہوا۔۔۔۔۔

مبارک ہو یار!۔۔۔آخر تو پھنس گیا۔۔۔

ہاہاہا،،،،، تو اپنا بتا کے تیری باری کب آئے گی۔۔۔اور کب مجھے اپنے سڑیل دوست کے نکاح کے چھوارے کھانے کو ملیں گے۔۔۔ علی اور ریحان نے ایک دوسرے سے گلے ملتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بہت جلد،،،میرے یار۔۔۔۔۔ تیرا یہ دوست بھی گھوڑی چڑھنے والا ہے۔۔۔ علی نے زویا کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔اور ریحان اس کی آنکھوں کا مفہوم سمجھ کر مسکرانے لگا۔۔۔۔

ریحان،،،علیزہ کی جانب آیا۔۔۔اور اس کا گھونگٹ ہٹایا اور ریحان تو اس کی خوبصورتی کا دیوانہ ہو گیا۔۔۔کہ سادگی میں بھی وہ اس پہ غضب ڈال رہی تھی۔۔۔۔

بھائی آپ کو میری دوست کے ساتھ بیٹھنے کے لیے ہمیں نیگ دینا ہو گا۔۔۔۔۔بولیں،،منظور ہے۔۔۔شیزا نے کہا۔۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کیوں بھائی یہ کیوں تنگ دیں۔۔۔اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھ رہے ہیں۔۔۔ تم کیوں بیچ میں آکر راستہ روک رہی ہو۔۔۔۔۔ شیزی نے ہانک لگائی۔۔۔ اسے تو موقع چاہیے تھا۔۔۔ شیزا کو تنگ کرنے کا۔۔۔۔

ہم نے آپ سے بات نہیں کی۔۔۔اور دوسرا ہمیں نہیں پتا،،، ہم تنگ لے کر ہی جائیں گئے۔۔۔ شیزا نے ریحان کے آگے ضد کرتے ہوئے کہا ۔۔۔۔ گڑیا اور آرزو بھی شیزا کے ساتھ ہی تھی۔۔۔

زین نے ان کو بلینک چیک نکال کر دیا۔۔اور گرلز نے "یاہووووو" کا نعرہ لگایا۔۔۔۔۔

علیزہ اور ریحان کو ایک ساتھ بٹھا گیا۔۔اور کچھ رسمیں ہوئی۔۔۔ میوزک سٹارٹ ہوا،، تو شیزی نے ڈانس کیا۔۔۔اور ساتھ زین علی اور ریحان کو بھی شامل کیا۔۔۔۔

میرے یار کی شادی ہے۔۔۔

میرے یار کی شادی ہے۔۔۔۔

شیزی عجیب طریقے سے ڈانس کررہا تھا۔۔اور زین،،،ریحان اور علی تو اس کے حرکتوں پہ افسوس کر کے ہی رہ گئے۔۔۔۔

جب کہ شیزا،زویا اور آرزو کی تو ہنسی ہی نہیں بند ہورہی تھی۔۔

ایک دم سے ساری لائٹ بند ہوئی اور میوزک چینج ہوا۔۔۔۔اور شیزا سامنے آئی۔۔۔

جہاں شیزی ہوں،،،وہاں شیزا کہاں پیچھے رہنے رہی تھی۔۔۔۔۔

رات کی رنگینی دیکھو کیا رنگ لائی ہے

ہاتھوں کی مہندی بھی جیسے کھل کھلا ہی ہیں

اتنے میں زویا بھی شیزا کے ساتھ آئی۔۔۔ اور دونوں نے ایک جیسے سٹیپ لیے۔۔۔

مستیوں نے آنکھ یوں کھولی
جھومتی دھڑکن یہی بولی

بلے بلے نچے ہے یہ باوراجیا

بلے بلے لے جائے گاساورا پیا

جلے جلے نینوں میں جیسے پیار کا دیا

بلے بلے لے جائیں ساوراپیا

شیزااورزویاڈانس کررہے تھے۔۔۔کہ شیزی، شیزاکے سایہ سامنے آیااور ڈانس کرنے لگا۔۔۔ شیزانے اسے ناک چڑھائی۔۔۔

جی بھر کے آج ناچ لے

آساری رات ناچ لے

شرمانا چھوڑ،،،،،ناچ لے ناچ لے

زین تو دور کھڑا کب سے آرزو کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔اور آج اس کی نظریں آرزو سے ہٹ نہیں رہی تھی۔۔۔ وہ بھی بیچاری اس نظروں سے کنفیوز ہوتی،،،، کبھی یہاں دیکھتی تو کبھی وہاں۔۔۔

شیزی کھینچ کر زین اور علی کو بھی سٹیج پر لے آیا اور دونوں شروع ہو گئے۔۔۔

چاہنے لگے دل جیسے اسی پہ اڑ جائے
دور نہ رہے یار سے آنکھ جب لڑ جائے

ذین آرزو کو نظروں کے حصار میں لیے ہوئے سٹیپ لے رہا تھا۔۔اور اتنے میں علی بھی زویا کو دیکھتے ہوئے سٹیج پہ آیا۔۔۔۔یہ آج علی بھائی کچھ عجیب نظروں سے ہی دیکھ رہے ہے،،،زویا نے دل میں سوچا۔۔۔۔

وہ جہاں بھی ہو راستہ وہیں کو مڑ جائے
کوئی پیار کا راگ سا بدن میں چھڑ جائے

لڑکی کے بول پر شیز ااور زویاان کے سامنے آئی۔۔۔۔اور اپنے ساتھ آرزو اور علیزہ کو بھی لے آئی سٹیج پر۔۔۔۔اور علی ریحان کو۔۔۔

خواب آنکھوں میں سجائے، جو پیا کے سنگ رہے گن گن کے اب دن آئے، وہ پیا کے سنگ

بلے بلے ناچے ہے یہ باوراجیا

بلے بلے لے جائے گا ساوراپیا

لڑکے ریحان کے ساتھ ڈانس کر رہے تھے۔۔۔ جبکہ لڑکیاں علیزہ کے ساتھ گول دائرے میں گھوم رہی تھی۔۔۔۔اور پھر ایسے ہی ہلے گلے میں نکاح کی تقریب ختم ہوئی۔۔۔اور سب اپنے گھر کو چلے گئے۔۔۔۔

بس ذین اور علی کی فیملی وہی تھیں۔۔۔ ینگ پارٹیز خوب مستیاں کر رہی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

ریحان نے شیزا کو علیزہ سے ایک ملاقات کرنے کے لیے کہا۔۔۔جو وہ پہلے تنگ کرتی رہی،،، لیکن پھر علی کی گھوریوں سے فوراً مان گئی اور علیزہ کو لے کر روم میں چلے گئی۔۔۔

آج تو بڑی خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔لگتا ہے مجھے امپریس کرنے کی" کوشش کر رہی ہو"۔۔۔وہ جو علیزہ کو روم میں چھوڑ کے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی کہ ریلنگ کے پاس کھڑے شیزی کی بات پر مڑی..

ہونہہ!!!!...بندہ کتنا پال لے پر۔۔۔اس قسم کی خوش فہمی نہ" پالے"۔۔۔اس کے بات سنتے شیزا کے دل میں ہلچل ہوئی۔۔۔لیکن

اس نے شیزی کے سامنے ظاہر نہ کی۔۔۔ورنہ شیزی کو تو موقع مل جائے گا شزا کو تنگ کرنے کا۔۔

اس نے ایک ادا سے بال جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔اور چلی گئی۔۔۔

ٹیڑھا ہے،،،پر میرا ہے"۔۔۔شیزا نے مسکراتے ہوئے خود سے کہا۔۔۔

کب تک اپنے دل کی بات،،،اپنے دل میں چھپا کے رکھوں گی جان من" ہم بھی دیکھتے ہے"۔۔۔شیزی نے پیچھے سے آواز میں خمار لیے کہا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

علیزا بیڈ پر کنفیوز سی ہو کر بیٹھی تھی۔۔۔ ریحان روم میں آیا،،، تو وہ سمٹ گئی۔۔۔ اور اس کی ایسی حرکت دیکھتے ریحان محظوظ ہوا۔۔۔ کہ کہاں وہ لاابالی اور شرارتی سی علیزا اور کہاں اس کا یہ شرمیلا انداز۔۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے ساتھ بیڈ پہ بیٹھ گیا۔۔۔ "تو کیسا لگ رہا ہے آپ کو مسز ریحان بن کر،،،، بہت شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے۔۔۔ میں آج بہت خوش ہوں اور ہمیشہ کوشش کروں گا،،، تمہیں خوش رکھنے کی"۔۔۔۔

اس نے رنگ علیزہ کے ہاتھ میں پہناتے ہوئے کہا اور اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا۔۔۔

شرم سے علیزہ کا چہرہ لال اناری ہو گیا۔۔حیااور محبت کے کئی رنگ اس کے چہرے پر بکھر گئے۔۔۔اس کو ایسے شرماتا دیکھ کے ریحان کے لبوں پر ایک مسکراہٹ آئی۔۔۔

وہ کھڑی کسی لڑکے سے بات کر رہی تھی اس بات سے انجان کے کوئی سرخ انگارہ لیے آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔وہ جیسے ہی آگے جانے لگی کہ کسی مظبوط ہاتھوں نے اسے پکڑ کے دیوار کے ساتھ پن کر دیا۔۔یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ اسے سمجھ ہی نہ آیا۔۔پھر جب ذرا ہوش بحال ہوئے تو سامنے اسی سڑیل چہرے کو دیکھا۔۔۔

کس سے کھڑی ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی"،،،، علی کی گرم سانسیں " اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔۔۔وہ بالکل اس کے پاس کھڑا تھا۔۔۔

کسی سے نہیں،،،وہ بس "۔۔۔"

ایسے ہی کسی سے بھی منہ اٹھا کے بات کرنے لگ جاتی ہوں"،،،، علی" نے سرخ انگارہ لیے آنکھوں سے کہا۔۔۔۔غصے سے اس کے ماتھے کی رگیں تن ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

آپ کو اس سے کیا،،،، میں جس سے مرضی بات کروں"۔۔۔خود کو" ہمت دیتے ہوئے اس نے مقابل کو جواب دیا۔۔۔۔

تمہارے سارے حقوق مجھ سے ہی ہے،،،آئی سمجھ،،،،تم میرا جنون" ہو،،،،اور بہت جلد یہ تمہاری ننھی سی جان بھی میں اپنی طرف دسترس میں لے لوں گا"۔۔۔اس نے اس کے ہاتھوں کو چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

زویا اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی،،،جو دباؤ کی وجہ سے لال ہو گئے تھے۔۔۔

علی نے اپنے غصے کو کم کرنے کے لیے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔پھر زویا کی طرف بڑھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

"ایک بات میری کان کھول کے سن لو،،،آج کے بعد میں تمہیں یوں کسی کے ساتھ کھڑے ہو کے ہنستے مسکراتے اور باتیں کرتے ہوئے دیکھا۔۔۔تو سوچ لینا تمہاری ٹانگیں توڑنے میں میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤں گا۔۔۔میں تم پہ کسی کی نظر بھی برداشت کر سکتا۔۔۔کیونکہ تم علی سجاد کی محبت ہو اور یہ بات اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں بٹھا لو"،،،انگلی سے اس کے دماغ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

وہ غصے سے اس کے منہ پہ پھنکارتا ہوا چلا گیا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ان پھولوں کی خوبصورتی آپ کے آگے کچھ نہیں" اس نے آرزو کے" کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔۔۔اور اس کی بات سنتے آرزو کے چہرے پہ شرم وحیا چھا گئی۔۔۔آرزو جو ایک سائیڈ پر کھڑی پھولوں کی خوبصورتی میں مگن تھی۔۔۔۔۔۔

زین اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔۔۔اور کچھ نوٹ اس کے سر پہ سے وار کے ایک ویٹر کو دیں دیے۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہے،،، مجھے ڈر ہے کہ کہی میری ہی نظر نہ لگ جائے۔۔۔اس نے پیسے ویٹر کو دیتے ہیں ہوئے کہا۔۔۔اور اس کی بات سنتے آرزو نے اپنی پلکیں شرم سے جھکا دی،،،،اور زویا کے پاس چلی گئی۔۔۔۔۔

پیچھے زین کے لبوں پہ خوش کن مسکراہٹ آگئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر ایک انفارمیشن ملی ہے علی اور زاہد اس وقت ریسٹورنٹ میں بیٹھے،،، میٹنگ اٹینڈ کر رہے تھے۔ہوئے تھے جب زاہد نے اسے مخاطب کرتے ہوئے سرگوشی کے انداز میں کہا۔۔۔

بولو،، کیا کہنا ہے تمہیں!۔۔۔علی نے اس سے کہا۔۔۔

سر انفارمیشن ملی ہے،،، کہ بہت جلد ڈون پاکستان آرہا ہے،،، ایک غیر قانونی میٹنگ کے سلسلے میں۔۔۔اور وہ کسی اپنے رشتہ دار سے بھی ملے

گا۔۔۔آپ سمجھ تو گئے ہوں گے نا۔۔۔زاہد نے اسے پوری بات بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں جانتا ہوں،،،وہ کس سے آ کر ملے گا۔۔اور تم زاہد اس پہ نظر رکھنا،، اور مجھے پل پل کی نیوز چاہیے۔۔۔۔بہت جلد اس سے بدلے کا ٹائم آنے والا ہے"۔۔۔۔۔علی نے خود پہ ضبط رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"سر،،،آپ کیسے جا سکتے ہے،،،آپ۔۔۔وہ ابھی مزید کچھ کہنا چاہ رہا تھا،،،کہ علی نے اسے مزید بولنے سے روک دے رہا"۔۔۔۔اور ہاتھ کے اشارے سے جانے کے لیے بول دیا۔

زاہد چلا گیا،،، پیچھے وہ بھی سر جھٹک کر کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔۔۔

ڈیڈ بہت جلد میں،،، ہماری خوشیوں کے قاتل کا انجام لکھوں گا۔۔۔ " اور وہ مجھ سے نہیں بچ پائے گا"۔۔۔ وہ خود سے ہم کلام کرتے ہوئے بولا۔

Zubi Novels Zone

ناہید بیگم نے ذوالفقار صاحب سے علی کی خواہش پہ زویا کا ہاتھ مانگا۔۔۔ جو انہوں نے بخوشی قبول کر لیا اور اگلے مہینے ان تینوں کی شادی اکٹھے کرنے کا سوچا۔۔۔۔

سب بہت خوش نظر آ رہے تھے۔۔۔لڑکیاں تو بازار سے شاپنگ کرتے تھکتی ہی نہیں۔۔۔جبکہ وہاں دوسری طرف لڑکے بھی اپنی کاموں میں مصروف تھے،،،شیزی تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔۔۔

"ہیلو،،کون"۔۔۔اس نے کال رسیو کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

میں ہوں سویٹ،،،،تمہارا فیوچر ہسبینڈ!"۔۔۔"

کون بے شرم بات کر رہا ہے"،،،،شزا نے لاعلمی ظاہر کرتے" ہوئے۔۔۔اسے پتہ چل گیا تھا کہ شیزی بات کر رہا ہے لیکن وہ اسے تنگ کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔

شیزا میں ہوں،،، شیزی،،، تمہارا مجازی خدا،،، تمہارا ہم سفر،،، تم نے کیا مجھے پہچانا نہیں"،،،، شیزی کی اداکاری اففففففف۔۔۔۔۔

خود کو زیادہ سمارٹ سمجھنے کی کوشش مت کرنا،،،، اور زیادہ فری نہ ہو،، اگر میں شادی سے انکار کر دوں،، پھر تم بیٹھے رہنا میرے انتظار میں"۔۔۔ شیزا فون کو گھورتے ہوئے ایسے کہا جیسے سامنے شیزی ہوں۔۔۔۔۔

"ایسے کیسے انکار کر دوں گی!...... تم تو مجھے بھی پسند کرتی ہوں نا،،،، میں نے تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنی ہے،، چاہت دیکھی

ہے،،،پیار دیکھا ہے۔۔۔اور میں بہت خوش ہوں کہ مجھے تمہارا ساتھ ملا"۔۔۔۔

شیزی نے اس بار سنجیدگی سے کہا۔۔۔اس کی باتیں سن کر شیزا کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔۔۔۔وہ بھی شیزی سے محبت کرتی تھی،، لیکن اس وقت وہ اسے تنگ کر رہی تھی۔۔۔۔جس میں اسے بڑا مزہ آرہا تھا۔۔۔۔

"اووووہ۔۔۔۔! ہیرو،،زیادہ مجنوں بننے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔اور اپنے یہ فلمی ڈائیلا گز اپنے پاس ہی رکھو"،،،اور کھٹاک سے فون بند کر دیا۔۔۔

فون بند کرنے کے بعد وہ کتنی دیر اس کی حالت کے بارے میں سوچتی رہی اور زور زور سے ہنسی لگی۔۔۔

"تم کیوں ہنس رہی ہو،،، کیا پاگل ہو گئی ہو یا دماغ میں کہیں چوٹ لگ گئی ہے۔۔۔ جو بلاوجہ سے ہنسنے جا رہی ہو"۔۔۔ آرزو جو روم میں آ رہی تھی۔۔۔ اسے ہنستے ہوئے دیکھ کر اس کے پاس آئی اور اس کا ماتھا چیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"افو ہھھو وووں،،، آپی۔۔۔۔ کیا ہے بندہ مذاق کرتا ہے،،، تو ہنستا بھی تو ہے نا"۔۔۔ شیزا نے اس کے ساتھ گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھاتو تم کس کے ساتھ مذاق کر رہی تھی"،،، آرزو نے آئی برو اچکاتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔

آپ کے ہونے والے دیور سے اور پھر ہنسنے لگی۔۔۔۔ "مجھے تو اس کی حالت کا سوچ سوچ کے ہنسی آ رہی ہے۔۔۔ کیسے معصوم مجنوں بنا ہوا تھا"۔۔۔۔۔۔

بری بات ہے شیزا،،، اتنے اچھے تو ہیں شیزی بھائی۔۔۔۔ " تم سے بہت پیار کرتے ہے،،، تم " دونوں کی جوڑی خوب جمے گی۔۔۔ اور میں نے سنا ہے۔۔۔ جیسے کو ویسا ہی ٹکڑتا ہے"،،، آرزو نے اس کے کندھے پہ پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ اور اپنی آخری بات پہ وہ خود بھی ہنسی۔۔

بس کر دیں آپی،،،،وہ ہمیشہ مجھے تنگ کرتا ہے۔۔۔اب مجھے موقع ملا" ہے تو کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھاؤں"۔۔۔۔

شادی کے بعد تو ویسے ہی بندہ سیریس ہو جاتا ہے نا".....شیزا نے اپنی " انفارمیشن آرزو سے شیئر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تم دونوں کا کچھ نہیں ہو سکتا"،،،،آرزو نے جھرجھری لے کے" کہا۔۔۔

اچھا آپی،،،،آپ اپنا بتائیں۔۔۔آپ کو زین بھائی کیسے لگتے" ہے"۔۔۔اور آرزو تو زین کا نام سنتے ہی بلش کرنے لگی۔۔۔۔

اووووووہو،،،،،،ان کا نام لیتے ہی،،،آپ بلش کرنے لگی"۔۔۔"چکر""""" کیا ہے!..... ہمیں بھی تو پتہ چلے"۔۔۔شیزا نے آنکھیں مٹکا مٹکا کر پوچھا۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے،،،،ذین بہت اچھے! ہے۔۔۔ میں خود کو بہت" خوش قسمت سمجھتی ہوں۔۔۔جو میرے رب نے انہیں میرے نصیب میں لکھا ہے"۔۔۔۔یہ کہہ کے وہ وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔۔۔۔یہ سوچ کے شیزا اسے مزید تنگ نہ کرے اور شیزا اپنی آپی کی حالت کو دیکھتے مزید ہنسنے لگی۔۔۔

۔۔۔

سر،،،،وہ آگیا اور اس وقت اپنے گودام میں ہے۔۔۔۔آگے کیا کرنا ہے۔۔۔علی کار ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔جب اسے زاہد کی کال آئی "۔۔۔۔

"ٹھیک ہے،،،تم مجھے لوکیشن بھیجو،،میں ویسے بھی راستے میں ہوں۔۔۔اور تیار رہنا تم "۔۔۔

"سر آپ وہاں اکیلے کیسے جا سکتے ہے؟...ہم مل کر چلتے ہیں۔۔۔کیا کہتے سر "!۔۔۔۔

نہیں ذاہد،، یہ میری لڑائی ہے۔۔۔ اسے میں خود ہی لڑوں گا۔۔۔ "تمہارا بہت شکریہ،،، جو تم نے میری اتنی مدد کی۔۔۔اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر۔۔۔اب میں تمہیں مزید نقصان نہیں پہنچانا چاہتا۔۔۔۔یو گٹ اٹ!"...اور فون بند کر دیا۔۔۔۔

زاہد کتنی دیر فون کو گھورتا رہا۔۔۔جیسے وہ فون کو نہیں علی کو گھور رہا ہو۔۔۔وہ بار بار علی کا نمبر ٹرائی کر رہا تھا۔۔۔ لیکن علی نے اپنا فون اف کر دیا تھا۔۔۔زاہد کے ذہن میں ایک پلان آیا اور اس نے ایک نمبر ملایا۔۔۔۔

____

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ اپنے گودام میں بیٹھا اپنے کلائنٹ کے ساتھ مصروف تھا۔۔ تھوڑی دیر بعد وہاں کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔۔۔۔

بلیک سوٹ پہنے،،، آنکھوں میں بلا کی سرخی لیے وہ سامنے شخص کو نفرت سے گھور رہا تھا۔۔۔

کون ہو تم"،،،، ابراہیم نے اسے اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے " پوچھا۔۔۔۔

میں تمہاری موت"۔۔۔لہجے میں سنجیدگی تھی اور شیر جیسی " دھاڑ۔۔۔ایک پل کو توڈون گھبرا گیا۔۔۔ لیکن سامنے والے پہ ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔

ہاہاہا!.....آج تک کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا،، جوڈون کو مار سکے"۔۔۔ " تم جوان خون ہو،،، اس کھیل میں گھس کر ہاتھ خراب مت کرو،،، ورنہ بعد میں تمہیں پچھتاوا ہوگا۔۔۔وہ بولا اور کمینگی سے ہنسا۔۔۔۔

ویسے تمہارا دل کتنا پتھر دل ہو گیا ہے۔۔۔اور تم نے اپنے ضمیر کا اچھا" سودا کیا ہے،،، کہ کبھی تمہیں اپنے گناہوں کا افسوس نہیں ہوا۔۔۔نہ جانے کتنے گھروں کی بددعالی ہوگی تم نے"۔۔۔علی نے اسے آئینہ دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"یہ سب چھوڑو،،،، تم مجھے یہ بتاؤ!... تم کون ہو؟..اور میرے بارے
میں اتنا سب کیسے جانتے ہوں"!....ڈون کو تعجب ہوا کہ وہ تو اتنے عرصے
تک روپوش رہا،،، لیکن مقابل کے پاس اس کی ہر طرح کی معلومات
ہے۔۔۔۔

میرا نام علی سجاد،،، سجاد بیگ ہے۔۔۔نام تو سنا ہی ہو گا"،،،، یا مزید کچھ یاد "
دلاؤں۔۔۔۔

سجاد سن کر وہ تھوڑا حیران ہوا،،،، لیکن جلدی اسے سب یاد آیا۔۔۔بیس
سال پہلے کی روداد۔۔۔

"یہ زندہ ہے،،،ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔میں نے تو خود سجاد کو اس کی پوری فیملی سمیت مار دیا تھا۔۔۔یہ کیسے بچ گیا"!.....میں تو اس کے تایا سے انتقام لینے آیا تھا لیکن یہ۔۔۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے منہ میں بڑبڑانے لگا۔۔۔

"کیوں حیران ہو گئے،،،یا صدمے میں چلے گئے مجھے زندہ دیکھ کر"۔۔۔۔علی نے اس کے چہرے پہ چھائے خوف اور ڈر کی آمیزش کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

بتا سالے،،، کیوں تو نے میرے باپ کو مارا۔۔۔ وہ تجھے اپنا دوست سمجھتا تھا۔۔۔ پھر تو نے اسے کیوں مارا"۔۔۔ علی نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچیں اور ڈون کے گریبان کو سختی سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔۔۔۔

"یہ ساری روداد تم اپنے تایا جان سے پوچھتے۔۔۔ چلو چھوڑو،،،، میں خود ہی بتاتا ہوں"۔۔۔

ماضی

میں اور تمہارے والد ایک ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتے تھے۔۔۔ میں چونکہ غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث تھا۔۔۔ اسی لیے میں معصوم لڑکوں اور لڑکیوں کو اپنے جال میں پھنساتا اور پھر ان کو آگے فروخت کر دیتا۔۔۔

سجاد اور ناہید ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔۔۔اور ناہید کو میں نے اپنا شکار بنانا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن قسمت نے مجھے موقع نہیں دیا۔۔۔

تمہارے تایا جان میری اصلیت جانتے تھے۔۔۔اور انہوں نے بہت بار تمہارے والد کو بھی سمجھایا اور دوستی ختم کرنے کو کہا۔۔۔ لیکن سجاد تو بہت ہی معصوم ٹھہرا،،،اور اسی معصومیت کا میں نے فائدہ اٹھایا۔۔۔اسے اپنے کالے دھندے سے بے خبر رکھا۔۔۔۔

یونیورسٹی ختم ہوئی،،،تو سجاد نے ناہید سے شادی کرلی۔۔۔اور میں کچھ عرصے کے لیے دبئی چلا گیا۔۔اس عرصے میں میرا تمہارے والدین سے رابطہ نہ رہا۔۔۔

کچھ عرصہ بعد میں واپس آیا اور ایک مال میں میری تمہارے والد سے ملاقات ہوئی۔۔اس نے مجھے تم سب کے بارے میں بتایا۔۔میں نے سجاد کو اپنے گھر بلایا۔۔اور پیچھے میرے ذہن میں شیطانی منصوبے بننا شروع ہوں گے۔۔۔

سجاد اپنی پوری فیملی کے ساتھ میرے گھر آیا۔۔جبھی اس نے مجھے اپنے خاص نوکر کے ساتھ بات کرتے ہوئے سنا۔۔۔

میں نے اپنے نوکر کو تم سب کو بے ہوش کرنے کو کہا۔ اور پھر آگے فروخت کرنے کا پلان بنایا۔۔۔۔

لیکن تمہارے والد نے ساری گفتگو سن لی اور اس دن اس پر میری اصلیت آشکار ہوئی۔۔۔وہ بھاگا اپنی فیملی کی جانب اور تم سب کو لے کر وہاں سے بھاگا۔۔۔۔

میں نے فوراً اپنے آدمیوں کو بھیجا،، کہ جا کر سجاد اور اس کی فیملی کا کام تمام کر دے۔۔۔وہ حملہ ایسے ہی کیا گیا تھا،، کہ کسی کو شک نہ ہو۔۔۔۔۔کہ یہ قتل نہیں بلکہ ایکسیڈنٹ ہے۔۔اور مجھے پتہ چلا کہ سجاد اور اس کی فیملی مر گئی ہے۔۔۔اور میرا نام کہیں بھی نہیں آیا۔۔۔۔

پھر میں ہمیشہ کے لیے دبئی چلا گیا اور اپنے ناجائز کاموں میں ملوث رہا۔۔۔اور میرا راز کسی کو بھی معلوم نہیں ہوا۔۔۔میں خوش تھا کہ میں نے ہواؤں سے آنے والے طوفان کا رخ بدلا بدل دیا،، لیکن تمہیں دیکھ کے لگتا ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔۔۔

چلو کوئی نہیں،،، جو کام اس وقت ادھورا رہ گیا تھا وہ اب پورا کر دیتے ہیں

اور ڈان نے بھرپور قہقہہ لگایا۔۔۔

کیوں کیا تم نے یہ سب !!!!...بتاؤ کیوں کیا۔۔میرے والد نے تمہیں" ہمیشہ اپنے بھائیوں کی طرح چاہا اور تو نے اسے ہی دھوکہ دیا"۔۔۔اس کے بات سنتے ہی علی کا غصہ حد سے بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نہیں ہے وہ میرا بھائی!!!!۔۔۔اور نہ ہی میرا کسی کے ساتھ کوئی رشتہ ہے۔۔۔میں صرف پیسے کو ہی اپنا سب کچھ مانتا ہوں۔۔۔میرے نزدیک خونی رشتوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔ ڈون نے چیخ کر جواب دیا۔۔۔۔

تم کتنے ظالم ہو،،،اپنی دولت کی نشے میں تم نے ایک بیٹی کو اس کی ماں سے جدا کر دیا۔۔۔بچوں کے سر سے ان کے باپ کا سایہ چھین لیا۔۔۔صرف اپنی دولت کے لیے،،،اپنی اقتدار کے لیے۔۔۔تم جیسے لوگ تو دوستی کے نام پر دھبہ ہو۔۔۔انسان کہلانے کے لائق ہی نہیں ہو درندے ہو درندے۔۔۔ وہ اس پر جھک کر اس کے منہ پر مکوں کی برسات کرنے لگا۔۔۔

ڈون نے ایک دم سے اس کا ہاتھ پکڑا اور سر کے بل اسے دھکا دیا۔۔۔

نہ شہزادے،،، ایسے نہیں۔۔۔ تم تو یہاں سے صحیح سلامت نہیں جاؤ گے"۔۔؟ تم نے بہت غلط کیا،،، جو شیر کی کچھار میں ہاتھ ڈالا۔۔۔اب نقصان اٹھانے کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔

ایک منٹ چچا جان اتنی بھی کیا جلدی ہے!!!! ذرا اپنا نقصان تو ملاحظہ کر لو".... اتنے میں ڈون کا موبائل بجنا شروع ہوا۔۔۔

اس نے نا سمجھی سے علی کی طرف دیکھا اور پھر اپنا فون اٹھایا۔۔۔

ہیلو!!!!!....اور دوسری طرف کی بات سن کر ڈاؤن شاک میں ہی " چلا گیا ہے۔۔۔خبر ہی کچھ ایسی تھی کہ اس کے سبھی ڈرگز کے ٹرک پکڑے گئے۔۔۔اور اس کے غیر قانونی کارخانوں میں آگ لگ گئی۔۔۔ اس کا کروڑ روپے کا نقصان ہو گیا تھا۔۔۔

غصے سے اس کا چہرہ لال سرخ ہوا اور آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا ہو۔۔۔

مجھے برباد کر کے تم کیسے مجھ سے بچ سکتے ہو"اور ایک مکہ علی کی ناک پہ" دے مارا۔۔۔علی جو اس کی اس حالت سے پر سکون ہو رہا تھا،، کہ یکدم حملے کے لیے تیار نہ تھا اور جھٹکے سے نیچے گرا۔۔۔

ڈان نے لوہے کے راڈ کو پکڑا اور علی کی طرف گیا۔۔۔۔

ابھی وہ اپنا وار کرنے ہی لگا تھا کہ ایک دم دروازہ کھلا،،،اور پولیس کی نفری اندر آگئی

ہینڈز اپ!!!!!.... تم اب قانون کی گرفت میں ہو۔۔۔اپنے آپ" کو ہمارے حوالے کر دو"۔۔۔اتنے میں زین،شیزی اور زاہد اندر آئے اور علی کو سہارا دے کر کھڑا کیا۔۔۔

تم ٹھیک ہو علی!۔۔۔۔زین نے اس کی ناک سے بہتے ہوئے خون کو دیکھتے ہوئے پوچھا...

ہاں!!!!..میں ٹھیک ہوں"،،اور غصے سے زاہد کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ "

زاہداس کی آنکھوں کا مفہوم سمجھ گیا تھا۔۔۔

سر مجھے معلوم ہے،،، میں نے آپ کی اجازت کے بغیر یہ قدم اٹھایا"
ہے۔۔۔ لیکن اس وقت مجھے یہی صحیح لگا"۔۔۔۔۔

علی کے فون بند کرنے کے بعد ذاہد نے پولیس کو کال کی اور ساتھ کچھ
سوچتے ہوئے زین کو بھی کال کی اور وہ لوگ وہاں پہنچ گئے۔۔۔

ویسے علی یہ تو تم نے اچھا نہیں کیا کیا"!.... "کیا ہمیں اتنا پرایا سمجھتے ہو،،، کہ خود ہی چلے گئے تھے،،، لڑنے....ایک بار بھی اپنے بھائی کو مدد کے لیے بلا نہیں سکتے تھے"۔۔۔زین نے اس سے خفگی کی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں !زین ایسا نہیں ہے...میں بس اپنی وجہ سے کسی کو نقصان نہیں " پہنچانا چاہتا تھا۔۔۔اسی لیے یہ سب" ۔۔۔۔

بس اب اور کچھ نہیں"،،، شیزی اس کے پاس آیا۔۔اور اس کی کمر " پہ زور سے مکا مارا۔۔۔

آہ"۔۔۔۔علی نے درد سے کراہ کر کہا۔۔۔پھر تینوں گلے ملے۔۔۔۔ "
اور پولیس کی طرف بڑھے۔۔۔

سر!!...لے جائیں اس کو اور بہت جلد آپ کو اس کے خلاف ٹھوس ثبوت مل جائیں گے۔۔۔علی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔

انسپیکٹر نے پولیس کو اشارہ کیا اور اس نے ڈون کو ہتکڑی بنائی۔۔۔۔وہ جو فرار کے راستے تلاش کر رہا تھا،، جلد ہی پولیس کے ہتھے چڑھ گیا۔۔۔

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا بھتیجے".....! ڈون نے علی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔پولیس اسے لے کر باہر چلی گئی۔۔۔

"زین وہ یہ.....یہ"۔۔۔۔۔علی ابھی کچھ بولتا کہ زین نے اسے ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیا۔۔۔

"مجھے زاہد نے سب بتا دیا ہے۔۔۔علی نے انہیں اپنے والد کے قتل کی ساری بات بتائی۔۔۔پھر وہ تینوں گھر چلے گئے۔۔۔

ترجمہ

اوران لوگوں کواس شک کا حال پڑھ کر سنائیں جس کو ہم نے اپنی آیتیں" دیں پھر وہ اس سے بالکل ہی نکل گیا، پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا،، سو وہ گمراہ لوگوں میں شامل ہو گیا۔

اور اگر ہم چاہتے تو اس کو ان آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ کر دیتے،، لیکن" وہ تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرنے لگا سو اس کی حالت کتے کی سی ہو گئی کہ اگر تو اس پہ حملہ کرے تب بھی ہانپے، اس کو چھوڑ دے تب بھی ہانپے، یہی حالت ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ سو آپ اس حال کو بیان کر دیجئے شاید وہ لوگ کچھ سوچیں"۔۔۔۔۔۔۔

(القران)

ارے تم سب !..... علی، علی،،یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے تم نے،،،اور یہ " خون کیا ہے یہ سب ؟"۔۔۔۔وہ تینوں جب گھر پہنچے تو تینوں بزرگ صاحبان مل کر شادی کی پلاننگز کر رہے تھے۔۔۔کہ اتنے میں ان تینوں کو اندر آتے دیکھا اور علی کو دیکھ کر اس کی جانب لپکے۔۔۔

علی کی ناک سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔اور شرٹ بھی جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی تھی۔۔۔جسم پر بھی کئی چوٹیں آئی ہوئی تھی۔۔۔۔

آرام سے مما،، کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔۔اور آپ زیادہ فکر نہ کریں۔۔ " ورنہ آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی"۔۔۔ علی نے ناہید بیگم کا ہاتھ تھامتے ہوئے انہیں پیار سے سمجھایا۔۔۔

ارے،،، ایسے کیسے فکر نا کروں۔۔۔ایک تو تمہارا دماغ ہر وقت لڑنے مرنے کے لیے تیار رہتا ہے،،، نہ جانے کہاں سے لڑ کے آجاتے ہوں۔۔۔۔۔۔"

ناہید بیگم کے جذباتی حالات دیکھ کر ان کے چہروں دبی دبی مسکراہٹ آئی،،، لیکن وہ تینوں ضبط کر گئے۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

چچی جان!!...کچھ نہیں کیا علی نے.....ہم اس کے ساتھ تھے اور آپ "
خوش ہو جائیں۔۔۔آج چاچو کے قاتلوں کو جیل میں بھجوا کر آیا ہے آپ
کا بیٹا"۔۔۔۔ناہید بیگم کے غصہ کرنے پر ذین آگے بڑھا اور چچی جان کو
کندھے سے تھام کر صوفے پر بٹھاتے ہوئے ان سے کہا۔۔۔

وہ تینوں صاحبان نا سمجھی کی حالت میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے
تھے۔۔۔تبھی ذین نے ابراہیم کے بارے میں انہیں ساری بات بتائی۔۔۔

یہ سن کر وہ سب شاک ہو گئے تھے۔۔۔کتنے سالوں سے وہ اس حقیقت
سے ناواقف تھے۔۔۔

ناہید بیگم تو پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔تو شگفتہ بیگم نے انہیں سنبھالا۔۔۔۔

"مجھے تو پہلے ہی اس ابراہیم کی نیت پر شک تھا۔۔افسوس کہ میں اپنے بھائی کو اس سے بچا نہ سکا"۔۔۔اس ذوالفقار صاحب نے افسردہ لہجے میں کہا۔۔۔

"ڈیڈ آپ خفا نہ ہو،،، قسمت میں یہی لکھا تھا"۔۔اور آگے بڑھ کر اپنے باپ کے گلے لگ گیا۔۔

علی اور شیزی بھی ذوالفقار صاحب کے گلے لگ گئے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تایا جان بہت جلد کورٹ میں اس کو کڑی سے کڑی سزا سنائی جائے گی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تمام ثبوتوں اور گواہوں کے مد نظر رکھتے ہوئے یہ عدالت ابراہیم عرف ڈون کو غیر قانونی سرگرمیوں اور بے گناہ لوگوں کے قتل کے الزام میں پھانسی کی سزا سناتی ہے۔۔اور اس کے تمام غیر قانونی کاروائیوں اور اڈوں کو اپنی تحویل میں لیتی ہے۔۔۔اس کے ساتھ یہ عدالت برخاست کی جاتی ہے"۔۔۔۔

آج عدالت میں ڈون کے خلاف سب ثبوتوں کے مد نظر اسے پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی۔۔۔

وہ اس وقت مسجد میں بیٹھا ہوا نماز پڑھ رہا تھا۔۔۔اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔۔۔

" میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ڈیڈ۔۔۔۔۔میں نے ہمارے فیملی پھر سے ایک کر دی"۔۔۔۔۔علی کے چہرے پہ تشکر کے اثرات نمایاں تھے۔۔۔ سجاد مینشن میں ایک طرح سے خوشی کا سما تھا۔۔۔

ذوالفقار صاحب نے بچوں کو شادی کی تیاری زور و شور سے کرنے کا کہا۔

اپنے بھائی کو یاد کرتے ان کی آنکھیں بھی آبدیدہ ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے،،، کہ ہم ظالم کو مہلت دیتے ہیں کہ وہ" سدھر جائیں اور اپنے گناہوں سے معافی مانگ لے۔۔۔ لیکن یہ ظالم دنیا میں خود ہی خدا بن جاتے ہیں اور اپنے اوپر موجود خدا کو بھول جاتے ہیں۔۔۔ کہ جب پکڑ ہوتی ہے تو مہلت کا موقع نہیں دیا جاتا"۔۔۔۔

ظلمت کے بادل چڑھ جائیں گے"
مایوسی کے سائے کم ہو جائیں گے

یقین رکھ خدا کے سرہانے

امید کی کرنیں چاہ جائیں گی

نہ کر خود پہ ناز اتنا کہ

جانا ہے تجھے تنگ و تاریک میں

ہوش کے ناخن لے ذرا

ورنہ وحشت کا اندھیرا چھا جائے گا"

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ریحان اور علیزہ کی فیملی نے ایک گرینڈ فنکشن ارینج کیا تھا۔۔۔دو دن بعد ان کا گرینڈ ریسپشن اور رخصتی تھی۔۔۔

ناہیداور شگفتہ بیگم نے تینوں لڑکیوں کو اپنے اپنے ہونے والے دلہوں کے ساتھ شاپنگ پہ بھیجا تھا کہ وہ ایک دوسرے کی پسند کا کچھ خرید لیں۔

شیزی تو خوشی سے پھولے نہ سما رہا تھا،،، جبکہ زین اور علی قدرے سنجیدہ ہی تھے۔۔۔

شام کو وہ تینوں اپنے پارٹنرز کے ساتھ مال پہنچے۔۔۔ شیزی اور شیزا گھر سے لے کر مال تک خاصے بحث میں مصروف تھے۔۔۔ جبکہ آرزو اور زویا کنفیوز سی ہو کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

زویا تو بہت حد تک بریو تھی۔۔۔ لیکن علی کی موجودگی میں سمٹ کے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

یس میم !.... ہاؤ آئی کین ہیلپ یو !۔۔۔

آرزو اور ذین مال میں مختلف ڈریسز دیکھ رہے تھے۔۔۔تو ایک لڑکی ان کے پاس آئی اور مختلف ڈریسز دکھانے لگی۔۔۔۔

آرزو ڈریسز دیکھ کر کنفیوز ہو رہی تھی اور اس نے سوالیہ نظروں سے ذین کو دیکھا۔۔۔ جیسے پوچھنا چاہ رہی تھی کہ کون سا ڈریس سلیکٹ کروں؟۔۔۔۔

زین اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ گیا اور ہلکا سا مسکرایا۔۔۔اس نے پیچ کلر
کا کامدار ڈریس نکالا۔۔۔۔

یہ کلر آپ پر بہت سوٹ کرے گا۔۔۔آپ چاہیے،،،تو چینج کر کے
دیکھ سکتی ہے۔؟۔زین نے آرزو کو دیتے ہوئے کہا۔۔۔

آرزو چینجنگ روم میں گئی،،،اور چینج کر کے باہر آئی۔۔۔اور مرر میں
کھڑے ہو کر خود کو دیکھنے لگی۔۔۔

دور کھڑے زین کا عکس مرر میں نظر آیا،،،جو اسے ہی دیکھ رہے رہا تھا۔۔۔

اس کی نظروں سے کنفیوز ہوتی آرزو نے نظریں جھکا دی۔۔۔۔زین نے اسے "اوکے" کا اشارہ کیا...

آرزو اس کا اشارہ سمجھتے ہی مسکرانے لگی۔۔۔

ہونے والی بیوی،،،اور کتنا ماریں گئی۔۔۔ ہمیں اپنی ان قاتل اداؤں سے۔۔۔زین نے آرزو کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کی باتیں سنتے ہی آرزو کا چہرہ بلش کرنے لگا۔۔۔اور شرم سے اس کی نظریں جھک گئی۔۔۔۔

چلیں،،،، بہت دیر بعد آرزو نے ہمت کرتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ اپنی انگلیوں کے ساتھ کھیلنے لگی۔۔۔۔

جی،،،،، چلتے ہیں۔۔۔۔ اور وہ دونوں مال سے نکل کے ریسٹورنٹ میں چلے گئے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

تم اتنی خاموش کیوں بیٹھی ہوئی ہو!...... تمہاری تو زبان کو بریک ہی نہیں لگتی تھی"۔۔۔ علی جو کب سے زویا کو خاموش بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔ آخر بول پڑا۔۔۔۔

نہیں،،،،ایسا تو کچھ نہیں ہے بس"۔۔۔ پھر نظریں جھکا لیں۔۔۔"

انہوں نے شاپنگ کر لی تھی اب وہ دونوں ڈنر کے لیے ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

زویا"!.....علی نے نرم لہجے میں کہا...میں تمہیں کچھ دینا چاہتا ہوں"۔۔۔اور پاکٹ سے چھوٹی ڈبی نکالیں۔۔۔

دس از فار یو مائی ڈول"!..." اور ایک ڈائمنڈ رنگ زویا کی طرف بڑھائی۔۔۔۔

زویا کی ہارٹ بیٹ کی ایک دم تیز ہوئی۔۔۔

"زویا اور کیا اشارہ طرف کی ہاتھ کے اس نے علی۔۔۔ می آئی نے کپکپاتے ہوئے ہاتھ آگے کیے۔۔۔۔ علی نے اپنے مضبوط ہاتھ میں اس کا ہاتھ تھاما اور رنگ پہنائی۔۔۔۔

اس کے گرم ہاتھوں میں اپنا سرد ہاتھ محسوس کرتے،،،، زویا نے ہاتھ پیچھے کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔ لیکن ناکام رہی۔۔۔۔

"میرے دل میں تمہارے لیے کیا احساسات اور جذبات ہیں۔۔۔۔ وہ میں بیان نہیں کر سکتا۔۔۔ لیکن میں ہمیشہ تمہیں خوش رکھنے کی کوشش کروں گی۔۔۔ عزت سے، پیار سے۔۔۔ کیا تم میرا ساتھ دو گی"۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہاتھ اس نے ابھی بھی نہ چھوڑا تھا۔

زویا نے نظریں اوپر اٹھائی اور اس کی آنکھوں میں پنپتے محبت کے جذبات کو دیکھا۔۔۔ پھر سر کو اثبات میں جنبش دی۔۔۔

پھر یوں ہی باتوں میں حسین شام گزر گئی۔۔۔

زویا تو علی کا یہ روپ دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔۔۔ کہاں وہ ہر وقت غصے میں رہنے والا بندہ، اور کہاں اتنی محبت نچھاور کرنے والا۔۔۔ اس نے دل سے عہد کیا کہ وہ علی کی محبت میں اس کا ساتھ دے گی۔۔۔ اور ساری عمر اس کے ساتھ وفا کرے گی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یااللہ !......دو گھنٹے سے مال میں گھمارہی ہے۔۔۔ مجال ہے کہ کچھ " پسند آجایئے۔۔۔ شیزی اور شیزا مال میں گھوم رہے تھے۔۔۔ لیکن شیزا کو تو کچھ پسند ہی نہیں آرہا تھا"۔۔۔

Zubi Novels Zone

تم نے کچھ کہا"۔۔۔۔۔شیزا نے شیزی کو منہ میں کچھ بڑبڑاتے ہوئے" سنا۔۔۔۔۔۔۔اررے نہیں جانے من،،،مائی سویٹ ہارٹ۔۔۔۔ہماری کیا مجال جو آپ کو کچھ کہہ سکے۔۔۔'آپ تو ہمارے دل کی رانی ہوں۔۔۔ ....مائی سویٹی'!....شیزی فٹ سے جواب دیا

چلو اس شاپ میں چلتے ہیں۔۔۔اور اسے کھینچ کر مال میں ایک شاپ میں لے گئی۔۔۔۔۔

اللہ میری ٹانگیں۔۔۔یا اللہ!.. مجھ پر رحم فرما"،،،اس بار اس نے ذرا " آرام سے کہا۔۔۔ورنہ اس کی بپھری شیرنی بیوی نے اس کی گردن دبوچ لینی تھی۔۔۔۔

آخر کچھ ٹائم بعد اسے ایک سکائی بلیو کلر کا ڈریس پسند آ ہی گیا۔۔۔یا یوں کہا جائے کہ شیزی نے جان چھڑانے کے لیے جلدی سے ایک سوٹ پسند کر کے پیک کروایا۔۔۔۔

وہاں ایک سیل گرل شیزی کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔ یہ دیکھ کر شیزہ کو بہت غصہ آیا۔۔۔اس نے سوٹ لیا اور فورا شیزی کا ہاتھ کھینچ کر اس کو اپنے ساتھ مال سے باہر لے آئی۔۔۔

شیزا کیا کر رہی ہو؟....لوگ دیکھ رہے ہیں"... شیزی نے فورا سے روکا" اور اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ باہر نکالا۔۔۔۔۔۔

شکر کرو،،،میں نے ابھی تمہیں کچھ نہیں کہا ورنہ تمہیں تو میں دن میں" تارے دیکھا دیتی"۔۔۔شیزا نے اس کے کان کے پاس ملکے،،، لیکن غضیلے انداز سے کہا۔۔۔۔

کیاوہ تمہاری گرل فرینڈ تھی،،،، یا کچھ اور چکر ہے"۔۔۔ شیزا کا اشارہ اس سیل گرل کی طرف تھا وہ اسے تند انکھوں سے گھور رہی تھی۔۔۔

" یار،،،، تم جو سوچ رہی ہو ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ بس وہ مجھے کہہ رہی تھی،،، کہ آپ کی مسز بہت خوبصورت ہے اور یہ کہ آپ دونوں کی جوڑی بہت اچھی لگ رہی ہے"۔۔۔۔ شیزی نے اس کا غصہ دیکھتے،،، جلدی سے کہا۔۔۔

"ہمممم۔۔۔۔ اچھا تو ایسی بات ہے،،،، پھر ٹھیک ہے۔۔۔ جاؤ معاف کیا ہے۔۔۔ لیکن پہلے مجھے ڈنر کروانا ہوگا،،، مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔ ایک تو تمہارے ساتھ چل چل کر میری ٹانگیں شل ہو گئے ہیں"۔۔۔۔۔۔

اس کے اس دکھڑے پر شیزی غش کھا کر ہی رہ گیا،،، کیونکہ خود محترمہ کو کچھ پسند نہیں آرہا تھا۔۔۔ لیکن سارا ملبہ اس پہ ڈال دیا۔۔۔

اب چلیں "!.....وہ جو ابھی شیزا کی اداکاری کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔ کہ اس کی آواز پر چونکا اور پھر وہ دونوں وہاں سے چلے گئے۔۔۔

اے دل کیا تجھے اس نوٹنکی پر ہی فدا ہونا تھا"۔۔۔سوچ میں وہ اپنے " دل سے مخاطب ہوا۔۔۔جواب وہ شیزا کے نام کر گیا تھا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

Zubi Novels Zone

رات کی خنکی کی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔۔موسم بہت خوشگوار لگ رہا تھا۔۔وہ باہر لان میں جھولے پر بیٹھی۔۔۔ زین کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔

ان کی ملاقات،زین کا اس کی مدد کرنا،،یہ سب کچھ۔۔۔کتنا احترام اور عزت تھی اس کی آنکھوں میں۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

"یااللہ!....میں تیرا جتنا شکرادا کروں،،وہ کم ہے کہ تو نے مجھے میرے والدین سے ملایا اور اپنے خونی رشتوں سے پہچان کروائی،،زین جیسا خوب سیرت ہم سفر دیا جو میرے لیے کسی بہت بڑی نعمت سے کم نہیں"۔۔۔۔

آرزو'!.....وہ چونکی اور پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں ناہید بیگم اور ' شائستہ دونوں ایک ساتھ اس کے پاس کھڑی تھی۔۔۔

کیاسوچ رہی تھی میری بچی"!.... ناہید بیگم نے اس کے کندھے پہ " ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

امی میں بس اپنے رب کا شکر ادا کر رہی تھی،، کہ اس نے مجھے میرے" والدین اور بہن بھائیوں سے ملوایا۔۔ مجھ پر اپنی عنایت کی ہے"۔۔۔

بے شک میرا رب بہت مہربان ہے"۔۔۔۔"

تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں،،،، ہم اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرے،،، "
وہ کم ہے۔۔۔اور مجھے امید ہے کہ تم ذین کے ساتھ بہت خوش رہو
گی۔۔۔اس کی آنکھوں میں، میں نے تمہارے لیے عزت محبت اور احترام
دیکھا ہے۔۔امین "۔۔۔

لیکن میں نے تمہیں بہت دکھ دیے۔۔ جس کے لیے میں تم سے پھر "
معافی مانگ۔۔۔۔۔

ابھی وہ بات کر رہی تھی آرزو نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھوں کو تھاما اور
پھر ہونٹوں سے لگایا۔۔۔۔

"نہیں!...ماما آپ معافی مانگ کر مجھے شرمندہ نہ کیا کریں۔۔۔مائیں ہاتھ جوڑتی ہوئی اچھی نہیں لگتی،،،،دعائیں دیتی ہوئی اچھی لگتی ہیں"۔۔۔

قسمت میں یہ سب ایسے ہی لکھا ہوا تھا"اور آرزو نے آگے ہو کر شائستہ کا" ہاتھ تھاما۔۔۔۔

"میں تو بہت خوش قسمت ہوں کہ مجھے اللہ نے دو مائیں دی،،،جو مجھ سے بہت پیار کرتی ہیں"۔۔۔

"اہم اہم۔۔۔لگتا ہے اس پیار بھرے سین میں ہمیں جگہ نہیں ملنی"۔۔۔

وہ سب ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے تھے،،،جب علی اور شیزا ابھی وہاں آ گئے۔۔۔۔

شیزا کی بات پر سب نے بھرپور قہقہہ لگا۔۔۔۔ علی اور شیزا نے آرزو کو گلے لگایا اور یونہی ہنستے مسکراتے رات اپنے اختتام پہ پہنچی۔۔۔

ترجمہ

کہ تم نے (دنیا میں) صبر سے کام لیا تھا اس کی بدولت اب تم پر سلامتی ہی" نازل ہو گی اور تمہارے اصلی وطن میں یہ تمہارا بہترین انجام ہے"۔۔۔۔

(القران)

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ریحان اور علیزہ کا ریسپشن تھا۔۔۔ ناہید بیگم، ذوالفقار صاحب اور شگفتہ بیگم اکٹھے گاڑی میں بیٹھ کر چلے گئے۔۔۔ جبکہ انہوں نے ینگ پارٹیز کو اپنے پارٹنرز کے ساتھ آنے کا کہا۔۔۔

لڑکوں کے تو دل کی خواہش پوری ہو گئی۔۔۔ اور شیزی،،، اس کے تو دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے۔۔۔۔

جبکہ شائستہ بی یہ نام شیزا اور علی استعمال کرتے تھے،،،،اور اعجاز صاحب کے پاس گھر پر ہی رہے۔۔

آرزو نے انہیں بہت کہا،، لیکن وہ نہیں مانی اور اسے جانے کو کہا۔۔۔

وہ اعجاز صاحب اور شائستہ سے مل کر باہر آئی۔۔

جہاں ذین بلیک ڈنر سوٹ پہنے،،ہاتھ میں برانڈڈ واچ پہنے،، گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا، آرزو کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

وجاہت سے بھرپور شخصیت اور چہرے پر آج بھی ویسے ہی سنجیدگی تھی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جیسے ہی آرزو باہر آئی۔۔۔تو وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔۔

پیچ کلر کی لانگ سٹائلش میکسی پہنے،،، آنکھوں میں مسکارا اور کاجل لگائے،،، چہرے پہ برائے نام میک اپ کیا ہوا تھا۔۔۔سادگی میں بھی وہ کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

زین تو اس کی سادگی میں ہی کھو گیا تھا۔۔۔

چلیں"،،،،وہ جو کب سے اس کی معصوم آنکھوں میں کھو گیا تھا،،، آرزو" کی آواز پر چونکا اور اپنے خیالات سے باہر آیا۔۔۔

اس نے آرزو کے لیے ڈور اوپن کیا۔۔۔وہ ہچکچاتی، شرماتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

زین نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔۔اس کی نظریں گاہے بگاہے آرزو پر ہی اٹھ رہی تھی۔۔۔ وہ اس کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔جو نظریں نیچے جھکائے اپنی انگلیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔

ار یو فیلنگ کمفرٹیبل"؟.....زین نے پوچھا۔۔۔"

جی،جی،،،،میں ٹھیک ہوں بس ایسے ہی"۔۔۔اپنی گھبراہٹ کو کم "
کرتے ہوئے وہ اٹکتے ہوئے بولی۔

آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہے،،،،میں خود کو بہت خوش قسمت"
سمجھتا ہوں کہ مجھے آپ کا ساتھ نصیب ہوا....اللہ آگے بھی ہمارے رشتے
میں آسانی لائے"۔۔۔۔'امین'،،زین نے کہا۔۔۔۔

آرزو نے بھی آہستگی سے 'امین' کہا۔۔۔۔لیکن زین نے اس کی
سرگوشی سن لی اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی۔

صاحب جی لے لو،، بیگم صاحبہ کو اچھے لگے گے"۔۔۔سگنل پہ ایک "بچہ ہاتھ میں گجرے لیے آیا اور زین سے کہا۔۔۔

زین نے دو گجرے لیے،،،اور آرزو کی جانب بڑھائے۔۔۔

آرزو نے شرماتے ہوئے زین کے ہاتھوں سے گجرے لے کر اپنے ہاتھوں میں پہنے۔۔۔

ان پھولوں کی خوبصورتی کا اندازہ،، آپ کے ہاتھوں میں پہننے سے لگ " رہا ہے۔۔ اور ان کی خوبصورتی میں مزید اِضافہ ہو گیا"۔۔اس کی خمار آلود لہجے میں کہی ہوئی بات پہ آرزو کے دل میں ہلچل مچی۔۔اس کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔۔۔۔

زین اس کے چہرے اور اس کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔ پھر اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور نظر ڈرائیونگ سیٹ کی طرف کر دی۔

وہ لوگ ہال پہنچ گئے تھے۔۔۔۔ علی اور شیزی بھی اپنی اپنی گاڑیوں میں اپنے اپنے ہم سفر کے ساتھ آرہے تھے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

شیزا نے سکائی بلیو،، جب کہ زویا نے بی بی پنک کر کے فراک پہنی ہوئی تھی۔۔۔

جو علی نے اس کے لیے سلیکٹ کی تھی۔۔

"آج تو بہت خوبصورت لگ رہی ہوں،،،مائی پنکی ڈول !اب اپنی اداؤں سے کتنا زخمی کرو گی اس گنہگار کو،،،،،بندہ بشر ہے کوئی غلطی بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔۔"

وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا زویا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔۔۔

وہ بھی اپسرا لگ رہی تھی۔۔۔بالکل اپنے نام کی طرح گڑیا۔۔۔۔

تبھی علی نے اسے "پنکی ڈول" کہتا تھا۔۔۔

اس کی بات سنتے زویا کا چہرہ گلاب کی طرح لال ہو گیا۔۔۔

اووووو پلیز۔۔۔۔اب میں گلابی مت بنو،، ورنہ خود پہ کنٹرول نہیں رکھ پاؤں گا"۔۔۔علی کی نظریں اس کے چہرے پہ رقص کر رہی تھی۔۔۔

علی پلیز!!!.....آگے دیکھ کر گاڑی چلائے"۔۔۔ "

علی ابھی وہ مزید کچھ کہتا ہے۔۔۔کہ زویا نے اسے درمیان میں ہی روک دیا اور اس کے منہ سے اپنا نام سن کر علی مسکرایا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری سامنے والی کھڑکی میں

ایک چاند سا چہرہ رہتا ہے۔۔۔

اپنا پھٹا سپیکر بند کرو،،، کب سے تمہارا یہ بے سراگانا سن رہی ہوں۔۔۔" اب تو میرے کان بھی پک گئے ہیں،،، تمہاری بے سریلی اور بے ہنگم آواز سن کر"۔۔۔

شیزی کب سے اپنی بے سریلی آواز میں گا رہا تھا۔۔۔ آخر شیز اتپ کر بولی۔۔۔

ویسے آج تو تم پٹاخے، بارود سب کے ساتھ مل کر وار کر رہی ہو،،، "

میری نوٹنکی !..... یہ بندہ تو ویسے ہی تم پر فدا ہے۔۔۔ تو پھر ان ہتھیاروں کا کیا فائدہ"۔۔۔ شیزی نے آنکھوں میں شرارت لے کے کہا۔۔۔

ایک تو تم بات بات پر ٹھرکی بن جاتے ہو۔۔ تمہارا کیا بھروسہ ہر لڑکی" کے ساتھ ایسے کرتے ہو"۔۔۔۔۔

استغفراللہ "! میں تمہیں ایسا لگتا ہوں۔۔۔"مانا کہ میں خوبصورت " ہوں، ہینڈسم ہوں، میرا مزاج شوخ و رنگین ہے۔۔۔ لیکن میرا بھی ایک لیول ہے"۔۔۔"لندن میں یونیورسٹی کی ہر لڑکی مجھ پر فدا تھی۔۔۔ لیکن میں نے کبھی کسی کو لفٹ نہیں کرائی"۔۔۔۔

اپنا یہ جھوٹ اپنے پاس ہی رکھو"،،، شیزا نے اسے خاص طنز کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔

شیزی نے ایک دم گاڑی رکی اور شیزا کو کندھوں سے تھام کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔ وہ جو اس کو ابھی مزید تنگ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی،،، گاڑی رکنے پر ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔۔۔

"تمہیں میری بات پر یقین ہو یا نہ ہو،،، لیکن میری آنکھیں تو جھوٹ نہیں بول سکتی"۔۔۔۔"کیا تمہیں ان میں اپنے لیے بے پناہ محبت نظر

نہیں آتی؟"۔۔۔"کیا تمہیں ان میں اپنا عکس نظر نہیں آتا؟"۔۔۔۔" یا میری محبت تمہیں مذاق لگتی ہے"؟شیزی ایک دم سنجیدہ ہو گیا تھا اور شیزا کو اس کی آنکھوں سے ڈر لگنے لگا۔۔۔جو غصے میں لال سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں کھو گئے۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

چلیں،،، ہمیں دیر ہو رہی ہیں"۔۔۔کچھ دیر بعد شیزا نے ڈرتے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

شیزی اس سے پیچھے ہٹا اور پھر سے ڈرائیونگ کرنے لگا۔۔۔۔

شیزا تو اس کا یہ روپ دیکھ کر حیران ہی ہو گئی تھی۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے والہانہ محبت دیکھ کر۔۔۔۔

یہ سب سوچتے شیزا دل میں مسکرائی کہ شیزی اس کے لیے شدت محبت کے جذبات رکھتا ہے۔۔۔ اس نے رخ کھڑکی کی جانب کر دیا۔۔۔

زین اور علی ہال پہنچ گئے تھے۔۔۔ بس شیزی کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

وہ شیزی کو کال کرنے باہر آیا۔۔۔ کہ اس کی نظر شیزا اور شیزی پر پڑیں۔۔۔۔ جو لڑتے ہوئے اندر آ رہے تھے۔۔۔۔

ان دونوں کو لڑتے دیکھ،،، زین نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔۔۔ کہ ان کا کچھ نہیں ہو سکتا اور ان کی طرف گیا۔۔

بس کر دوں تم دونوں،،، کیا ہر وقت ایک محاذ کھڑا کر کے بیٹھے ہوتے ہو"۔۔۔ ذین نے ان کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔۔

زین بھائی!... یہ تو آپ اپنے بھائی سے پوچھے،،، جو مجھ معصوم کو تنگ کرتا ہے۔۔۔ اور دیکھیں میں اس کو کچھ نہیں کہتی"۔۔۔ شیزا نے معصومیت سمیٹے ہوئے زین سے کہا۔۔۔۔

شیزی تو اس کی بات سن کر گرنے والا ہی تھا۔۔۔ کہ کس طرح مکاری سے جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔۔

" بھائی!...یہ خود ہی مجھے تنگ کرتی ہے اور جب میں اسے کچھ کہوں، تو معصوم بن جاتی ہے"۔۔۔۔

" اچھا بس کرو،،، اندر چلو۔۔۔ سب انتظار کر رہے ہیں"۔۔۔۔ اور وہ اندر چلے گئے۔۔۔۔

ہر طرف رنگ برنگی لائٹس جل رہی تھی۔۔۔ویٹرز مہمانوں کو سرو کر رہے تھے۔۔۔۔

یکایک ہال کی سب لائٹس آف ہوئی اور ایک سپاٹ لائٹ اینٹرینس کی طرف چلنا شروع ہوگئی تھی۔۔۔۔

جہاں دلہا اور دلہن ایک دوسرے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے اندر آرہے تھے۔۔۔۔

علیزہ نے گرے کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی، جبکہ ریحان نے بلیک پین کوٹ اور گرے کلر کی ٹرائی پہنی ہوئی تھی۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کے ہمراہی میں چل رہے تھے۔۔۔

بیک گراؤنڈ میں میوزک چل رہا تھا۔۔۔

کچی ڈوریوں ڈوریوں سے مینوں تو باندھ لے

پکی یاریوں یاروں یاریوں میں ہوندے نہ فاصلے اے ناراض کی کاغذی

ساری تیری

میرے سوڑیا سن لے میری

دل دیاں گلاں کراں گے نال نال بے کے

اکھ نال اکھ نوں میلا کے

دل دیاں گلاں

ہر سو ایک رومانوی فسوں کا ماحول تھا۔۔ ہر کوئی نئے جوڑے کی تعریف کر رہا تھا۔۔

وہ دونوں چھوٹے چھوٹے قدم لے کر سٹیج کی جانب بڑھے۔۔۔۔
ریحان نے علیزہ کا ہاتھ تھام کر اسے سٹیج پہ بٹھایا۔۔۔

پھر مہمانوں کی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔۔۔وہ تینوں بھی باری باری سٹیج پر آئے اور ان دونوں سے ملے۔۔۔

تیار رہنا،،اب اگلی تیری باری ہے"۔۔۔ریحان نے علی سے ملتے ہوئے" کہا۔۔۔

یار میں اکیلا کہاں ہوں !.....یہ دو نمونے بھی ساتھ میں ہیں "سالے میرے '۔۔۔۔ علی نے ذین اور شیزی کی طرف اشارہ کر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کوئی ہماری یہاں تعریف کر رہا ہے،، تو سوچا ہم بھی شامل ہو جائیں "۔۔۔۔ زین اور شیزی نے پیچھے سے ہانک لگائی۔۔۔

وہ تینوں اپنی اپنی جوڑیوں کے سنگم میں پارٹی انجوائے کر رہے تھے۔۔۔

شیزی اور شیزا تو "اللہ ہی اللہ"،،، جہاں شیزا کوئی شرارت کرنے لگتی، تو شیزی معصوم بن کر ناہید بیگم کے پلو میں چلا جاتا۔۔۔اور ناہید بیگم کی گھوریوں سے شیزا کو خاصا غصہ چڑھ جاتا۔۔۔

اور جب شیزی اسے کچھ کہنے لگتا تو وہ ذوالفقار صاحب کے پاس جا کے معصوم بن جاتی،،،اور ذوالفقار صاحب اسے نہ جانے کن کن القابات سے نوازتے۔۔۔

یونہی ہنستے مسکراتے ہوئے رات اپنی اختتام پر پہنچ گئی اور سب اپنے گھر کو چلے گئے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ بستر پہ لیٹی زین کی باتوں میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔زین کا سوچتے ہوئے اس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔۔۔۔۔ وہ ساتھ شرمانے لگی۔۔۔جیسے ذین اس کے پاس ہی بیٹھا ہو۔۔۔

زندگی آزمائشوں سے گزرنے کے بعد کس قدر حسین لگتی ہے۔۔۔یا" پھر یہ صبر کرنے والوں کے لیے پہلے بھی حسین ہوتی ہے۔۔۔

جو لوگ اللہ سے مضبوط تعلق جوڑتے ہیں۔۔۔پھر وہ ہر طرح کے حالات سے لڑنے کے لیے تیار رہتے ہیں"۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ترجمہ

یقیناتیرے لیے انجام آغاز سے بہتر ہو گا
تجھے تیرا رب بہت جلد انعام دے گا
اور تو راضی ہو جائے گا
(سورت الضحیٰ)

ـــــــــــــــــــ

وقت کا کام ہے گزرنا،،، سو گزر ہی جاتا ہے اور آخر وہ دن آگیا۔۔۔ جس کا ان سب کو انتظار تھا۔۔۔۔

آج ان چھ کی مہندی تھی۔۔۔مہندی کا فنکشن سجاد بیگ کے گھر میں رکھا گیا۔۔۔لڑکے اور لڑکیوں کا فنکشن الگ الگ رکھا ہوا تھا۔۔۔

ان کی الگ الگ رسم کرنی تھی۔ ریحان اور علیزہ بھی صبح سے وہاں آئے ہوئے تھے۔۔۔علیزہ ان تینوں لڑکیوں کے ساتھ جبکہ ریحان لڑکوں کے ساتھ تیاریوں میں مصروف تھا۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

ہر طرف پھولوں سے لان کو سجایا گیا تھا۔۔زمین پر پیلی چادریں بچائی گئی تھی۔۔۔درمیان میں ایک پردہ لگا ہوا تھا۔۔۔دو جھولے رکھے گئے تھے۔۔۔ایک لڑکیوں کی طرف دوسرا لڑکوں کی طرف۔۔۔۔

لڑکوں کی سائیڈ پر دولہے کی مہندی کا چاٹ لگایا گیا تھا۔۔۔ جس پر لائٹس لگائی گئی تھی جو بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

جبکہ لڑکیوں کی طرف دلہن کی مہندی کا چاٹ لگا ہوا تھا۔۔۔

بیوٹیشن نے آکر ان تینوں کو تیار کیا تھا۔۔۔

زویا نے پنک کلر کی شرٹ اور گرین کلر کا سٹائلش لہنگہ پہنا ہوا تھا۔۔۔ آرزو نے گاجری کلر کی شرٹ اور ییلو کلر کا لہنگہ پہنا ہوا تھا۔۔۔ جبکہ شیزا نے یلو شرٹ اور اورنج کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا۔۔۔ جبکہ دوپٹے تینوں کے سیم ملٹی کلر کے تھے۔۔۔۔

بیوٹیشن نے انہیں لائٹ میک اپ کیا تھا۔۔۔ جس میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔۔

علیزہ نے اورنج شرٹ اور ڈارک کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

جبکہ دوسری طرف سب لڑکوں نے وائٹ کلر کی شلوار قمیض اور ساتھ سیم سٹائلش واسکوٹ پہنی تھی۔۔۔۔

وہ تینوں جھولے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ناہید بیگم، شگفتہ بیگم اور شائستہ بی نے لڑکیوں کے ساتھ رسم کی۔۔۔

علیزہ اور ریحان نے بھی آگے اکٹھے ہو کر ان کے ساتھ رسم کی۔۔۔

ریحان ان لڑکیوں کی طرف سے بھائی تھا۔۔۔

اس کے بعد سب نے جا کر لڑکوں کی سائیڈ پہ رسم کی اور یہاں علیزہ لڑکوں کی بہن بن کر رسم کرنے لگی۔۔۔

رات ایسے ہی ڈانس، ہلا گلا اور موج مستی کے ساتھ گزرتی گئی۔۔۔

شیزی نے ایک دو بار دوسری سائیڈ پر جانے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن علیزہ نے فوراً اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔۔۔

ایسے ہی موج مستی،، کے بعد گرلز اپنے کمروں میں۔۔۔ جب کہ سب لڑکے زوالفقار صاحب کے گھر چلے گئے۔۔۔ کہ وہاں سے بارات لے کر آئیں گئے۔۔۔۔

زویا، یہاں لڑکیوں کے ساتھ ہی تھی۔۔۔

رات بہت دیر تک لڑکیاں باتیں کرتی رہیں۔۔۔ لیکن ناہید بیگم کی ڈانٹ سننے کے بعد سونے چلی گئی کہ کل بارات کے لیے جلدی اٹھنا تھا۔۔۔

تو دوسری طرف لڑکے بھی دیر تک ناچ گانا کرتے رہے۔۔۔۔ شیزی کے دوستوں نے بہت ماحول بنایا ہوا تھا۔۔۔ زین بھی آج ان کے ساتھ ملا ہوا تھا۔۔۔

وہ جو ایسے ملے گلے سے چڑتا تھا۔۔۔ آج بالکل بھی بور نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

شیزی تو اپنے بھائی کا یہ روپ دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح کا سورج سب کے لیے خوشیوں بھرا تھا۔۔ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد لڑکیاں پارلر چلی گئی۔۔۔ان سب کو ذوالفقار صاحب ڈراپ کر آئے تھے۔۔۔

علیزہ بھی ان کے ساتھ تھی۔۔۔۔

جب کہ لڑکے اپنی اپنی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے۔۔۔۔

تینوں نے ریڈ کلر کا لہنگہ پہنا ہوا تھا۔۔سب نے اپنے اپنے شوہر کے نام کے دوپٹے اڑائے ہوئے تھے۔۔۔

ذین کی دلہن، علی کی دلہن اور شہزاد کی دلہن۔

شام کو وہ سارے ہال پہنچیں۔۔۔

Zubi Novels Zone

زین نے بلیک کلر، علی نے گرے کلر جبکہ شیزی میں اف وائٹ کلر کی شیر وانی پہنی ہوئی تھی۔۔

ریحان نے بلیک کلر کا پینٹ کوٹ پہنا ہوا تھا۔۔

بارات آئی اور ہر طرف شور شروع ہوا۔۔۔

علیزہ نے آگے ہو کر راستہ روکائی کی رسم کی،،، اور لڑکوں سے پیسے وصول کیے۔۔۔

علیزہ نے بلیو کلر کا پلازو اور ساتھ شارٹ فراک پہنی تھی۔۔۔

ریحان نے اسے نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا۔۔وہ اسے "نو لفٹ "کا سائن بورڈ دکھا کے چلی گئی۔۔ریحان تو اس کی بہادری پہ وا کر کے ہی رہ گیا۔۔۔

مولوی صاحب آئے اور ایجاب و قبول کا مرحلہ شروع ہوا۔۔۔تینوں دلہنوں نے دھڑکتے دل کے ساتھ نکاح نامے پہ دستخط کر کے اپنے ہمسفر

کے نام زندگی کردی۔ نکاح کے بعد سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی اور ایک دوسرے کے گلے ملے۔۔۔

بچو! اب تو تم بھی پھنس گئے ہوں"۔۔۔ریحان نے علی کو " چھیڑا۔۔۔۔

ہاں! میرے دوست....میں کہاں تم سے پیچھے رہنے والا تھا"۔۔۔ علی " کی بات مکمل ہوتے،،وہ چاروں ہنسنے لگے۔۔۔

کچھ دیر بعد تینوں برائیڈز کو لایا گیا اور ان کے دولہوں نے ہاتھ آگے بڑھا کر ان کو ریسیو کیا۔۔۔

دودھ پلائی کی رسم سٹارٹ ہوئی۔۔

علیزہ تین گلاس لے کے آئی اور دولہوں سے پیسوں کی فرمائش کی۔۔۔

"یار ریحان!... تم اپنی بیوی کو خرچہ پانی نہیں دیتے،،، دیکھو کیسے ہم سے بار بار رسموں کے نام پر پیسے وصول کر رہی ہے"۔۔۔شیزی نے ہانک لگائی۔۔۔

"آپ زیادہ سمارٹ نہ بنے،،اور جلدی سے جیب ڈھیلی کرے۔۔۔آئی سمجھ"!....علیزہ نے اس کی اداکاری پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔۔

بھئی !....میں تو اپنی بیوی کے ساتھ ہوں""۔۔۔۔۔اور ریحان علیزہ" کی سائیڈ پہ چلا گیا۔۔۔

اوے دیکھو یار !۔۔۔دوست دوست نہ رہا، بھائی بھائی نہ رہا۔۔۔" بیوی کے چکر میں دوست کو بھول گیا۔۔کیسازن مرید پایا گیا ہے"..... شیزی نے معصوم بنتے ہوئے اداکاری کی اور سب ہنسنے لگے

آخر حیلت وحجلت کے بعد انہوں نے بھاری رقم علیزہ کے ہاتھ میں رکھی۔۔۔

پھر رخصتی کا دور ہوا،،،،،،وہ تینوں اپنے والدین سے مل کر بہت روئی۔۔۔ صحیح کہتے ہے ایک بیٹی کا دکھ ماں باپ ہی سمجھ سکتے ہیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آرزو روم میں کنفیوز سی ہو کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔روم کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور گلابوں کی خوشبو نے کمرے میں فسوں کا ماحول بنایا ہوا تھا۔۔۔

اتنے میں دروازے پہ دستک ہوئی اور آرزو سمٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

...اسلام علیکم !...زین اندر آیا اور سلام کیا

وعلیکم السلام !..آرزو نے آہستہ سے جواب دیا۔۔

زین اس کے پاس بیڈ پہ بیٹھ گیا اور اس کا گھونگھٹ اٹھایا۔۔۔

آرزو کی پلکیں جھکی ہوئی تھی۔۔ زین نے اسے دیکھتے ہوئے اپنے رب کا شکر ادا کیا۔۔۔

زین نے جیب سے ڈبے نکالی اور آرزو کی جانب کی۔۔۔

یہ آپ کی منہ دکھائی" اور گولڈ کا بریسلیٹ نکالا۔۔۔ جس پہ زیڈ اے " لکھا ہوا تھا۔۔۔

...."کیسے لگا!...آپ کو پسند آیا "

یہ بہت خوبصورت ہے"۔۔۔آرزو نے جھجکتے ہوئے کہا۔۔ "

کیا میں پہنا سکتا ہوں"،،،ذین نے استعفار کیا۔۔"

آرزو نے کانپتے ہوئے ہاتھ آگے کیا۔۔

ذین نے اس کے ہاتھوں میں بریسلیٹ پہنایا۔۔۔

Zubi Novels Zone

آپ کے ہاتھوں میں اس کی خوبصورتی دگنی ہوگئی ہے۔۔۔۔۔میں بتا" نہیں سکتا کہ میں آج کتنا خوش ہوں۔۔۔اور خود کو کتنا خوش قسمت سمجھ رہا ہوں"۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے میری کسی نیکی کے بدلے، مجھے اللہ نے اتنا بڑا صلہ دیا"۔۔۔"

آرزو تو اس کی باتوں میں ہی کھو گئی وہ ایسا ہی تھا۔۔۔ سنجیدہ اور محصور کن گفتگو کا ماہر۔۔۔

"چلیں!.....مل کر اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہیں اور پھر دونوں نے مل کر شکرانے کے نفل ادا کیے اور ایک دوسرے کے ساتھ کے لیے دعائیں مانگی"۔۔۔۔

ترجمہ

پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے "؟"

(القران)

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی روم میں آیا اور زویا کے پاس بیٹھ گیا۔۔

آج تو میری ڈول میرے روم میں میرے پاس ہے،،، کئی میں کوئی " خواب تو نہیں دیکھ رہا"۔۔۔میرے ہاتھ پر چٹکی کاٹ کے بتانا،،، کہ یہ سچ ہے۔۔۔اور اپنا ہاتھ آگے کیا۔۔۔

زویا نے اس کے ہاتھ پہ بہت زور سے چٹکی کاٹی۔۔۔

آوووووچ۔۔۔۔وہ چیخ اٹھا۔۔۔۔یہ میری ڈول نہیں،،،یہ تو کوئی جنگلی " بلی ہے"۔۔۔

اس کی بات سنتے، زویا ہنسنے لگی۔۔۔

علی نے رنگ زویا کے ہاتھوں میں پہنائی۔۔

میں نے جسے چاہا، اسے اللہ نے میری قسمت میں لکھ دیا۔۔۔بس "

اب تمہارا ساتھ چاہیے،،،

کیا تم میری ہمسفر بنو گی؟،،،میں بہت ٹوٹا ہوا ہوں،،،بکھرا ہوا ہوں۔۔۔

کیا تم اپنی محبت سے مجھے سمیٹ لو گی؟،،،میری زندگی کی خلاؤں کو پر کر دو گی؟۔۔۔ علی کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

اسے ایسے روتا اور دیکھ سویا تڑپ گئی۔۔۔وہ آگے بڑھی اور اس کا ہاتھ تھام کر اثبات میں سر ہلایا اور اس کے آنسو صاف کیے۔۔۔

میں اپنی پوری کوشش کروں گی،، کہ اپنی محبت سے آپ کے غم سمیٹ " لوں"۔۔۔اس نے محبت سے کہا۔۔۔اور علی کے سینے پر سر رکھ دیا۔ علی نے بھی اسے اپنے حصار میں لے لیا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یااللہ یہ میرا ہی روم ہے،،، اتنی خاموشی "!... شیزی روم میں آیا تو شیزا " خاموشی سے گھونگھٹ اوڑھے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

کہیں میں غلط روم میں تو نہیں آگیا ہوں"۔۔۔اس نے بظاہر ہلکی آواز " میں کہا۔۔۔ لیکن شیزا کو اس کی آواز آگئی تھی۔۔۔

آخر اس نے گھونگھٹ اٹھایا اور ایک تکیہ اٹھا کر شیزی کی منہ پر دے مارا۔۔۔جو اس نے بروقت کیچ کر لیا۔۔۔

تمہیں تو عزت راس ہی نہیں"۔۔۔شیزہ نے عضریلے انداز میں " کہا۔۔۔

شکر ہے،،، میں اپنے روم میں ہی ہوں اور یہ میری شیزا ہی ہے"۔۔۔"

اچھا جان غصہ نہ کرو،،، ریلیکس"۔۔۔اور شیزی اس کے پاس بیٹھ " گیا۔۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو،،، مجھے میری منہ دکھائی دو"۔۔۔شیزی جو کب سے بیٹھا شیزا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کی نظروں سے کنفیوز ہوتے ہوئے شیزا نے کہا۔۔۔

"کیسی منہ دکھائی،،، یہ منہ میں بہت بار دیکھ چکا ہوں"۔۔۔شیزی نے کندے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

"دو جلدی سے،،، ورنہ کمرے سے باہر نکال دوں گی"۔۔۔شیزا نے غصے سے کہا۔۔

شیزی نے ایک باکس اس کی طرف بڑھایا۔۔۔جس میں ایک پینڈنٹ تھا جس پر ڈبل ایس لکھا ہوا تھا اور ساتھ دل بنا ہوا تھا۔۔

گفٹ دیکھ کر شیزا خوش ہوئی اور شیزی کو اسے پہنانے کو کہا۔۔۔

شیزی نے بھی سکھ کا سانس لیا۔۔ کہی اسے کمرے سے باہر نکال دے۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آرزو!...وہ جو ڈریسنگ کے پاس کھڑی ہو کر اپنے جیولری اتار رہی تھی۔۔۔ذین کی آواز پر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔وہ سب ابھی ولیمے سے واپس آئے تھے اور ذوالفقار صاحب نے ان سب کو آرام کرنے کا کہا تھا۔۔۔کیونکہ شادی میں بہت زیادہ تھکان ہو گئی تھی۔۔۔

زین اس کے پاس آیا اور کندھوں سے تھام کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔

آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے،،، آنکھیں بند کریں۔۔۔

"وہ میں،، میں۔۔۔۔۔ "

"بند کرو نا۔۔۔۔۔ سرپرائز ہے۔۔۔۔ "

اچھا چلیں ٹھیک ہے،،، آرزو نے آنکھیں بند کی"۔۔۔زین نے اس " کے سامنے دو ٹکٹ لہرائی۔۔

"آرزو آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔"

عمرے کی ٹکٹس"،،،وہ یک دم چیخی اٹھی۔۔۔ "

جی میری جان،،،، عمرے کی ٹکٹس !۔۔۔۔میں چاہتا ہوں۔۔۔کہ ہم " اپنی زندگی کا آغاز خوبصورت سفر سے کریں۔۔۔پاک جگہ جاکر دونوں اللہ کا شکرادا کریں گے۔۔۔۔کہ ہمیں ایک دوسرے کا ساتھ نصیب ہوا۔۔۔"

آرزو کی آنکھوں سے تشکر کے آنسوں بہنے لگے۔۔۔اس نے اپنا سر زین کے سینے پہ ٹکا دیا۔۔۔ زین نے اسے اپنے احصار میں لیا۔۔۔

"میں کیا کہوں،،، میرے پاس شکر کے الفاظ ہی نہیں۔۔۔ مجھے لگتا ہے آپ میرے لیے خدا کا ایک ایسا نایاب تحفہ ہے،،، کہ میں اس کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔۔۔"

"میرا رب آزماتا ہے اور جو بندے آزمائش میں صبر کرتے ہیں۔۔۔ انہیں دگنا اجر عطا کرتا ہے۔۔۔ بے شک وہ بڑا رب بڑا مہربان اور رحیم ہے۔۔۔۔"

ترجمہ

"بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔۔"

(القران)

شیزا اور شیزی ہنی مون کے لیے لندن چلے گئے۔۔ جبکہ زویا اور علی پاکستان میں نادرن ایریا چلے گئے۔۔۔۔۔

ذوالفقار صاحب، ناہید بیگم، شگفتہ بیگم، شائستہ اور اعجاز صاحب سب اپنے بچوں کو ہنستے مسکراتے ہوئے دیکھ کے اللہ کا شکر ادا کرنے لگے۔۔ کہ ان کی زندگی میں انہیں یہ دن دیکھنا نصیب ہوئے۔۔۔ خوشیوں کے دریچے ہر سو کھل گئے تھے۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

آزمائش کی گھڑی ٹل گئی۔۔۔ نیک اور اللہ کے خالص لوگ وہی ہوتے ہیں جو اللہ کے فیصلے پر سر تسلیم کرتے ہیں اور ہر معاملے میں صبر کرتے ہیں اللہ ان کے نصیب میں ہزاروں خوشیاں لکھ دیتا ہے۔۔۔۔۔

کچھ سال بعد

ضامن بیٹا! جلدی سے تیار ہو جاؤ،،، سب گیسٹ آنے والے "
ہیں"۔۔۔۔آرزو نے آکر اپنی بیٹے کو آواز دی۔۔۔جو اس وقت سنجیدہ سا بیٹھا ہوا کتاب بڑھ رہا تھا۔۔۔

وہ بالکل اپنے باپ جیسا تھا،،، سنجیدہ طبیعت کا مالک اور معصومیت تو آرزو کے جیسی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

جی مما، میں چینج کرتا ہوں اور یہ کہہ کر وہ چینج کرنے لگا"۔۔۔۔"

آہ ہہہہہہہہہہہہہہہ"۔۔۔۔۔شیزا جو اپنے کمرے میں اپنے آفتوں کو تیار " کرنے آئی تھی۔کمرے میں چوہا دیکھ کر ایک دم چیخی۔۔۔۔

دور کھڑے نوریزا اور زوریزا ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔۔۔

اور ساتھ

تھمز اپ" کا سائن دکھایا۔۔۔ "

شیزی، شیزی،،،،۔۔۔اب شیزا کی توپوں کا رخ شیزی کی جانب"

تھا۔۔۔کیونکہ بقول شیزا کے یہ آفتیں بالکل اپنے باپ پر گئی ہیں۔۔۔

یہ دیکھو،،، تمہارے بچوں کی حرکتیں،،، کمرے میں لا کر چوہار کھا ہوا"

ہے۔۔۔تاکہ میرا ہارٹ فیل ہو جائے اور"۔۔۔۔وہ ابھی مزید کچھ کہتی

کہ شیزی نے اسے روک دیا۔۔۔

Zubi Novels Zone

بس بھی کرو،،، بچے ہیں۔۔وہ شرارت نہیں کریں گے۔۔۔۔تو ہم "
"کریں گے۔۔

چلو میں فریش ہونے جا رہا ہوں۔۔۔۔میرے کپڑے نکال دو،،،اور وہ
کہہ کر واش روم میں چلا گیا۔۔۔۔

جب ڈریسنگ روم کے سامنے کھڑا شرٹ پہننے لگا۔۔۔۔تو شرٹ کے ساتھ
چیونگم اس کے سر پہ لگ گئی۔۔۔۔

...."نالائقققوں،،،وہ ایک دم چیخا "

کیا ہوا،،، شیزا پریشانی سے اندر آئی۔۔۔ "

یہ دیکھو،،،،ان آفتوں کے کام،،،،اس نے اپنے بال شیزا کی جانب کر " کے اسے دیکھائے۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔اس کی ایسی حالت دیکھ کر شیزا زور زور سے ہنسنے لگی۔۔۔آج تو انہوں نے حد ہی کر دی۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں،،،،بچے ہیں،،شرارتیں تو کریں گے ہی نا"۔۔۔شیزا " نے شیزی کے انداز میں ہی کہا۔۔۔۔اور وہ بیچارہ منہ بنا کر دوبارہ باتھ روم میں گھس گیا۔۔۔۔

تم دونوں اندر آؤ"۔۔۔نوریزاورزوریزجو باہر کھڑے ہنس رہے "
تھے۔۔۔شیزا کی آواز پر چونکے اور سر نیچے کر کے اندر آئے۔۔۔

زیادہ معصوم مت بنو۔۔اپنے روم میں جاؤ۔ جا کر کپڑے '
بدلوں۔۔۔پارٹی سٹارٹ ہونے والی ہے۔۔۔اور تم لوگوں کی
شرارتیں ہیں،،، کہ ختم ہی نہیں ہو رہی"۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

جی ماما"اور کہہ کر وہ دونوں اپنے کمرے میں بھاگے۔۔۔۔۔۔"

۔۔۔۔۔۔۔

آج زین اور آرزو کے بیٹے ضامن کی آٹھویں سالگرہ تھی۔۔۔بظاہر چھوٹا
لیکن بہت ہی سلجھا ہوا اور معصوم بچہ تھا۔۔ جبکہ شیزا اور شیزی کے دو

معصوم بلکہ دونٹ کھٹ آفتیں نوریزاور زوریز تھے۔۔۔جن کی مستیوں سے گھر میں رونق لگی رہتی تھی۔۔۔

السلام وعلیکم!....زویا، علی، ناہید بیگم، شائستہ بیگم اور اعجاز صاحب اندر آئے اور ان کے ساتھ ان کی بیٹی حبہ اور دائم آئے۔وہ سب ایک دوسرے سے خوشی سے ملے۔۔۔

حبا ضامن سے چھ مہینے چھوٹی تھی۔۔۔جبکہ دائم چھ سال کا تھا۔۔۔

اتنے میں ریحان اور علیزہ اپنے بیٹے ارمان جو ضامن سے کچھ بڑا تھا۔۔۔اور چھ سال کی بیٹی نائلہ کے ساتھ آئے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ضامن،،،ارمان کو دیکھ کر خوشی سے ملا۔۔۔ان کی آپس میں کافی دوستی تھی۔۔۔وہ ہمیشہ ساتھ رہتے تھے۔۔۔۔۔

شام کو کیک کاٹا گیا۔۔۔ہر طرف غبارے جو سجاوٹ کے لیے لگے ہوئے تھے۔۔۔نوریزا اور زوریز نے پھوڑنے شروع کر دیے۔۔۔

ہر طرف قہقہے اور بھرپور خوشیوں کا سماں تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مشکلیں حل ہو جاتی ہیں اور ساتھ بہترین راستے بھی نکل آتے ہیں۔۔۔"
بس انسان کو اپنے خدا پر پورا بھروسہ ہونا چاہیے۔۔۔انسان کو ہمیشہ سوچنا چاہیے کہ وہ اللہ ہے جو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔۔وہ انسان کو اکیلا نہیں چھوڑتا چاہے، حالات جتنی ہی مشکل کیوں نہ ہو"۔۔۔

" جہاں سب مشکل میں ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔وہاں ایک امید کی کرن ہمیشہ باقی رہتی ہے جو انسان سے چیخ چیخ کر کہتی ہیں کہ اپنے رب پر بھروسہ رکھو مشکل حالات ہیں، وہ نہیں۔۔۔وہ تو پتھر میں چیونٹی کو رزق دے سکتا ہے، سخت سردی میں برف کی طے کے نیچے مچھلیاں بھوک سے نہیں مرتی۔۔۔۔

"کیونکہ انہیں یقین ہوتا ہے کہ وہ اللہ ضرور انہیں رزق مہیا کرے گا۔۔۔

تم تو پھر انسان ہو عقل و فہیم والے ہو۔۔ کیا اتنا بھی بھروسہ نہیں " اپنے رب پہ؟ بس اپنا ایمان غیر اللہ کے سپرد مت کرنا،، اپنا ایمان مت چھوڑنا۔۔۔

" صبر کا دامن تھامے رکھنا۔۔ یوں نہ ہو پریشان ان دنیا کی آزمائشوں سے تمہارے لیے بھی وہ اپنے اذن سے "کن" فرمائے گا... تمہیں بس معجزات پر یقین رکھنا ہے جو ہوتے ہیں اور ضرور ہوتے ہیں۔۔ بس کامل ایمان ہونا چاہیے زندگی میں ہر چیز ملتی ہے۔۔۔ بس زندگی دینے والے رب پر یقین رکھو۔۔۔ "

قرآن میں انبیاء کرام علیہم السلام کے قصّوں سے ہم سیکھتے ہیں۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کہ جب اللہ کسی سے محبت کرتے ہیں نہ تو اسے آزماتے ہیں... اور وہ" آزمائش کوئی چھوٹی موٹی آزمائش نہیں ہوتی، وہ آزمائش تو انسان کی من پسند چیز کے ذریعے سے ہوتی ہے"۔۔۔

اور من پسند چیز تو یوسف جیسی ہوتی ہے"۔۔۔"
وہ جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہوتی ہے، وہ جس کے معاملے میں ہر کسی پر بھروسہ نہیں کیا جاتا، وہ جس کے لیے انسان روتا ہے تڑپتا ہے، وہ جس کے جانے سے آنکھوں کا نور چلا جاتا ہے، وہ جس کی خوشبو سے بھی آپ اس کو پہچان سکتے ہیں۔۔۔ پھر چاہے وہ ماں باپ ہوں شوہر ہو اولاد ہو یا کوئی جان سے پیارا دوست۔۔۔ آزمائش تو ان کے ذریعے ہی آتی ہے

وہ آزمائش تو اسماعیل علیہ السلام جیسی اولاد کی گردن پر چھری پھرواتی" ہے،،، جو سالوں دعائیں کرنے کے بعد عطا کی گئی ہو"۔۔۔

"وہ آزمائش تو ننھے موسیٰ کو دریا میں ڈالنے جیسی ہوتی ہے۔۔۔"

"وہ آزمائش تو ابراہیم علیہ السلام کی طرح آگ میں کودواتی ہے۔۔۔"

وہ آزمائش تو یوسف علیہ السلام کو یعقوب علیہ السلام سے جدا کرتی ہے"۔۔۔۔۔۔

"کتنی حیرت انگیز بات ہے کہ قرآن میں ایک بھی ناامیدی کا قصہ نہیں ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام برسوں روتے رہے اور اپنی بینائی کھو بیٹھے۔ لیکن آخر کار ان کو ان کے بیٹے سے ملوایا گیا۔۔"

حضرت زکریا علیہ السلام کو بڑھاپے تک کوئی اولاد نہ ہوئی، لیکن ان کی" دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد عطا فرمائی۔۔۔جب وہ خود حیران ہو گئے تھے"۔۔۔۔

حضرت ایوب علیہ السلام بیماری کی وجہ سے بہت تکلیف سے گزرے، " لیکن آخر کار اللہ تعالیٰ نے انہیں راحت بخشی"۔ "حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں داخل ہوئے، لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی نکال لیا"۔۔۔۔

غور کرنے کی بات یہ ہے،، کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو دنیا میں راحت بخشی ہے اور آخرت کی زندگی ان کے لیے اعلیٰ ترین ہے۔ یاد رکھیں کہ جو

اللہ کو غم میں اپنا ساتھی بنا لے اس کا انجام کبھی بھی برا نہیں ہو سکتا۔

اللہ سے کبھی ناامید نہ ہو۔اللہ عظیم ہے

میں نے کہا،،،میں بہت اکیلا ہوں"۔۔۔"

اوپر سے اواز آئی،،،میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب

ہوں"....

ہر طرف تالیوں کی صدائیں بلند ہوئیں۔۔۔موٹیویشنل سپیکر آرزو ڈائس

پر کھڑے ہو کر سپیچ دے رہی تھی۔۔۔

بہت سے لوگوں کی آنکھیں غمگیں بھی ہوئی خود آرزو کی آنکھوں میں بھی نمی اتریں کہ وہ اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرے،، کم ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ باہر آئی اور گاڑی میں بیٹھی۔۔۔ جہاں زین کب سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔

بہت شکریہ، میم! آپ نے ہمیں بھی وقت دیا، ورنہ ہمیں تو لگتا تھا کہ آپ کا یہ سٹوڈنٹ ہمیشہ آپ سے لیٹ لیکچر اٹینڈ کرے گا۔۔۔ ذین نے قدرے خفگی سے کہا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی آرزو ہنسنے لگی۔۔۔

اب بس بھی کریں،،، وہ ذرا اسپیچ لیٹ ہو گئی تھی۔۔۔ آرزو نے اپنی صفائی دی۔۔۔

جی،، ہمارے بیوی! کو سب کی فکر ہے،، لیکن اپنے بیچارے شوہر کی فکر نہیں ہے۔۔۔

آرزو نے زین کو ہلکا سا گھورا اور زین ہنسنے لگا۔۔۔زین نے آرزو کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور آرزو نے اپنا سر زین کے کندھے سے ٹکا دیا۔۔۔

"بہت شکریہ،، میری جان میری زندگی کو اتنا خوبصورت بنانے کے لیے اور میری زندگی میں آنے کے لیے"۔۔۔زین نے محبت سے کہا۔۔

"میں اپنے رب کا جتنا بھی شکرادا کروں کم ہے۔۔۔کہ اس نے مجھے آپ جیسے ہم سفر کا ساتھ دیا۔۔۔"کیا کچھ نہیں کیا آپ نے میرے لیے!.... اور آرزو کے ذہن میں ماضی کی کچھ تلخیاں لہرائی.....زین کا اس کے لیے فکر مند ہونا، اور اس کی عزت بچانا۔۔۔"

بس اب نہیں،،،زین نے آگے بڑھ کے اس کی آنکھوں سے آنسوں " صاف کیے۔۔اور مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔دونوں ہی اپنے منزل کی جانب رواہو گئے تھے۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

حالات کتنے ہی مشکل تھے،،،سارے راستے بند تھے۔۔۔لیکن آرزو نے ہمت نہ ہاری اور اپنے رب پر بھروسہ بنائے رکھا۔۔۔

" اگر رب پر یقین مضبوط ہو تو رستے نکل ہی آتے ہیں۔۔پس اپنے اعمال کو کمزور مت ہونے دینا،اور کسی غیر اللہ کے سپرد مت کرنا"۔۔۔۔

ختم شد

Zubi Novels Zone

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لیئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

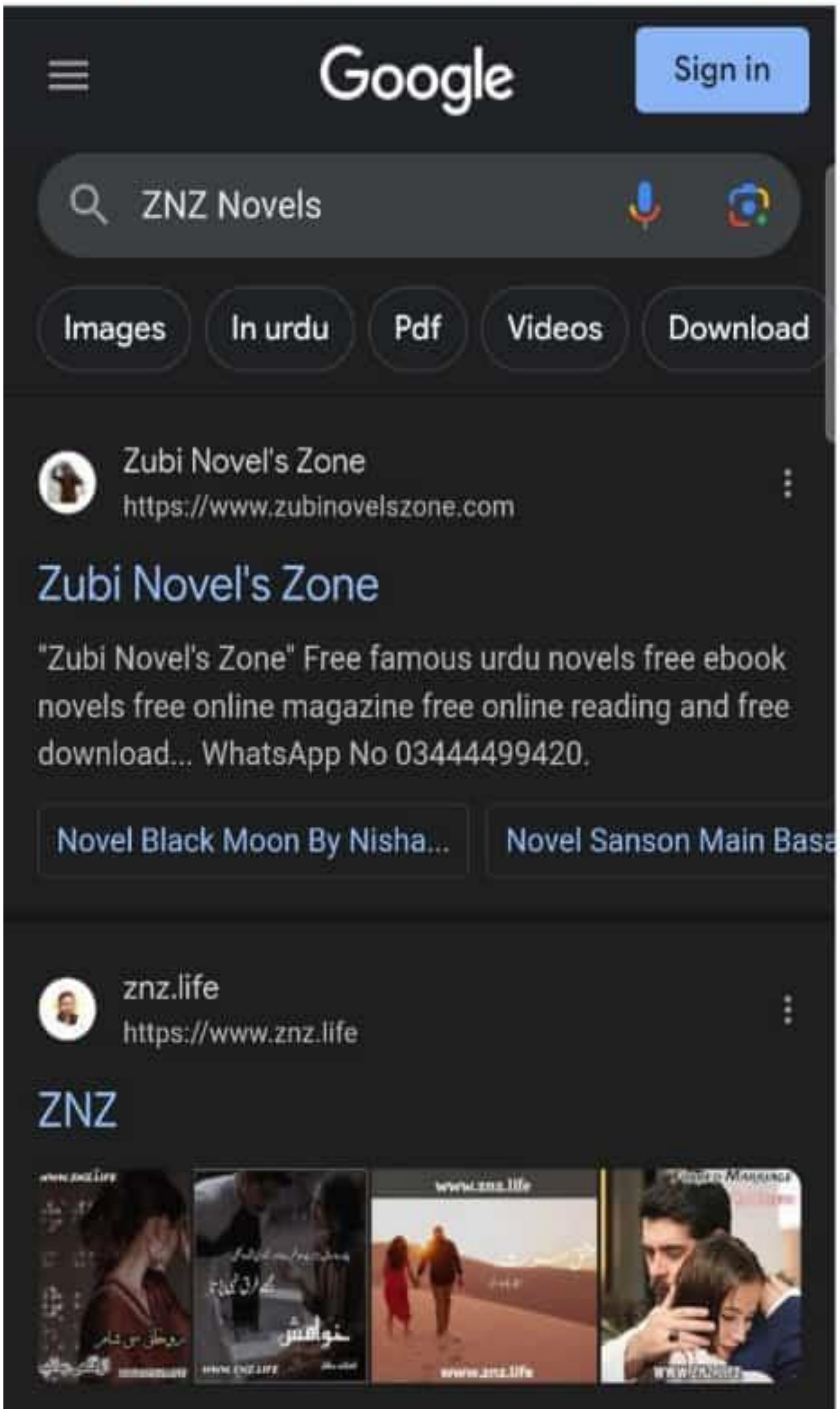

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں
ZNZ NOVELS
ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے
باآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں
مزید کے لیئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now